١

مُلّا نزا غلوك

جس مین پیرانہ سالی کی ہوسناکیون

پہلا قہقہہ

انداز اور پرلطف عبارت مین ... بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ

... سے بہرحال آ...

از تصنیف

مصوّرو جناب مولوی عبدالباری صاحب آسی متوطن قصبہ اُلدن

ضلع میرٹھ حال مقیم لکھنؤ

مصنّف سندر شانتا پھول وتی عیار فقیر اقوال اکبر و علم الشعر و سورج مکھی وغیرہ

بہ اہتمام

بابو کیسری داس صاحب سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نولکشور لکھنؤ مین طبع ہوا

۱۹۲۹ء

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

...ی ازداد
...ن انگلیت لعفد
...ی یہ کتاب سیر اس
...و آگاہی کا ذریعہ حاصل ہے

...ے اردو ترجمے	قیمت
...ور ناول اسٹارات منگر یلیا کا ترجمہ رنگین داستانون ... دوزخ کی سیر کرائی ہے پڑھکر دل دھڑک جاتا ہے مترجم ... تحصیلدار کاکوری منشی امیر حسین صاحب	عہ ۱۲ر
فریب حسن - ناول فاسٹ کا اردو ترجمہ حسین قصہ کے پیرایہ مین بدکرداریون کے بُرے نتائج دکھائے گئے ہین	زیر طبع
فسانہ سوزن عشق - ناول سیمنرس کا ترجمہ حسین دنیا کی خود غرضی اور ریاکاری کی ایک عجیب وغریب قصہ کے پیرایہ مین دلکش تصویر دکھائی گئی ہین -	عہ ۸ر
فسانہ لارنس درد وتھ - ایک عفیفہ لڑکی کی داستان فوجی افسرون کی بیباکی چارلس گذشتہ شاہ انگلستان کی بے اعتدالی - زنان درباری کی بدکرداری وغیرہ کا خاکہ - ترجمہ راے موس پلاٹ مترجمہ سید امیر حسین صاحب	زیر طبع
لعبت فرنگ - رینالڈ کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ مگر واقعی قصہ کو نہایت پیچ دار صورت مین بیان کیا ہے -	۷ر
فسانہ حسرت وصل - نہایت عمدہ ناول ہے قابل دید	۵ر
مارگریٹ - شاہ اسکاٹلینڈ کا ملکہ مارگریٹ سے دغابازی سے شادی کرنا اور یورپ کا فیصلہ حق کی فتح نہایت دلکش ناول ہے	۱۲ر

...rtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGang...

مُلّا نصرالدین

پہلا قہقہہ

ملاجی خدانخواستہ ہندی الاصل تو تھے نہیں بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ ایران سے نازل ہوئے تھے اور بعض بزرگ کہتے ہین کہ عرب سے بہرحال آپ کی شان نزول کچھ بھی ہو۔ آپ کا آشیانۂ وحشت کاشانہ کہین بھی ہو یہ ضرور ہے کہ ہند مین آکر آپ ہندی بن گئے تھے۔ اور مدتون کے رہنے سہنے سے آپ کو وہی درجہ اور رتبہ حاصل ہوگیا تھا جو اکثر غیر زبان کے غیر مانوس الفاظ کو حاصل ہوگیا ہے بہرحال ملاجی ہندوستان کے دوسرے شہرون کو چھوڑ کر دہلی مین قیام پذیر تھے اور قیام بھی کچھ معمولی نہ تھا۔ بلکہ دلّی مین رہتے رہتے دلّی کے روڑے تھے۔ یار دوست آشنا ساتھی خدا کے فضل سے آپ کے بھی بہت سے موجود تھے آپ کی ہردلعزیزی کا ثبوت اِس سے زیادہ ملنا محال ہے کہ آیرا غیرا نتھو خیرا نے آپ کو دوست صادق اور محب واثق کا خطاب بھی دے دیا تھا۔ اور کم سے کم اس وقت سب آپ کے نیاز مند قدیم بنے ہوئے تھے۔ آپ ایک مسجد مین رونق افروز ہوکر تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھتے تھے۔ جہلا تو البتہ یہ کہتے تھے کہ بڑے بالیاقت صاحب فضیلت ہین۔ مگر معزز پڑھے لکھے اصحاب کی زبانی تو جب سُنا یہی سُنا کہ آپ فارسی مین تو خیر آمدنامہ۔ مفید نامہ۔ دستور الصبیان پڑھا سکتے ہین

rtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGang

وہ بھی کریم اللغات یا ملا غیاث الدین رامپوری کی مہربانی سے۔ علیٰ ہذا علم عربی مین ملا صاحب تو بہت ڈینگ مارتے تھے۔ کہ میزان منشعب سے لیکر صحاح ستہ کی کتابون تک پڑھی بھی ہین۔ اور پڑھا بھی سکتے ہین صرف۔ نحو منطق معقول فلسفہ ادب فقہ اصول غرض کوئی علم ہو۔ آسان ہو یا مشکل کسی مین بند نہین۔ مگر پڑھے لکھے آدمیون کی رائے تو یہی تھی کہ آپ عربی مین صرف الجہل۔ نادانستن کا باب ازبر کیے ہوے ہین اور طلبا کو اِسی کی تعلیم بھی خوب دے سکتے ہین۔ بہر صورت پھر بھی بذلہ سنج اصحاب اور مرنجان مرنج احباب نے صرف آپ کی چھاج سی ڈاڑھی اور لمبی عصا۔ سبز پگڑی کے اعتبار پر مُلّا کا جیتا جاگتا خطاب عطا کر دیا تھا۔ اِسے بھی ہم تو ملاجی کی خوش قسمتی سے کچھ کم نہین سمجھتے۔ کیونکہ حضرت حسین واعظ صاحب کاشفی کو جب تک کہ اُنھون نے موسیقی کا امتحان پاس نہین کیا تھا۔ مُلا کا مقدس خطاب نہ ملا تھا۔

یہ تو رہا آپ کی لیاقت و علمیت و تبحر کا حال۔ اب صورت دیکھنے کا بھی آپ کو اشتیاق ہوگا اِس واسطے اُسے بھی ملاحظہ کرائے دیتے ہین اگرچہ یہ اُمید نہین کہ ہم حلیہ شریف کی اُس رنگ و روغن سے تصویر کھینچ سکین۔

قامت دلجوئے ملا صاحب باقتضاء جوانی مین سرو تو کیا چیز ہے تاڑ کے درخت کو بھی مات کرتی ہوگی اور ماشاء اللہ کلُّ طویلٍ احمق کی بنی بنائی تصویر ہوگی۔ مگر اِس گئے گذرے وقت ڈھلتے جوبن شام جوانی کی حالت مین جب اُنھین قسام ازل کے یہان سے ایک کمان کیانی انعام مین مل گئی تھی وہ اپنے آپ کو حسین بلکہ حسینون کا بھی قبلہ گاہ جانتے تھے۔ آپ کی بینی مقدس ناہموار رستہ یا نیچی اونچی پہاڑی کی طرح کہین سے کم اور کہین سے زیادہ تھی جسے دیکھکر آپ فخریہ کہدیا کرتے تھے کہ اِسی سے میری طبیعت کا اُتار چڑھاؤ معلوم ہو سکتا ہے۔ چشم بد دور ایک ہی آنکھ سے زمانہ بھر کو دیکھتے تھے۔ دوسرا بازار بند تھا۔ اور نہ دوسری آنکھ کی چشمہ لگانے کی وجہ سے نہ کچھ حاجت سمجھتے تھے۔ لہاسے مبارک کو دیکھ کر اگرچہ اکثر

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

شائقین معًا یہ شعر پڑھ دیتے تھے کہ ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بر و ختم است و بہ یوسف نکوئی

مگر خیریت سے مُلّا صاحب کبھی اس سے بھی چین بہ جبین نہ ہوتے تھے بلکہ ہنسکر فرمادیا کرتے تھے کہ لاحول ولا لوگ بھی کیا پاگل ہین۔ زمانہ بھی کیا خارج از عقل چیز ہے۔ کیانم کہ مصرعہ

بحث سے خارج ہوا وہ جو سخن ثابت ہوا

یہ نہین جانتے کہ حسین اور کہتے کسے ہین اگر ہمارا حُسن حسن نہین ہے تو پھر حسن کس جانور کا نام ہے۔ بس بس ہم سمجھ گئے کیانم کہ لوگ جلتے ہین ؎

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجے است
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رُست

طرہ برین آپ کے چہرۂ مشکین پر جو چیچک کے داغ تھے وہ توایسی بہار دکھاتے تھے جیسے اودے انجیر پر زنبور سیاہ۔ سر کو اکثر عقلمند ناریل سے تشبیہ دیتے تھے اور اِس پر محاسن شریف نے وہ حسن پیدا کر دیا تھا۔ کہ مُلّان کو اِس شعر کا مصداق بنا دیا تھا ؎

سُنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے
ایسا بے مثل طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا

خصائل شریفہ مین یہ بھی داخل تھا کہ اکثر اوقات آئینہ دیکھتے اور بار بار اپنے دہن مبارک کو بنا بنا کر اس مین دیکھا کرتے اور خوش ہوتے۔ اِس خوش ہونے مین ذرا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ تفریح طبع صرف اپنے حسن بیمثال کو دیکھ کر ہوتی تھی۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین وجہ یہ تھی کہ آئینہ مین عکس پڑتے ہی ایک ایسی عجیب و غریب صورت نظر آتی تھی جو نہ آنکھ سے دیکھی نہ کان سے سنی نہ کہین کسی عجائب المخلوقات کی کتاب مین اس قسم کے جانور کا ذکر آیا۔ پھر خوش

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

نہ ہونا اور مُلّا کی طبیعت کا کھل نہ جانا۔ یعنی چہ معلی کے علاوہ مسجد کی امامت کی پگڑی بھی آپ ہی کے سر پر بندھی ہوئی تھی۔ رہی نماز وہ اکثر تو قضا ہی ہو جاتی تھی۔ ورنہ اگر شامت اعمال سے بجنواری جمع ہو گئے تو صرف ایک کُلّی یا تیمم پر اکتفا کر کے ڈگری دار کے قرضہ کی طرح ادا کر دی جاتی تھی۔ یہ ضرور دیکھا گیا کہ امام صاحب نماز مین غیر معمولی عجلت سے کام لیتے تھے۔ اور اس قدر جلد رکوع سے سجدہ اور سجدہ سے تشہد مین پہونچ جاتے تھے کہ بمبئی میل کی ڈاک جی۔ آئی۔ پی۔ ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن پر ہرگز اتنی جلد نہ پہونچتی ہوگی۔ بلکہ خیال تو یہ ہے کہ ملک الموت بھی کسی مریض کی جان نکالنے مین اگر جلدی کرتے ہون گے تو اتنی ہی۔ جیسا کہ آپ لفظ سلام مُنھ سے نکالتے ہین۔

اختلال حواس کی وجہ سے اکثر فرض پڑھ کر سنت کا بھول جانا آپ کی سنت مین داخل تھا دعا مانگنے سے تو وہ اکثر ایسے بھاگتے تھے جیسے لاحول سے ابلیس علیہ اللعن نفل پڑھنا تو آپ پہلے ہی بدعت خیال کرتے تھے بلکہ اکثر فرمایا کرتے تھے لاحول ولا زاہد خشک بھی عجب نکھٹّے ہین کہ بلا ضرورت خواہ مخواہ دین اسلام مین رخنہ اندازی کرتے ہین۔ کیا تم کو پڑھنے کے لیئے فرض اور سُنتین ہی کیا کم ہین کہ نفل بھی ایجاد کر لیئے۔ اور ایجاد بندہ، اگرچہ گندہ کی مصداق بن گئے بھئی واللہ عجیب لوگ ہین ناحق کو گناہ کبیرہ کی گٹھریان سر پر لادتے ہین اور دھوبی کے لدّو بیل بنے ہوئے ہین۔ چہ خوش۔

غرضکہ بہیئت کذائی ہمارے مُلّا صاحب مسجد مین رونق افروز رہتے تھے ان باتون سے ناظرین کو ملا کی ساری کیفیت تو معلوم ہو ہی گئی ہوگی اُن کی لیاقت علمیت اور تبحر کا حال تو کھل ہی گیا ہوگا۔ اتنی بات اور رہ گئی ہے کہ یار لوگون کے ایسے جلسے بہت ہی کم ہوتے ہون گے جہان ذات شریف موجود نہ ہوتے ہون۔ کسی طوائف کا مجرا ہو تو کہین شطرنج۔ گنجفہ۔ چوسر۔ تاش اُڑتی ہو تو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

غرضکہ آپ ہر جگہ ضمیر قبل الذکر کی طرح موجود ہوتے تھے۔ اور دوستون کی غم تراشی فرماتے تھے۔ ان کے موجود ہونے مین بھی تھوڑا بہت اختلاف ہے کہ ایسے اچھے جلسون مین انھین شریک کیون کیا جاتا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ تبرکاً و تیمناً آپ کا قدوم میمنت لزوم ہوتا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ نہین یہ بات نہین تھی بلکہ یار لوگ اپنا رنج و غم کم کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے بہرحال اِس مین شک نہین کہ آپ ہوتے ضرور تھے۔

دوسرا قہقہہ

یہ کہان کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

آفتاب عالمتاب کو نکلے ہوئے دیر گذر گئی دنیا مین روشنی خوب پھیل چکی کاروباری آدمی اپنے اپنے کام دھندے مین لگ گئے ملاجی کے سارے شاگرد بے بدل یا اُن کے کھانے کمانے کی کل ایک ایک کرکے مدرسہ مین آپہونچے۔ اور اِدھر اُدھر کی گپین اُڑانے لگے۔ ایک بولا کہ مُلاجی کی داڑھی تو بالکل ہمارے بھوے بکرے کی داڑھی سے ملتی جلتی ہے۔ دوسرا خبث الحدید کے ڈھیلون سے ہونٹون کو مشابہت دینے لگا۔ تیسرے نے بے تکلفانہ اپنے مدحیہ قصیدہ کا یہ شعر پڑھکر سُنا دیا۔ ؎

دُو ہونٹ اُن کے ہین خبث الحدید کے ڈھیلے
الٰہی ناک ہے کیا شاخ ناگ پھن کی سی

غرضکہ خوب خوب چہ میگوئیان ہو رہی ہین اور یہ اِس وقت کو بوجہ مُلاجی کی عدم موجودگی کے بہت ہی کچھ غنیمت سمجھ رہے ہین۔ مگر سمجھ مین نہین آتا کہ مُلاجی روز سویرے سے گاؤ تکیہ سے کہ جس کے غلاف نے غالباً دھوبی کی کبھی نازبرداری نہ کی تھی اور اسی وجہ سے وہ اب گاؤ تکیہ نہین رہا تھا۔ بلکہ جاموس تکیہ بنگیا تھا

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کمر لنگا کر درین آ بیٹھتے تھے آج کیا ہو گیا جو اس وقت تک گدھے کے سینگون کی طرح غائب غلہ ہین۔ یہ لیجئے لڑکون مین ان کی دیر حاضری کی بابت پھر کچھ تذکرہ چھڑا سنئے شاید کچھ پتہ چل جائے۔

ایک۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہین سیر سپاٹے کو گئے ہین۔

دوسرا۔ معاذاللہ وہ کہان ٹلنے والے ہین اندر حجرے مین پڑے ہوے اینڈ رہے ہین۔

تیسرا۔ منھ لپیٹے ہوئے پڑے ہین شاید کچھ نجار وغیرہ چڑھ آیا ہے۔

چوتھا۔ خدا کرے اگر نہ چڑھا ہو تو اب چڑھ آئے۔ مگر کچھ چیخ پکار تو ہے نہین غرض ہر کوئی اپنی رائے کا اظہار کر رہا تھا۔ اتنے مین ایک صاحب جو بہت ہی کچھ گھبرائے ہوئے سے معلوم ہوتے تھے۔ نازل ہوئے۔ آتے ہی لڑکون سے سوال کیا ملاجی کہان ہین۔ اشارہ سے بتا دیا گیا کہ حجرہ شریف مین تشریف فرما ہین۔

بوکھلائے ہوئے دوست کچھ ایسی عجلت سے ملاجی کے پاس گئے جیسے کوئی بڑا ضروری کام ہوتا ہے۔ حجرے مین گھس جانے کے بعد دیکھا کہ ملاجی چارپائی پر دراز ہین۔ نہ بولتے ہین نہ چالتے ہین۔ گونگے کا گڑ کھائے ہوئے ہین۔ گپ چپ کی مٹھائی بنے ہوئے ہین۔ آواز دی۔ ملاجی! کیا غضب ہو گیا۔ دوپہر دن ہونے آیا۔ زمانہ اپنے کام دھندے مین لگ گیا آپ ہین کہ پڑے اینڈ رہے ہین۔ قصہ کیا ہے مزاج تو اچھا ہے۔ اب یاد آیا کہ آج صبح کی آپ نے نماز بھی نہین پڑھی۔ جماعت بھی کسی اور ہی نے پڑھائی ہے۔ کہین شکم مین درد تو نہین ہے۔ منگاؤن سوڈا واٹر۔ برف پڑی ہوئی پیو تو پیتے ہی طبیعت ٹھکانے لگ جائے۔

ملاجی۔ ضرورت نہین ہے۔ اور آیا کہ نماز مین نہ ہونا اور اس وقت تک سونا کچھ تعجب کی بات نہین ہے آیا کہ آدمی ہی نماز مین نہین ہوتے۔ اور آدمی ہی اس وقت تک سویا کرتے ہین۔ تکیہ کلام ہے[۱۲]

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

دوست - اُستاد کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہے - ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

معلوم ہوتا ہے کہ کسی کالی پری کی نظر لگ گئی ہے -

ملانجی - بگڑ کر - آیا کہ کیا اچھے آدمی ہو بھئی تم بھی بوڑھے ہو گئے پیر فرتوت کے درجہ سے متجاوز ہو چلے آیا کہ ساری گلستان پڑھ چکے مگر خبر نہین کہ حکایت لکھا ہوا ہے یا حکایت عقل کے پیچھے ڈنڈا لئے پھرتے ہو - چہ خوش بھلا ملان کو نظر گذر ہو سکتی ہے - اور ہو بھی تو کچھ تعجب نہین مگر نہین آیا کہ یہ بات غلط ہے آج کل ہم دوسرے جھگڑون مین پھنسے ہوئے ہین - آیا کہ ؎

کچھ آج کل تو اور ہی دھن ہے لگی ہوئی

رنجیدہ رنج سے ہین نہ خوش ہین خوشی سے ہم

اگر ہوش ٹھکانے ہوتے - کچھ بناؤ سنگھار کرتے - اُس حالت مین کوئی پری پرا - یا کالا دیو وغیرہ دیکھ لیتا اور عاشق ہو جاتا تو کوئی شکایت نہین تھی دنیا کا کام یہی ہے - حسین ہوتے ہی اس لئے ہین کہ اُن پر کوئی عاشق ہو -

دوست - واللہ - کیا خوب - آپ نے تو مجھے ڈرا دیا - کیا کسی اور جھگڑے مین پھنس گئے - ذرا جلد بتاؤ کوئی معقول تدبیر کرین - (ہنس کر) ع

درمان کے لئے دوا دوش ہے

دوست کے ہنسنے نے تو غضب ہی ڈھا دیا - ملانجی کے غصہ کا انجن پھٹ گیا مزاج کا تھرمامیٹر بہت کچھ ترقی کر گیا - ایسے گرم ہوئے کہ کانون سینہ سے ایک آہ بھی کھینچی - مگر خیریت ہوئی کہ نزلہ دوسری طرف گرا - وعظ فرمانے لگے ودیم آیا کہ دوست اختر حسین تمھین پر کچھ منحصر نہین ہے - اس کمبخت مُحبّت سے سبھی ٹھکتے ہین - دوست عزیز آیا کہ سبھی کلستے ہین - دیکھا نہین آیا کہ قیس سنگ تراشی مین کیسا اُستاد کامل تھا - کیا نام کہ ؎

قیس سا پھر ہوا پیدا نہ بنی عامر مین فخر ہوتا ہے گھرانے کا سدا ایک ہی شخص

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

آیا کہ وہ لیلیٰ پر عاشق ہوا۔ دنیا بھر نے اکٹھا ہو کر اُسے مجنون کا خطاب دیدیا مگر

یون تو زمانہ کہتا ہے دیوانہ قیس کو
آتی وہ عاشقون مین بڑا کام کر گیا

اور آیا کہ تم بھی ہنس پڑے آیا کہ جیسے ہم تمہارے دوست ہی نہین ہین ؎

یار اغیار ہوئے دوست جفا کار ہوئے
ہائے مین وائے پریشانی و غربت میری

اختر حسین ۔ یار بات تو کہو بگڑ کیون گئے مین نے تفریحاً مذاق مذاق مین ایک بات کہدی تھی یہ کوئی میرا خیال صحیح تو ہو نہین سکتا ہے ۔ مگر تم تو بے طرح بیسن کے لڈو بنے ہوئے ہو۔

مٹی کا تیل اتنا آگ کو نہین بھڑکاتا ۔ لاہوری نمک زخم مین اس قدر مرچین نہین لگاتا ۔ ہُو کا لفظ دیوانہ کو اتنا پاگل نہین بناتا ۔ مسور کی دال سے اتنا سودا کا مادہ جوش مین نہین آتا ۔ جیسے اختر حسین کے اِس فقرے سے ملانجی جوش مین آگئے ۔ بولے ۔ کہ بس بس سمجھ گئے ۔ آیا کہ دنیا مین دوستون کا قحط ہو گیا معلوم شد کہ کوئی کسی کا یار نہین ۔ عشق عاشقی کے معاملہ مین بھی دنیا چھیڑنے لگی ۔ خیر جی بس اَب ہم سمجھ گئے کہ تم دوست ہی نہین ۔ ساتھی ہی نہین ۔ ہوتے تو کوئی تدبیر کرتے آیا کہ یہ دلیل کچھ کم نہین ہے ۔ آیا کہ منطق کا مسئلہ ہے دوست نہین تو دشمن ۔ دو شقون مین سے ایک کا ہونا لازم ۔ بلکہ الزم ہے ۔ مگر خیریت یہ ہوئی کہ جلد دن نکل آیا ۔

کوس چلی نا ۔ باوا پیاسی ۔ افسوس یہ بیقراری ۔

اختر حسین ۔ اہا ۔ اَب سمجھا ۔ یون کہئے کہ آپ نے اپنے سمند دل کو سبزہ زار محبّت مین چرنے کے واسطے چھوڑ دیا ہے ۔ بھئی دوست تمھین اپنی معشوقہ کی قسم ہے ذرا صحیح صحیح حال کہو کہ دل کو تسکین ہو ۔ واللہ یہ تو بڑے مزے کی بات ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مصرعہ ہاتھ لا اوستاد کیون کیسی کہی

قاعدہ کی بات ہے کہ چور کی داڑھی مین تنکا ہوتا ہے۔ نشیب مین پانی مرتا ہے ملاجی کچھ خاموش ہوئے۔ اختر حسین نے فورًا راے قائم کرلی۔ کہ انکا موشی نیم رضا۔ ضرور کچھ نہ کچھ دال مین کالا ہے۔ اب کیا ہے لو دل لگی کا ایک مشغلہ ہاتھ آیا۔ لوگو نسے سنا گیا ہے کہ جب یہ ایران سے آئے تھے۔ تو بہت کچھ روپیہ ساتھ لائے تھے۔ ادھر یہان رہ کر تیامی اور مساکین کے حصے آتے آتے۔ لڑکون کے پڑھاتے پڑھاتے بھی اُنھون نے بہت کچھ جمع کرلیا ہے بس اب اُس مین اِن کے باوا کا کیا ہے۔ آنکھ بچی اور مال دوستون کا۔ عشق چیز ہی ایسی ہے۔ آج کل دوستی کے معنے یہی ہین۔ بیہودہ محبت کا نتیجہ ہی یہ ہے ؎

ہشیار یار جانی یہ دشت ہے ٹھگونکا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستونکا

یہی باتین سوچ کر ملا سے مُصر ہوئے۔ کچھ اپنے سر کی قسمین دلائین۔ کچھ محب صادق کہہ کر دل بڑھایا۔ اور بڑا کام یہ کیا کہ اُن کی غیبی۔ یا غیبانی معشوقہ کا واسطہ دیا جس سے سنگ آمد وسخت آمد کا معاملہ ہوا۔ جبرًا وقہرًا طوعًا وکرہًا۔ ملاجی کو حال بتانا ہی پڑا۔ غصہ تو فرو ہوگیا۔ بجاے اِس کے دونون مین نہین تو ایک آنکھ مین ضرور آنسو بھر آئے۔ پہلے اختر حسین کو رازداری کی تاکید کی۔ اپنی بنی بنائی آبرو پر پانی پھرنے کا اندیشہ ظاہر کیا اور اقرار لے لیا کہ بات دو ہی آدمی تک محدود رہے گی کسی تیسرے کو کانون کان بھی خبر نہین ہوگی۔ حساب دوستان دردل کا مضمون ہوکر یہ بات یہین تک گتھی ہوکر رہ جاے گی۔ کیا معنے کہ اختر حسین نے صاف کہدیا کہ ملاجی ہم تمھارے قدیم ہمسایہ زمند اور جان نثار ٹھہرے ہم سے تمھاری کوئی بات ظاہر ہوگئی تو یون سمجھو کہ دنیا سے دوستداری اُٹھ گئی۔ بھلا ایسا ہوسکتا ہے۔ توبہ توبہ معاذ اللہ۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملان - سنئے صاحب آپ کی دعا سے آپاکہ ہم بھی عقلمند آدمی ہین - چوری نہ
ڈکیتی ہوتی - یا اور ایسا ہی کوئی سنگین معاملہ ہوتا - تو توبہ توبہ بھلا ہم کیون
بتانے لگے تھے - کان پکڑکے کہتا ہون - آپاکہ زمانہ بجنبد - مگر ملان نمی جنبد
مگر یہ ہے محبت کا معاملہ - اس مین مشورے صلاح کی ہر وقت ضرورت
ہے اور آپاکہ اِس کے چھپانے سے نہ کوئی فائدہ اور آپاکہ نہ یہ چھپ سکتا
ہے - آپاکہ آج کیا ہم نے تو پہلے ہی سے یہ سن لیا ہے - کیانم کہ ع

عشق اور مشک چھپائے سے کہین چھپتا ہے
سر بازار ہی پٹتا ہے ڈھنڈورا اِن کا

اور دراصل دیکھو تو ہم صرف اِس حافظ شیرازی کے شعر کی وجہ سے تمھین یہ حال
سناتے ہین - کہ یہ بھید آپ پر آج نہ کھلا کل کھلے گا - آپاکہ محبت مین لاغر ہونا
بیمار پڑنا - بخار آجانا وغیرہ ضروری باتین ہین - اُس وقت تمھین خواہ
مخواہ خبر ہو ہی جائے گی - ورنہ ماشاء اللہ ہمارا پیٹ بہت بڑا ہے - ہم نے
دنیا بھر چھان ماری ہے زمانہ دیکھ ڈالا ہے - گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے
آپاکہ پھر متانت اور سنجیدگی ہم مین نہ ہوگی تو اور کس مین ہوگی -

اختر حسین - ملانجی آپ بھی عجیب آدمی ہین ساری زلیخا پڑھ گئے اور مرد
عورت کا حال معلوم نہین سوال از آسمان جواب از ریسمان - پوچھتا کچھ ہون
جواب آپ کچھ دیتے ہین -

ملانجی - اب آپ ساری باتین پوچھتے ہین تو لیجئے ہم کو بھی کچھ ڈر نہین بتائے
دیتے ہین کیانم کہ کچھ چوری نہین کی ڈاکہ نہین ڈالا - آپاکہ اپنا دل تھا جس کو
چاہا دیدیا - بس کل جمنا کی سیر کو گئے تھے - وہان ایک دل کا خریدار نظر آیا
سودا پٹ گیا - ہم نے دل دیدیا - مختصر یہ کہ طبیعت ہی تو ہے قابو سے باہر ہوگئی
اب تم سے کچھ تدبیر ہوسکے تو کرو - آپاکہ یاد کرلو ملانے ہر نرم گرم جگہ تمھارا ساتھ دیا
اور ایک تمھارا ہی کیا آپاکہ سب دوستون کا نیاز مند بنا رہا پھر اس معاملہ مین کوئی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

وجہ نہین کر تم کوشش نہ کرو۔

اختر حسین۔ واللہ آپ بھی کیا خوب باتین کر رہے ہین۔ نعوذ باللہ۔ اجی جناب جان تک لڑانے کو پسینہ پر خون گرانے کو تیار ہین۔ انیٹ سے انیٹ بجا دینگے مگر آپ کی معشوقہ کو آپ سے ضرور ملا دین گے۔ آپ نام۔ قوم۔ پتہ نشان تو تبایئے۔

ملا نجی۔ کیا آپ کو میرا نام معلوم نہین۔ ارے بھئی زاغلول نام ہے۔ حسینی سیّد ہون ؎

اختر حسین۔ اجی واللہ ہے۔ آپ تو حسینی سیّد ہین۔ بس اک تھوڑا سا آنکھ مین کجھ ہے سو اس مین آپ کا کوئی ہرج نہین۔ معشوقہ کا نام تبایئے۔

ملا نجی۔ بھئی آپا کہ سوچو تو سہی۔ ہمین نام وغیرہ دریافت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیون کرتے آپا کہ کچھ نالش تو کرنی تھی نہین۔ ڈگری جاری کرانے کی تو نوبت پہونچ ہی نہین رہی تھی۔ دوسرے یہ کہ آپا کہ ؎

بچھڑتے وقت ہم سے کتنے سنتے کچھ نہ بن آئی

کہان اوسان رہتے ہین جب ایسا وقت سر پر ہو

کیا نم کہ ایک بات اور یاد آگئی۔ ایک آدمی ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جو قاصدی۔ ونامہ بری۔ وپیغام بری۔ ودلالی۔ دفرمی۔ وکٹناپے وغیرہ مین طاق۔ بلکہ شہرہ آفاق ہو۔ اور وہ اس مین مہارت تامہ یعنی کہ پوری پوری دستگاہ وقدرت وقبضہ رکھتا ہو۔ آپا کہ ایک پیسہ سے لیکر دو روپیہ تک تنخواہ دینے کو تیار و راضی ومستعد ہون۔

اختر حسین۔ بھئی واللہ ملان کیا ذہن رسا ہے۔ کیا بات سُوجھی ہے۔ جو کسی کی سمجھ مین بھی نہین آسکتی۔ جلد تلاش کرون گا۔ اور کل اس بات کا جواب دُون گا۔



Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تیسرا قہقہہ

ایک مختصر مگر پر تکلف کمرہ ہے جہان اِس وقت پانچ سات دُوست اپنی خوش گپیون اور چہ میگوئیون مین مشغول ہین کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ جتنے مُنھ اُتنی ہی باتین "ہرکس بخیال خویش خبطے دارد" یہان یہی چہل پہل مچی ہوئی تھی کہ اختر حسین بھی تشریف لے آئے۔ اور آتے ہی برسم سنت الاسلام سلام علیکم وعلی من لدیکم کا لفظ بھی اُن کی زبان سے ادا ہو گیا جواب بھی مل گیا بیٹھ بھی گئے ایک صاحب نے قاعدہ کے موافق مزاج پُرسی بھی کر لی۔ اِدھر اُدھر کی اور باتین پوچھکر یہ بھی دریافت کر لیا کہ آخر آج آپ غائب کہان رہے؟

اختر حسین۔ اہا آپ کو معلوم نہین۔ نیا گل کھلا ہے۔ گلہری رنگ لائی ہے۔ مینڈکی کو زکام پیدا ہوا ہے بیل نے بچھڑا دیا ہے۔

دوسرے۔ خیر باشد۔ آخر کچھ کہو تو سہی۔

اختر حسین۔ بُڈھّے امام جی کھوسٹ ملاجی کو بُڑھاپے مین عشق چرایا ہے۔

تیسرے۔ قہقہہ لگا کر۔ واہ یک نشد دو شد بلکہ سوا تین شد۔

اختر حسین۔ واللہ شفیق احمد صاحب بُرا حال ہے صبح جو مین گیا تو چادر سے مُنھ لپیٹے ایسے پڑے ہوئے تھے جیسے سانپ سونگھ گیا۔

شفیق احمد۔ آخر کہان جا پھنسے۔

اختر حسین۔ جناب کسی نے جال مارا ہے۔

شفیق احمد۔ تب تو غم نہین کوئی دن کا خرچ نکل آیا۔ لاحول ولا۔ وہسکی کا پیگ پیے ہوئے مدتین گذر گیئن۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہ خُم کے خُم لنڈھا ئین کہان سے مال مفت آئے تو جواہ مخواہ دل بھی بیرحم بن جائے حرام کا مال آئے حرام ہین جائے گھر سے تو ڈبل خرچنے کو جی نہین چاہتا۔

ایک اور صاحب - آخر یہی پتہ چلا کہ وہ ماہرو کون ہے جس کے بدرے چہرے کو دیکھکر ملان کا دل پارۂ کتان کی طرح چھن گیا۔

اختر حسین - آپ کی بھی ماشاء اللہ کیا باتین ہین - واللہ عیب کرنے کو بھی ہنر کی ضرورت ہے - بھلا احمقون کو بھی کہین معلوم ہوا کرتا ہے کہ کیا نام ہے - لوسنو ایک اور خوش خبری سنائین - ملان نے ایک فرمائش بھی کر دی ہے کہ کسی معتبر آدمی کو ہم سے ملاؤ - بلکہ ہمارے پاس نوکر رکھاؤ - کم سے کم اور کچھ نہ آتا ہو تو قحبہ اور دلالہ کا کام تو انجام دے سکے - (سب ہنس پڑے) اختر حسین پھر گرم تقریر ہوئے

کیون اُستاد کیسی کہی

اب جاتا کہان ہے میدان مار لیا - وہ چارون شانے چت مارا ہو کہ ہڈی پسلیون کا بھُرکس نکل جائے - مگر اُستاد واللہ شیرینی کھلاؤ تو تمھین ہی ملازم رکھا دین پھر کیا ہے بس راوی چین ہی چین لکھتا ہے - پانچون گھی مین - دن عید رات شبرات کا مضمون ہوگا - مگر سچ بات یہ ہے - پہلے فیصلہ کرنا اچھا ہے کل کوئی جھگڑا ہو - نصفٌ لی و نصفٌ لک ہذا قوم الجاہلین پر عمل کرنا پڑے گا - ہندی مقولہ ہے - سارا جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ -

علی احمد - اے واللہ سبحان اللہ یار تم کیا کہنے لگے دوستون کے لئے جان حاضر ہے بقول شخصے شعر

ہم سے سیکھے کوئی پڑنا دوستون کی آگ مین
یہ ہوا بھی تو نہین دشمن کی آب و گل کے پاس

قسم ہے جان تک حاضر ہے۔

شفیق احمد - خوب حضرت واہ چہ خوش چرا بُودی - آدھے کے مالک آپ آدھے کے آپ - ہم بھنگ کے بھاڑے مین رہے۔

اختر حسین - مگر غضب یہ ہے کہ اگر علی احمد کو رکھا یا گیا تو ملا بگڑ جائے گا کسی معمولی آدمی کو نوکر رکھا کر جو کچھ اینٹھنا ہو اینٹھو - سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

شفیق احمد۔ خیر جو کچھ تمھاری راے ہو۔ بہرحال اپنا تو نہ چھوڑو ے
بعد مُدت کے پھنسا ہے یہ پُرانا....

چوتھا قہقہہ

پھر اُڑ گئی نیند ہاے تقدیر
پھر آگئی یاد بے وفا کی

دونون طرف چھیڑ چلی جاے تو لطف ہے۔ اُدھر کی سنئے اختر حسین چلے گئے تو ملاجی اُٹھے اپنے بیٹھنے کی جگہ تشریف لائے۔ دماغ کو تو ابخرات چڑھے ہی ہوئے تھے۔ آتے ہی جنٹلمین لوگون کی طرح سر کھولا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائی۔ آنکھون پر ہاتھ پھیرا۔ دو چار جمائیان لین ایک دو انگڑائیان توڑین۔ مگر تو بہ کچھ ایسی وحشت سمائی ہے طبیعت ٹھنڈی ہی نہین ہوتی۔ کل ہی نہین پڑتی جوش فرو ہی نہین ہوتا۔ عقل ٹھکانے ہی نہین لگتی۔ حواس برجا ہی نہین آتے۔ خیالات ہین کہ کڑہی کے اوبال کی طرح اُمڈے چلے آرہے ہین۔ آنسو ہین کہ نادان بچے کی طرح مچلے جاتے ہین۔ اعوذ پڑ اعوذ پڑھی۔ استغفراللہ کا کلمہ زبان پر آیا۔ خیالات کو پراگندہ کیا۔ مگر پھر وہی حسینہ سامنے کھڑی ہی تصور مین اپنے البیلے حسن کی بہار دکھا رہی ہے۔ وہی ملاجی اُسے کھڑے ہوئے ایک آنکھ سے گھور رہے ہین پھر وہی دریا کا منظر پیش نظر ہے۔ یہ تو سب کچھ ہے مگر پیٹ ظالم بری بلا ہے لڑکون کو سبق پڑھانا ضروری تھا۔ پڑھانے لگے۔ مگر کس طرح کہ تمام غصہ معصومون پر اُتار دیا۔ کسی کے تھپ جائی۔ کسی کو گھونسہ انعام دیا۔ کسی کو پٹخ کسی کو ٹھوکر کسی کو جھکڑ۔ جو جس کسی کے نصیب کا تھا مل گیا۔ انچہ نصیب است ہم می رسد۔ آخر یہ کس قصور پر سبق یاد نہین تھا۔ تختی اچھی نہین لکھی۔ کمبخت کا املا درست نہین دیر مین کیون آیا۔ ہم سو رہے تھے تو ہمارے پاس کسی کو کیون جانے دیا۔ غرضکہ سب پر کچھ نہ کچھ جرم ضرور لگا یا گیا۔ یہ بھی ہولیا و بڑبڑانے پر نوبت پہونچی۔ خبیث۔ نابکار

ourtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotr

احمق - گدھے - پاجی کہتے ہوئے غڑاپ سے پھر حجرہ مین داخل ہوئے - عبائے مبارک تان لی - اور ے

پھر وہی ہم ہین وہی آہ و بکا
پھر وہی صحرا وہی کہسار ہے

اے لیجئے ہائے کا نعرہ نکل گیا - اب کیا ہے اِس نے تو مقدمۃ الجیش کا کام دیا شکوون کی لینڈوری چھوٹ گئی" - ہائے مین کمبخت دریا ہی پر کیون گیا تھا - تقدیر نے بُرا گل کھلا دیا - اے کمبخت دل تیرا بُرا ہو - اے موذی آسمان تیرا ستیاناس جائے آیا کہ ے

کچھ کام نہ دُنیا ہی کا ہوتا ہے نہ دین کا
اے عشق ترا ناس ہو رکھا نہ کہین کا

یا ملان وہ تھا ایک دلی کے اپنے محلے مین کیا - آیا کہ دور دور تک نیک طبیعت بذلہ سنج مرنجان مرنج مشہور تھا - آیا کہ یا اب یہ وقت ہے - کہ لوگ کہین گے اِن کی برابر کوئی لُچا ہی نہین بدمعاش ہی نہین دُنیا کی کیا نم کہ ساری برائیان اِن مین ہین - مگر آیا کہ توبہ توبہ نعوذ باللہ - استغفر اللہ مین بھی دیوانہ ہو گیا عشق اور بدنامی کا خیال رسوائی کا غم - معاذ اللہ - آیا کہ کم ظرفون کا کام ہے ہرگز نہین - کچھ بھی کیون نہ ہو - اب تو ملا اِس میدان سے مُنھ موڑنے والا نہین ہو ے

مین وہ نہین ہون کہ جو اس سے (آیا کہ) دل مرا پھر جائے
پھر ون جو اس سے تو (کیا نم کہ) مجھ سے مرا خدا پھر جائے

ہم تو پکے ہین اور ہر طرح پکے اور ریختہ - اور تجربہ کار - قول مردان جان دارد - دیکھنا یہ ہے کہ یہ کمبخت تقدیر آیا کہ جس نے کھو دیا - ڈبو دیا - ناس کر دیا - ساتھ دے گی یا نہین ؛ آہ کیا اچھا ہوتا جو وہ پیاری - حور لقا - ماہ پیکر - سیمن برگل اندام اون - اون - آیا کہ ہان یاد آیا - لالہ رو - شعلہ خو - سیم تن - نازک بدن - جنت کی حورون کو شرمانے والی - آیا کہ صبح کے وقت جمنا مین نہانے والی مل جائے - آیا کہ اور کچھ بھی نہین صرف تمنا ہے تو یہ کہ ایک بار وہ ہین - اور ہم اُس کو دیکھ لین - پھر تو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملا نام نہین جو گرد گھومتن - یا چکی چاٹون کی طرح آیا کہ یہین مسجد کے سامنے گھومتی نہین بلکہ ٹھوکرین کھاتی ہوئی نہ پھرے ایسا نہ ہو تو ملا نام نہین - وہ بری ہے تو ہوا کرے ملان بھی بحمد اللہ بُرے سے کچھ کم نہین ہین - اور بُرا نہ سہی تو دیو کی شباہت تو ضرور موجود ہے - شعر

مانا کہ بے سُری ہے مگر جچتی تو ہے
چکی بہی خراب مگر پیستی تو ہے

اور کیون نہو صاحب آج زمانہ بھر مین دھوم ہے کہ ملان بھی اچھا خوش رو اور خوشخو آدمی ہے - کیا نم کہ بازار مین نکلتے ہین تو ماشاء اللہ چشم بد دُور سب کی ہم ہی پر نظر پڑتی ہے - کیا نم کہ مصرعہ

خدا رکھے ہمین ہم ہین نظر پڑتی ہی عالم کی

کیا نم کہ پہلے تو ہم نے سُنا ہی سُنا تھا مگر اب تو لوگ بر ملا کہتے ہین کہ مصرعہ

فاش میگویم واز گفتہ خود دلشادیم

واللہ ملان جب تم بازار مین نکلتے ہو ہر کوئی تمھین کو دیکھتا ہے - دوستون کی زبانی سنکر تو ہم سمجھتے تھے کہ شاید غلط ہو لوگ ہمین بناتے ہون - سبز باغ دکھاتے ہون - مگر آیا کہ آزمایا تو یہ بات بالکل صحیح ہے کیا نم کہ کل ہی کا - نہین نہین پرسون کا تو ذکر ہے - کہ ہم جب بازار مین گئے تھے - تو بی بگن جان - امیر جان سبھی تو گھورتی تھین - کیا نم کہ خوشی کی وجہ سے برابر قہقہے مارتی تھین - اجی انھین بھی چھوڑو - ساقنون - کنجڑنون - تنبولنون - آیا کہ منہاریون - محلہ بھر کی مہترانیون - بلکہ ہر کسی کو آیا کہ ہم نے تو اپنے اوپر شیدا - بلکہ لٹو دیکھا - پھر بھلا وہ ہم کو دیکھ لین - اور فریفتہ نہ ہون اِس کے کیا معنے - اجی ہون اور ضرور ہون بیچ کھیت ہون مگر ایک دفعہ دیکھ لین - کیا نم کہ اُنھون نے اُس روز جاتے جاتے ایک نظر دیکھ بھی لیا ہوگا تو زندگی تو اُسی وقت سے وبال جان بلکہ گلے کا ازار ہو گئی ہوگی طبیعت بے قابو - دل مچل رہا ہوگا اور کیا نم کہ وہ اپنے دل کو یہ کہہ کر

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

سمجھا رہی ہون گی۔ ؎

دِل نادان وہ آتے ہین خبر آئی ہے
صبر کر صبر ذرا میرے لپکنے والے

مگر بھئی ملان یہ تو سب کچھ ہے وہ ظالم بھی بلا کی حسین ہے۔ کہ ایسی طبیعت کے شخص کو آیا کہ جس نے ساری عمر حسینون نازنینون کو پھپل پائیون سے کم سمجھا۔ اور کیا نمر کسی کو گردانا ہی نہین۔ رہ رہ کر یاد آتی ہے۔ واہ بھئی واہ کیا کہنا۔ آیا کہ کیا حُسن تھا کہ مُرغ دل لوٹ گیا۔ ہائے جب اُس نے ساری باندھکر جمنا مین غوطہ لگایا ہے۔ بس مُلا بھی اُسی وقت سے گرداب عشق مین غوطے کھانے لگے۔ ہائے ہائے وہ اُس کے لمبے لمبے کھُلے ہوئے پریشان بال۔ وہ اُس کی سُتوان الف سی ناک وہ اُس کی کٹاراسی آنکھین وہ اُس کا چھوٹا بڑا سا مُنھ کیا نمر، جسے شاعر معدوم ہی کہتے ہین وہ اُس کے عناب کی طرح سُرخ سُرخ ہونٹ آیا کہ وہ اس کے نارنگی سے گال وہ اس کی صراحی دار گردن وہ اُس کے تپلے تپلے شاخ گل کیطرح ہاتھ وہ اُس کا اُبھرا ہوا جوبن کیا نمر کہ بقول شاعر ؎

اور جوبن وہ گدرایا ہُوا

وہ اُس کا سڈول جسم آیا کہ بس دل پر قیامت ہی توڑ گیا ؎

جو مجھ کو اسے بت نازک ادا تو بھول گیا
تو یاد رکھنا کہ دُنیا سے زاغلول گیا

جذبات محبت نے ابھی مُلّان کے دل کو اچھی طرح شگفتہ نہین کیا تھا طبیعت ابھی پورے طریقہ سے رنگ پر نہین آئی تھی شاعری کی پہلی ہی سیڑھی پر چڑھے تھے۔ کہ کرپال مین غلہ پڑا۔ رنگ مین بھنگ ملی۔ آفت مین مصیبت آئی۔ کوڑھ مین کھاج ہوئی۔ یعنی کھٹ کھٹ کی آواز آئی۔ آواز سنتے ہی مُلّان کی کنوتیان کھڑی ہوئین چونکتے ہوئے اِدھر اُدھر تکنے لگے نیچے اوپر دیکھا۔ اتنے مین قہقہے کی آواز آئی۔ اب مُلّا سمجھے کہ کسی نہ کسی نے ضرور ہماری ظرافت آمیز گفتگو سن لی۔ غور کیا جادر

تان لی۔ جھوٹے سچے خرّاٹے لینے لگے زندون سے مُردون مین داخل ہو گئے۔

پانچوان قہقہہ

مُلّان ابھی دس پانچ ہی خرّاٹے لینے پائے تھے کہ کسی نے چادر کا دامن پکڑ کر کھینچی آواز دی مُلان جی بھی اونھ اونھ کرتے مُنھ بناتے آنکھ ملتے اُٹھ بیٹھے علیک سلیک ہوئی پہچانا تو دوست اختر حسین تھے۔ ساتھ مین ایک اور مُلان کا ہم زاد بھی موجود تھا۔

اختر حسین۔ کیا آپ اُسی وقت سے پڑے تھے۔

مُلّان۔ نہین اب ذرا طبیعت پھر چاہی تھی لیٹ گئے تھے۔ یہ کون ذات شریف آپ کے ساتھ ہین۔

اختر حسین۔ کہئے اب بھی اگر آپ ہمین اپنا سچا غمگسار اور دُکھ درد کا شریک نہ جانین تو غضب ہے یا نہین۔ کس قدر جلد آپ کی فرمائش پوری کر دی ہے یہ آپ کے مطلب کے آدمی ہین۔

ملانجی۔ آیا کہ ہمارے مطلب کے کیا ہین یون کہو کہ انھین وہ ہنر آتا ہے۔

اختر حسین۔ یہی سہی۔ اب تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ آپ کر لیجئے۔

ملانجی۔ کیون بھائی کیا نام ہے اور کیا کام کر سکتے ہو۔ ویسے کون ذات ہو۔

نو وارد۔ حجور نے میرا نام دریا پھت (دریافت) کیا آپ نے سُنا نہین۔ ساتر یار بیگ (شاطر عیار بیگ) شیطان سے جیادہ (زیادہ) مشہور ہون لچکا گُنتا ہون اور ذات بھانت مین آپ سے کھرا ہون کھوٹا نہین۔

ملانجی۔ بس بس۔ بک بک نہ کر۔ چلے ہین ہم سے زیادہ کھرے بننے کو۔ یہ خبر نہین آیا کہ ہم سے زیادہ کھرے تو وہ بھی نہین جو بڑے میس مارخان ہین۔

شاطر عیار۔ وہ نہ ہون مگر ہم تو ضرور رہین۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّانجی - ادہو تم بڑے زبان دراز ہو -
شاطر عیّار - جُبان دراج (زبان دراز) تو مین جانتا نہین - اتنا جانتا ہون بڑے تو آپ ہی ہین اور زبان کو ناپ لیجئے وہ بھی آپ ہی کی دراج (دراز) ہوگی -
ملّانجی - اختر حسین تم نے یہان بھی مذاق کیا کہ ایسا بُرا آدمی لائے ہو -
شاطر عیّار - میان مین تو پہلے ہی کہہ چکا کہ بڑے تو آپ ہی ہین - شتر نہین تو پنچاس دیوائی تو آپ نے ضروری جاٹی ہون گی -
اختر حسین - مُلان جی عیّار ایسے ہی ہونے چاہئین - جو باتین بات پیدا کرین -
مُلّانجی - خیر شاطر عیار بیگ تم کام کیا کیا کر سکتے ہو -
شاطر عیّار بیگ - اب تو جو آپ فرمائین گے وہی کام کرون گا - باقی ان ان عُہدون پر مین ممتاز رہ چکا ہون - چند رُوز بعہدۂ گوالاین جنگل جنگل کی خاک اُڑائی - کچھ دنون تیتر بٹیرین لڑائین - عرصہ تک کنکوے اُڑائے - غرضکہ کام تو بہت کچھ کیے ہین اب جو آقاے نامدار کا حکم ہو اُس کی بجا آوری کے لئے بھی ہمہ تن تیار ہون -
مُلّانجی - آیا کہ عجب نامعقول - اُلّو کی دُم فاختہ آدمی ہے - ارے بھائی جس کام کے واسطے ہم نے بُلایا ہے وہ بھی کچھ آتا ہے یا نہین - یاد رکھ آیا کہ اگر اب ایسی بے تکی باتین کرے گا - تو بُری طرح پیش آؤن گا - ڈنڈا موجود ہے سیدھی سیدھی بات کہہ -
دینے کو تو ملّانجی کے اِس فقرہ کا بھی شاطر عیار نے یہ جواب دیدیا کہ حجور (حضور) اگر ڈنڈا زور سے لگ گیا تو پھر مین تھانہ دار کے یہان نالش کرونگا مگر دراصل ڈنڈے کا نام بُرا ہوتا ہے - مار سے بھوت بھاگ جاتا ہے - لکڑی کے بل بکڑی ناچتی ہے - تکلے کے بل نکل جاتے ہین - اِسی واسطے جی مین شاطر عیّار

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بھی سہم گئے۔ خیال ہوا کہ اس سے بحث نہین خواہ تمام عمر ملا صاحب بالعتابہ جھوٹ بولے ہون مگر جو یہ بات سچ ہوئی تو غضب ہے ابھی کچھ جواب نہ دینے پایا تھا۔ کہ ملاجی کے مُنھ سے پھر پھول جھڑے۔ اختر حسین پر بگڑ پڑے۔ کیا تم کہ بس جی اب نام ہی کے دوست رہ گئے ہین۔ دردخواہی اُٹھ گئی۔ کیا تم کہ سعدی کے شعر کو بھی بھول گئے۔ ؎

کہ با دوستانت (آیا کہ) خلاف است و جنگ تراکے میسر شود آن مقام
دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ شنیدم کہ مردان راہ خدا

کیا تم کہ جی چاہتا ہے ابھی اِس مردود کے ڈنڈے لگا کر ہاتھ پانو توڑ دون اگرچہ دل مین کھلبلی مچ رہی تھی۔ پیٹ مین چوہے دوڑ رہے تھے۔ مگر عادت۔ شاطر عیار پھر بول اُٹھے۔ مجورا مردون کی فصل تو نکل گئی۔ وہ تو الہ آباد کے اچھے ہوتے ہین۔ اگر آپ میرے ہاتھ پانوٗن توڑ دین تو مین احسان مانون۔ تمام عمر کوئی کام نہ کرنا پڑے۔ ہون نوکر مگر آقا کا کام لون۔ یعنی تمام کام آپ ہی سے کراؤن۔ ابھی شاطر عیار اپنی تقریر کو شاید کچھ اور طول دیتے۔ مگر ادھر تو ملانجی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگے کچھوے کی طرح کچھ ہاتھ پانوٗن نکالے اُدھر اختر حسین کے مُنھ پر لام کاف آئی۔ انھون نے بھی ڈانٹا۔ دو چُونکے بھی بُرے ہوتے ہین شاطر عیار بیگ آل کار سمجھ کر خموشی کے فلسفہ پر عمل کرنے لگے۔ ادھر اختر حسین نے بمشکل ملانجی کو راضی کیا۔ اور اور باتون مین لگایا۔ شاطر عیار کی کاروانی جتائی دلیل پیش کی کہ جب آپ کے سامنے یہ اِس قدر باتین بنا رہا ہے تو خیال فرمایئے کہ دوسری جگہ کیون چوُکنے لگا ہے۔ غیبی معشوقہ کے اگر ملنے کی توقع ہو سکتی ہے تو بس اِس طرح کہ شاطر عیار کو جانے نہ دیجئے۔ اگر اب یہ در دولت سے محروم چلا گیا تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ یہ آپ کی معشوقہ کا پتہ معلوم کرے گا۔ اور خدا جانے کہ کیا کیا آپ کی بُرائیان کرے۔ یہ نصیحت آمیز درد انگیز فقرے سُنے تب تو مُلّان جی کو ذرا ہوش آیا۔ سہولت کی باتین ہونے لگین۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تنخواہ کا فیصلہ ہونا شروع ہوا۔ مگر عجیب معاملہ تھا۔ اِدھر سے ملانجی کھینچ تان کر جس قدر کمی کی کوشش کرتے تھے۔ اسی قدر شاطر عیار زیادتی کا مصر تھا۔ دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ کبھی ملاجی بولے کہ اتنی تنخواہ پر تو ہم رکھ نہین سکتے۔ کبھی شاطر عیار بولے کہ اتنی مین میرا گجارہ (گذارہ) نہین ہو سکتا۔ غرضکہ بعد کشاکش و حُجّت بیشمار طے پایا کہ ۸ر اور خوراک دو وقتہ ملانجی شاطر عیار کو دیا کرین۔ اور چاہے جو کام لیا کرین۔ اب دونون طرف ایک اور فکر پیدا ہوئی۔ معاملہ مین سقم نکل آیا۔ اِدھر ملانجی کو فکر ہوئی کہ اگر کل یہ منجدھار مین کشتی کو چھوڑ کر رفو چکر ہوئے تو دین کے رہے نہ دنیا کے۔ اِدھر ایسے ہی کچھ شاطر عیار کو خیالات پیدا ہوئے کہ اگر کل مجھے ٹکا سا جواب دے دیا گیا تو مین کیا کرونگا۔ ادھر ملانجی نے گردن جُھکالی۔ اُدھر وہ کچھ سوچنے لگا ثالث بالخیر میان اختر حسین نے بہتیرا رفع شکوک کرنا چاہا۔ مگر وزیرے چنین شہریارے چنین۔ ایسے ہی نتوا تیلی ایسے ہی راجہ بھوج۔ ایسی ہی لکھوتّا ایسے ہی منوا بھانڈ۔ یہ بھی اپنی سی کرکے خاموش ہوگئے۔ مگر آیندہ بیوقوف بنانے کی اُمید پر مُلانجی کو ہی عقلمند ماننا پڑا۔ کہنے لگے کہ ملانجی دیکھئے سارا بنا بنایا کام بگڑا جاتا ہے تمام محنت اور رجاندہی پر پانی پڑتا ہے کچھ تدبیر سوچ کر فیصلہ کر لیجئے ورنہ پھر آدمی تو آپ کو بہت ملینگے مگر شاطر عیار جیسا چالاک ملنا محال ہے۔

دُنیا مین تجھسے لاکھ سہی تو مگر کہان

ملانجی ۔ آیا کہ ہم کیا کہین۔ کیا تم کہ اس سے اچھی کوئی تدبیر ہی نہین یہی ہین اقرارنامہ لکھ دے اور ہم اسے لکھ دین۔ کیون کیسی کہی۔

اختر حسین ۔ بہت ٹھیک۔ واہ استاد۔ ازین چہ بہتر۔ کیون نہ ہو گلستان ؔ بوستان ؔ زلیخا ؔ سکندر نامہ ؔ شبنم شاداب ؔ سہ نثر ظہوری ؔ طغرا۔ ابوالفضل سب چوئے بیٹھے ہو۔ اگر سوچ گئے تو کیا کمال کیا۔

ملان جی ۔ کیا تم کہ ایک یہی کیا۔ چوہے نامہ۔ بلی نامہ وفات نامہ دجتا دو کی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پہلی کتاب - وغیرہ کیا کیا بیان کیا جائے اب نام بھی یاد نہین - گدھے کی برابر کتابین پڑھ چکے ہین - اور جب ہم پڑھا کرتے تھے تو اُستاد بھی تنگ تھے - کہتے تھے کہ ایسا لڑکا ہی نہین دیکھا -

شاطر عیار - ہمین بھی اکرارنامہ (اقرار نامہ) لکھنا منظور (منظور ہی) منگوایئے کاگد (کاغذ)

ملانجی بولے کہ کاغذ کہان سے منگوائین یہین لڑکون کے پاس بہتیرے کاغذ ہین ایک تختہ کا خرچ ہے -

شاطر عیار - اس کا اعتبار کیا - یہ ناجائز ہے -

ملانجی - ناجائز ہے تو دام دلواؤ - کھا برابر چل برابر -

شاطر عیار - ہین کیون دو دن آپ ہی دیجئے ہین تو آپ کا نوکر ہون -

ملانجی - آیا کہ - ہمین کیا ضرورت ہے - یا ہمارا کہنا مانو - یا لاؤ دلواؤ -

زور دہ مرد چہ باشد زر بکمر دبیار

شاطر عیار ایک چلتی ہوئی رقم تھے دیکھا کہ اِس وقت پیسہ کوڑی پاس نہین ہے خیر اس وقت آقائے نامدار ہی کی بات بالا رہنے دو - زندہ رہے تو دیدہ خواہد شد - تبا دین گے کہ تیز کون رہا یا زندہ صحبت باقی - نائی نائی بال کتنے ججمان جی آگے ہی کو آتے ہین - بولا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہو وہی کیجئے - بات چلتی دیکھی تو ملان جی ماش کے آٹے کی طرح بے مسالہ اکڑ گئے - کہا ہم جو کہتے تھے - پہلے نہ مانے - آئے ہین صاحب بڑے قانون دان بن کے - جانتے نہین کہ ملان نے ضابطہ دیوانی - و فوجداری و مجموعہ تعزیرات ہند - و آئین اکبری کیا نم کہ ہماری باتین ختم کر رکھی ہین -

اختر حسین - واللہ وقت جا رہا ہے - شام ہونے آئی - اب جلد تیار کر لیجئے -

ملانجی - آیا کہ تیار کرنے مین کیا دیر لگتی ہے - کیا ان کو خبر نہین ہے کہ ہم کتنے خوش نویس ہین استاد نجہ کش بھی ہمارے آگے کیا نم کہ بقول شاعر ؎

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تشنگیٔ وصل جانان کب بجھے گی اے فلک
اور کتنے روز بھرنا ہے ابھی پانی مجھے

پانی بھرتے ہین۔
شاطر عیّار۔ (اختر حسین سے) تو ہم نے آپ کو بکیل (وکیل) کر دیا۔
ملانجی۔ تو ہم کیا کوئی محتاج ہین۔ اپنا اقرار نامہ خود لکھین گے۔ کیا نام کہ اے لونڈے ذرا دوات قلم تو لا۔ اِدھر لڑکا دوات قلم لے کر آیا۔ اُدھر حضرت اقرار نامہ لکھنے بیٹھ گئے۔ اُدھر شاطر عیار کی طرف سے اختر حسین نے اگریمنٹ کی تیاری کر دی اور کچھ دیر پیچھے دونون لکھ چکے۔ شاطر عیار کی طرف سے جو مضمون لکھا گیا۔ اُس کو کچھ دیر کے لئے اُٹھائے رکھتے ہین۔ ملان کا مضمون قابل دید و شنید ہے سن لیجئے ان کے زور قلم۔ اور جولانی طبع کا کہنا ہی کیا ہے۔ ایک ایک سطر کو دس جگہ سے ذبح کیا تھا۔ جس سے کہ کاغذ بھی شعر یعنی فرضی عاشقان زار کا خیالی مقتل بن گیا تھا۔ اور اس مین ماشاء اللہ آپ کے حروف تو وہ زینت دکھا رہے تھے۔ کیا بات ہے۔ ملانجی کی داڑھی مین تو یقین ہے کہ اتنے بال نہ ہون گے جتنے کہ ایک ایک حرف مین تھے۔ اب مضمون ملاحظہ فرمائیے۔

اقرار نامہ

انا و من و مین۔ یا بندہ گندہ عاجز و مسکین و نحیف۔ کیا نام۔ کہ ملا زاغلول کہ این از غلطی نام من پڑیدہ است) خلف الرشید و ولد الاکبر۔ یعنی کہ بڑا بیٹا۔ قاضی اول جلول کا۔ کہ در فضل و کمال و علم بے مثال۔ ہیچ کس با ایشان لگا نہ کھائیدہ یا برابر نبودہ یا مثل ایشان نشدہ۔ و برادر الصغیر یعنی کہ چھوٹا بھائی ہے حاجی بغلول کا کہ در فن جادو بیانی و ہمہ دانی از والد مرحوم بزرگتر بود۔ و پیشہ من لونڈے یعنی کہ لڑکے پڑھانا است۔ ساکن و متوطن یار ہنے والا ملک ایران کا جہان بڑے بڑے شاعر گذرے ہین۔ جیسے شیخ سعدی۔ کہ جن کی تصنیف گلستان و

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بوستان - کہ جن مین عمدہ عمدہ حکایتین و نظمین جس مین طایفۂ وزدان عرب کی حکایت بھی شامل ہے - اور گفتار حکمت بھی اُس مین شامل ہین (ہوئن) و فی الحال - یا ہذا بوقت - یا اینزم - یعنی کہ آج کل شہر دہلی مین رہتا ہون جسے شاہ جہان نے آباد کیا تھا - اور جو جہانگیر - یعنی نور جہان کے عاشق زار کا بیٹا تھا - ضرورت زمانہ یا گردش دوران سے آج کل ہم پر وقت پڑ گیا - آیا کہ نوکر رکھنے کی ضرورت پڑی این بات ہر کسے را معلوم است - و ہر کوئی بخوبی جانتا ہے - کہ شاعرون کے نزدیک جہان سے اس قدر و فا معدوم نہین ہوئی - عنقا دُنیا سے گم نہین ہوا - عاشق کے دل سے صبر نہین گیا - جیسے کہ دلی سے نوکر معدوم و ناپید ہو گیا - کیا نم کہ ڈھونڈے سے ملتا ہی نہین جیسے کہ کسی نے فرمایا ہے -

زمانہ مین تو تجھ کو ہر طرف ڈھونڈا نپایا تو

مجھے باقی رہا ہے اور اب زیر زمین جانا

ہان آدم بر حال خود - آیا کہ نوکر نملید تو ناچار اپنے کرم فرما - و نیاز مند قدیم اختر حسین سے کہ اکثر با انہا دو محفل ناچ و مجرا و سانگ و تماشہ و تھیٹر و بائیسکوپ رسیدہ ام - فرمائش نوکر کردم اُنھون نے بہت ڈھونڈا - کیا نم کہ نہین ملا تو وہ ایک نوکر نامعقول را کہ جو اپنا نام شاطر عیار بیگ می تبلاید - نزد من بیاورند نام باپ آن نہ دانم کہ چیست مادر آن البتہ موجود نیست جب وہ اُس کو نزد من بیاوردند اول در ذات وغیرہ بسیار حجت بازی شد - او گفت کہ من زیادہ ام - و من گفتم کہ من بیشترم - الغرض بعد تکرار بسیار - و کہا سنئی بیشمار بر فیصلہ تنخواہ آمدیم قصہ کوتاہ بر مبلغ آٹھ آنہ ماہوار کہ نصف جس کے چار آنہ اور دو سُوے جسکے اکیہ و پیہ و فلس یعنی پیسہ آن تبیس ۳۲ پیسہ شوند - و غلہ آن کیا تم کہ از قسم گندم بحساب فی روپیہ ۲۰ مار دس سیری آمد کہ جسمین پندرہ دن آدمی کا خرچ می چلد و خوراک دو وقتہ آیا کہ جو ہم کھاوین - کیا نم کہ از قسم رُوٹی و گوشت و تورما و شیرمال و کیک و بسکٹ و میٹھا و نمکین و پوری و کچوری و رام پوری - و پراٹھا - و حلوا - و پلاؤ - و بریانی - و متنجن - و دوپیازہ - و گولہ کباب - و شامی کباب - و کوفتہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

وپسندے۔ ومیٹھے چاول۔ وفرنی وزردہ۔ وکھیر گادیش وسویان رومالی یا چھچی کی۔ یا شیر عید یا کھچڑی جاڑا۔ کہ دران خالص گھی می پڑد۔ کیانم کہ درشان آن شاعری گوید۔ (کھچڑی بریانی شا بزمستان بیاد می آید۔ وہندی شاعر نے کہا ہے کہ گھی کہان گیا کھچڑی مین۔ اور کھچڑی کہان گئی پیٹ مین و قبولی۔ وگجر بھتّا۔ ودلیہ مکّا۔ ودلیہ گیہون۔ وتہری۔ وشلّہ۔ ودودھ جلیبی۔ و انڈے۔ وآلو۔ وساگ۔ وترکاری۔ ودال ماش وارہر کہ جس کا کہین ذکر آیا ہے۔ آیا کہ ؎

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال
دال کرتی ہے عرض یون احوال

کیانم کہ جو پورب کی بہت مزے کی ہوتی ہے۔ وبڑیان ومنگوچھیا کہ گھی جذب می کند وکڑھی ورایتہ وبیسنی روٹی کہ جس کے بارے مین غالب دِلّی والے نے کہا ہے ؎

جو کھاتے حضرت آدم یہ بیسنی رُوٹی
نہ کھاتے گیہون نکلتے نہ خلد سے باہر

وچٹنی کیری۔ ونمک مرچ کی جس سے منہ جلتا ہے۔ وچٹنی سرکہ وآم جو دیوبند کی مشہور ہے غرضکہ جو کچھ بھی باشد مگر آنکہ مولی وشلغم وچقندر وسیم کے بیج گوشت مین پڑے ہوئے۔ وکدو دراز گھیا وبنڈے وترئیان۔ وپھلیا کدو۔ وبھنجیا۔ و کچنال کی کلیان وگھیان وکچالو ورتالو۔ غرضکہ ہرچہ من بگھایم۔ ٹھہری ہے سہ کہ رآنکہ من بلا عذر خواہم داد۔ آیا کہ ایک کھانا اور آٹھ آنہ ہی نہین جان تک حاضر ہے۔ مگر بشرطیکہ این ہم در فدا نبرداری من عذر نہ کند مثلاً ساتھ مین رہنا وباغ کی سیر کردن وساتھ دادن من در مقدمات فوجداری ودیوانی وغیرہ وغیرہ کیانم کہ اگر کام پڑے تو قرم بنا۔ یا قرم ساقی د بکند بس زیادہ چہ نویسم باقی خیریت است دچہار گز رآنکہ من کبھی علیحدہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

نخواہم کرد۔ کیا تم کہ چاہے کیسی ہی مصیبت پڑے۔ اقرار نامہ تیار شد۔ ایک آپ کو
مین نے اُس سے بھی لکھوا لیا ہے۔ تا کہ آئندہ بے ایمانی نہ کرنے پائے۔ بقلم بندہ گنہگار
امام مسجد ملازاغلول۔ تاریخ نامعلوم سن روان۔ یوم منگل۔ شہر خالی۔
مُلاجی نے یہ مضمون آپ ہی لکھا اور یہ کہکر کہ تصنیف را
مصنف نیکو کند بیان خود ہی سنایا۔ اختر حسین نے داد دی۔ کیا خوب۔ واہ واہ
کیا بات ہے۔ سبحان اللہ آفرین۔ کیا مضمون لکھا ہے۔ واللہ ابوالفضل۔ اور
علامہ فیضی پھڑک گئے ہون گے۔ اجی ہونٹ چباتے ہون گے۔
ملّان خوش ہوئے۔ داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔ اور بولے ذرا آپ بھی تو سنائیے۔
اختر حسین۔ واللہ یہ کیا سننے سنانے کے قابل ہے سیدھا سادا مضمون ہے
بندہ شاطر عیّار بیگ آج سے جناب ملان صاحب کی نوکری کرتا ہے
اور عہد کرتا ہے کہ جب تک ملاجی خود برخاست نہ کرین گے مین ہرگز دوسری
جگہ نوکری نہ کرون گا۔ فقط۔
ملاجی۔ خیر ٹھیک ہے۔ بھئی ہمارا جیسا مضمون لکھنے کو جگر چاہیے۔ ہمین کاغذ
پیٹتے پیٹتے یہ دن آئے۔ کیا تم کہ ؏

عمر گذری ہے اِسی دشت کی سیاحی مین
پانچوین پشت ہے شبیر کی مداحی مین

تھوڑی دیر پیچھے اختر حسین رخصت ہوئے دونو آقا اور ملازم رہ گئے۔

چھٹا قہقہہ

وہ کیفیت وہ نظارہ نہ بھولا ہے نہ بھولے گا
مرا بے ہوش ہوجانا ترا پردہ اُٹھا دینا

برسات کا موسم آسمان پر کالی کالی گھٹائین چھائی ہوئین۔ ننھی ننھی بوندیون
کی پھوار۔ نوجوان درختون کا نہا دھوکر دھانی پوشاک پہننا۔ کان سلائیون

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کے جا بجا ڈھیر۔ زمین پر کائی کے جمنے سے مخملی فرش کا عالم۔ آم کے درختوں پر کوئل کی کوک۔ کچھ ایسا سمان ہے کہ چلتے پھرتے آدمی کا بھی دو گھڑی کے لئے بیٹھنے کو جی چاہتا ہے۔

اِس وقت ہمارے پیش نظر ایک باغ ہے۔ جہان اکثر بے چین طبیعت والے شام کے وقت گھومنے کے لئے آتے اور آٹھ آٹھ نو نو بجے تک اپنا وقت گذار دیتے ہین۔ یہ بھی شام کا وقت ہے۔ آدمیون کی ٹولیان اِدھر اُدھر پھر رہی ہین شوقین مزاج اکثر جگہ گلاب کی روشون پر چادرین بچھائے ہوئے قدرتی نظارون مین محو ہین۔ ایک جھنڈ کے پاس ہی ایک قالین بچھا ہے اس پر ایک حسین نازنین جس کے دیکھنے سے ضرور زاہد صد سالہ کے مُنھ مین پانی بھر آتا ہوگا۔ اور ایک جوان رعنا جسے دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یہ حسینہ بھی دل سے پیار کرتی ہوگی۔ کیونکہ یہ اپنی خوبی مین بے مثال اور لاجواب ہے۔ بیٹھے ہوئے ہین۔ اور چانس کھیلنے مین مصروف ہین۔ پاس ہی ایک نوکر بیٹھا ہے جو ہر حکم پر کان لگائے ہوئے ہے۔ اور ہر بات کی تعمیل کے لئے تیار ہے۔ اے لیجیئے وقت کم رہ جانے کی وجہ سے اُنھون نے تاشون کو اُٹھا رکھا اور آپس مین مذاق ہونے لگا یہی حال تھا کہ ایک مرتبہ دونون کھل کھلا کر ہنس پڑے۔ آپ ابھی نہ سمجھے ہونگے کہ ایسا کیون ہوا ہم بتائین ایک آدمی کو دیکھ کر۔

کیون آدمی کو دیکھ کر کیون کیا کوئی دیوار قہقہہ کی صفت کا آدمی ہے۔

اِسی لئے کہ دنیا و ما فیہا سے اس کی بر نرخ نرالی ہے۔

کیون۔ نئی دھج کیسی۔ کیسا آدمی ہے کچھ کہئے۔

سنئے قد ماشاءاللہ۔ پونے تین فٹ کا۔ سر ناریل کی طرح گول مول۔ اور اُس پر ٹوپی لکھنوی بیل بھی لگی ہوئی ہے۔ اور اب تمادی ایام یا مرور زمانہ سے صرف بیل ہی بیل رہ گئی ہے۔ پلہ کے ٹکڑے ٹکڑے کیا معنے بالکل اُڑ گیا ہے۔ کرتے کا گریبان کھلا ہوا۔ چہرہ ماشاءاللہ وہ کہ دیکھا نہ سنا بید ہاتھ مین لئے ہوئے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اکڑتے اِدھر اُدھر تاکتے جھانکتے پھرتے ہین - اور زیادہ تر اِس حسینہ پر نظر پڑتی ہے - ہر مرتبہ تشریف آوری کا ارادہ ہوتا ہے مگر خدا جانے کیا سوچکر کسمسا کر رہ جاتا ہے - آئے انٹروڈیوس کرادین - اور آپ کا جی چاہتا ہو تو یہ بھی بتا دین کہ یہ ہین کون ذات تشریف - یہ ہین جناب معلےٰ القاب مُلّا کے نور العین برخوردار شاطر عیار بیگ لال الدولہ

این یہ کہان سے آئے اور شان نزول کیا ہے -

اِس کی ابھی ہمین بھی خبر نہین کچھ معلوم ہوگا تو بتا دین گے - آپ کچھ دیر ان کی حرکتون کو ملاحظہ فرماتے رہیئے - یہ حضرت گرد گھمّون کی طرح بندر کی مانند اِدھر اُدھر تاک جھانک لگاتے پھرے - جب دیکھا کہ دو آدمی ہمین دیکھ کر اِس قدر خوش ہو رہے ہین کہ ہنستے ہین - پھر کیا تھا یہ بھی بے مسالہ اکڑ گئے ریشہ خطمی کی طرح پھول کر کُپّا ہو گئے - دور تھے اب چلتے چلتے پاس آ گئے - اندازہ کرنے لگے کان اُدھر کو رکھے آنکھین دوسری طرف - مُنہ تیسری جانب - اور سننے لگے کہ کیا کیا ہماری تعریف ہو رہی ہے - اور گفتگو کیا ہو غرض اُمید برآئی مراد پوری ہوئی - یعنی اُنھین کھڑا دیکھ کر جوان نے آواز دی - اے میان ذرا اِدھر تو تشریف لائیے -

اب تو اُنھون نے بھی منھ پھیرا - زبان مبارک سے ارشاد فرمایا - یا مُنھ سے پھول بکھیرے (کیا مجھ سے کچھ فرمایا - آپ سے تو کچھ مطلب نہین ہم تو تماشہ دیکھ رہے ہین - باغ مین آنے کی عام اجازت ہے پھر آپ رُوکنے والے کون ہین کہ -

جوان - گھومنے کو منع نہین کرتے اِدھر آیئے کچھ کہنا ہے -

شاطر عیار بیگ اکڑتے - کہتے ہوئے چلے آئے - تو کیا کچھ ڈرتے ہین آ گئے کر لو کیا کرتے ہو -

نوجوان توبہ آپ تو کچھ بہت ہی بُکھلا رہے ہین - (ہنسکر) یہان آپ نازل

Courtesy Padma Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کیون ہوئے۔ بات تو کہو۔

شاطر عیّار۔ ناجل۔ ناجل آپ کیا کہہ رہے ہین انگریزی ہم پڑھے نہین۔ جرا منھ سنبھال کر بات کیجئے آپ کو معلوم بھی ہے ہم نوکر کس کے ہین۔

نوجوان۔ ہان۔ ہان ذرا ہم بھی سنین کس کے۔

شاطر عیار۔ ملا زا غلول کے جو کچہری عدالت یا دو ستون محفل۔ تھیٹر وغیرہ کہین بھی بند نہین اور آج سب لوگ اُن کی عزت بھی کرتے ہین۔

نوجوان۔ اہا آپ ملا جی کے نوکر ہین۔ کیون نہ ہو وہ بھی تو ایسے ہی ہین۔ وزیرے چنین شہریارے چنین جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔ ملا جی تو ہمارے بڑے دوست ہین۔ آخر یہ آپ نوکر کیون رکھے گئے کیا بلا آئی خیر باشد۔

شاطر عیار۔ کیون کیا۔ ارے اپنے آرام کی کھاطر۔ آپ کا دولت خانہ یا آپ کا مکان کہان ہے یہ آپ کے ساتھ کون ہین۔

اب تو حسینہ بھی مسکرائی۔ دیر تک ہنستی رہی۔ ہنستے دیکھ کر۔ تو شاطر عیار بگڑ گئے۔ جامے سے کیا پاجامے سے معہ ازاربند نکل پڑے سمجھے کہ ہمارا مذاق ہو رہا ہے۔ بولے کہ واہ کیا یہی آدمی پن ہے کیا یہی بشریت کا تقضا ہے کہ ہمین بلا کر ہنسی اڑاتے ہو۔ اِس دلگی کا مجا چکھا دیا جائے گا۔ دیکھو سب دیکھا جائیگا۔ یہ کہا۔ اُٹھے۔ لنگور کی طرح دم دبا ایک طرف کو چل دیے۔

سمجھا کہ سر پہ رکھ کے مرا چاک لے چلا
دوڑا کمہار شیخ کی دستار دیکھکر

مغرب کا وقت آگیا۔ سورج نے اپنا نورانی چہرہ نیلی چادر مین چھپا لیا۔ اور اور مسجدون مین اذانون کی صدائین بلند ہوئین ہمارے ناول کے ہیرو۔ جوان طبیعت ملا زا غلول نے بھی مسجد مین اذان دی مگر کس حالت سے کہ کئی جگہ بھول بھول گئے۔ حیّ علی الصلاح پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ پیچھے غضب یہ کہ قد قامت الصلوٰۃ بھی اڑا گئے۔ بھلا ہوا کہ نمازی وہی گنے چُنے تھے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

چار سے زیادہ نہین تین سے کم نہین۔ یہ دیکھ کر سب کے سب کچھ کھٹکے تو سہی۔ المرأ النفیس علی نفسہ مسٹر ٹیپ ٹاپ نے کہا کہ کچھ بھی نہین پیرانہ سالی کی وجہ ہے ملانجی پچپن سالہ سے بھی متجاوز ہوگئے۔ مولوی توبہ تلا صاحب نے ارشاد فرمایا۔ الانسان مرکبٌ من الخطاء و النسیان

ڈاکٹر نجو نے فرمایا نہین جناب من یہ بات نہین ڈاکٹری اصول کے موافق جب آدمی چل گرتا ہے تو انجرات دماغ کو چڑھے ہوئے ہوتے ہین۔ منشی بے پروا صاحب بولے کہ چلو جانے دو ہوا سو ہوا۔ قاضی ٹماٹا نے ارشاد فرمایا۔ حضرت نماز کا وقت جاتا ہے۔ آئیے۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔

ملانجی مصلے پر کھڑے تھے مگر فرمانے لگے کہ آج صبح سے طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے کچھ غلطیان ہوئین لاحول ولاقوۃ اِس سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھائی۔ اُس مین بھی سجدہ سہو کی ضرورت ہوئی۔

خیر نماز پڑھا چکے لوگ اپنے اپنے گھرون کو رخصت ہوئے۔ ملانجی ماتھے پر موٹی موٹی شکن ڈال کر در مین بیٹھ گئے بار بار دروازون کی طرف دیکھتے تھے۔ خدا جانے کس کا انتظار تھا۔ اکثر فاسق مردود بے وقوف بدمعاش کے لفظ بھی زبان سے نکل گئے اتنے مین دروازہ سے کوئی آیا۔ ملان شیر کی طرح ڈروک کر اٹھے پہلا کلمہ یہی نکلا کہ نامعقول بے ایمان کیا نم کہ اب ابھی کیون آیا۔ جہان جاتا ہے وہین بیٹھ رہتا ہے کہے تو لگاؤن آیا کہ ایک ڈنڈا۔ ہوش ٹھکانے آجائین۔ اتنا کہہ کر بلا انتظار جواب ڈنڈا سنبھال ہی تو لیا۔ اور دھم سے ایک شاطر عیار کے رسید بھی کر دیا گیا۔ وہ بھی ڈنڈا کھا کر شبرات کے تتئے کی طرح ناچنے لگا۔ جھنجلا پڑا بولا کہ ہمین کو آپ بھیجتے ہین اور کیا نم کہ ہمین کو آپ مارتے بھی ہین۔ مین ایسی نوکری سے باز آیا۔ یہ سنکر تو ملانجی نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا۔ کہا کہ کیا کہا۔ اگر ایک دفعہ بھی ایسی بات اور کہی تو کاغذ لکھا ہوا رکھا ہے نالش کر دون گا۔ آیا کہ نتیجہ یہ ہوگا زیر بار خرچہ عدالت ہوگے جیل مین سڑ سڑ کر مرجاوگے۔ خبردار مردود جو یہ لفظ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اب زبان سے نکالا۔ آیا کہ وجہ کیا تو اب تک وہان رہا۔ کیا نم کہ دن چھپ گیا۔ رات ہوگئی تارے نکل آئے چاند نکل آیا۔ اور تو اب الٹا پھرا ہے۔ یہ کہہ کر ایک اور رسید کیا۔ دوسرا ڈنڈا کھانا اور شاطر عیار کا پیشاب نکلنا۔ اِدھر یہ حرکت دیکھکر ملانجی نے جوذرا اور ڈانٹ بتائی۔ تو چھل چھل۔ پھر کیا تھا۔ موسیٰ ندی کی طغیانی کا عالم پیش نظر ہوا کمبخت گھاگرہ کا پُل ٹوٹ گیا۔ اب ملانجی ہزار چاہتے ہین کہ ڈانٹ کر بند لگائین۔ مگر سب تدبیرین برعکس پڑتی ہین۔ غرض بہ شکل خزانہ خالی ہوا۔ ملانجی بھی کچھ ٹھنڈے ہوئے اُسے بھی ہوش آیا۔ کچھ دیر تک اور دانت بال چبائے۔ آخر پوچھنے لگے۔ بتا کیا کیا کرکے آیا ہے۔

شاطر عیار۔ حضور کی دعا سے سب کام بنا آیا۔

ملانجی۔ کیا کیا۔

شاطر عیار۔ اُٹھئے میرے ساتھ چلیئے۔

ملانجی۔ کیا نم کہ کیا سچ مُچ

شاطر عیار۔ اور کیا کچھ جھوٹ موٹ آیا کہ بالکل سچ بات ہے۔

ملان سمجھے مذاق اڑاتا ہے۔ ہمین بناتا ہے۔ اُٹھو آیا کہ ہم اِس قابل ہو گئے بس پھر کیا تھا یہ سوچ کر ایک ڈنڈا اُٹھایا۔ کہ کمبخت ہم سے مسخری کرتا ہے۔

شاطر عیار۔ حضور مسخری نہین۔ بلکہ مجھے بھی آپ کی صحبت مین رہ کر آیا کہ کہنے کی عادت ہوئی اور نہ ہونے کی وجہ کیا۔ تخم تاثیر صحبت کا اثر۔ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ کہ رنگ ہمنشین در من اثر کرد۔

ملانجی۔ اچھا تو پھر چلین۔

شاطر عیار۔ ہان ہان ضرور۔ پوشاک بدل لیجئے کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔

مُلان پھر وہی تیرے کہنے کی ضرورت کیا ہے ہم خود ہی ایک عقلمند آدمی ہین

شاطر عیار۔ آپ سے کہنا تو بیکار ہے۔ نشیب و فراز کو آپ خود سمجھتے ہین کچھ جیب مین بھی ڈال لیجئے۔

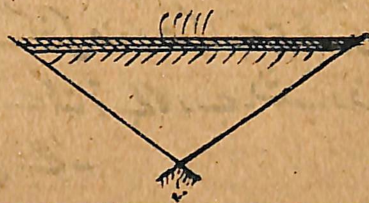
Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملان - ہان ہان ضرور -
اتنا فرماتے ہی جھٹ ازاربند ٹٹولا - کنجی کھولی اُٹھے حجرہ مین گئے - دو صندوق
رکھے تھے ان کا تالا کھولا - مردون کے طفیل سے کپڑے بہت کچھ جمع ہو گئے تھے انھین
ٹٹولنا شروع کیا - اچھے اچھے کپڑے پہنے - شیروانی قمیص - اچکن - شرعی پاجامہ
تپلون غرضکہ سب ہی کچھ موجود تھا - مگر آج کوئی کپڑا نظر ہی پر نہین چڑھتا -
پسند ہی نہین آتا - کسی کا گریبان اچھا نہین - کسی کا کالر ناقص ہے - کوئی پرانا
زیادہ ہو گیا ہے - غرضکہ جتنے کپڑے اُتنے ہی عیب - مگر پھر بھی سنگ آمد وسخت آمد کا
معاملہ تھا - باہمین جامہ ہا بہ باید ساخت - چہ توان کرد جا مہا انیند - اُنھین مین
سے کپڑے پہننے پڑے - ایک اودی ساڑی رکھی ہوئی تھی دوہرا کرکے اُسے
باندھا - سرخ ریشمین اچکن تھی وہ پہنی - فینسی جُرابین رکھی تھین وہ زیب پا
کین سر پر سُرخ رنگ کی کرسٹی کی ٹرکی ٹوپی اوڑھی - ذرا آئینہ دیکھا -
داڑھی پر ہاتھ پھیرا - پُرانی لاٹھی کو اُٹھا رکھا - نیا رنگین عصا ہاتھ
مین لیا - صندوق کا قفل لگایا - باہر آئے حجرہ کا تالا بند کیا - کسی نوجوان
مرحوم شوقین کا ملا ہوا کامدار ڈیڑھ حاشیہ کا جوتا رکھا تھا وہ پہنا - اور
شاطر عیار کے ساتھ کیا نم کرے

درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا

دِل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

کہتے ہوئے چلدیے - یہ خبر نہین کہ کہان خیر دیکھا جائے گا -



Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

آٹھوان قہقہہ

عدو ہے ناخدا کشتی شکستہ واہ ری قسمت
تلاطم بحر مین ہین ناتوان اور دور ساحل ہو

ہمارے ملانجی مخدوم پیر نابالغ - یا بوڑھی گھوڑی لال لگام کی مصداق بن کر خداجانے کہان چلدئے بظاہر یہ اس قدر سیر کے عادی تو تھے نہین - مگر بیٹھے بیٹھے انھین کیا جانئے کیا یاد آیا کہ اپنے مشیرالدولہ - ناظم المعشوقہ عیار الملک شاطر عیار کے ساتھ - چل نکلے -

خدا ہی خیر کرے آج رنگ بیڈھب ہے
تپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

چلتے بھی نہایت عجلت سے ہین - زمین کے گز بنے ہوئے ہین - وہ لیجئے گلیون سے نکلے بازار مین پہونچے اسے بھی جون تون کرکے طے کیا - ایک نہر کے پل پر پہونچے - چوراہے پر آئے - ایک کوچہ کا رُخ کیا - ایک اور گلی آئی شاطر عیار کے حکم سے اُس مین بھی گھسنا پڑا - اُس مین بھی دور تک چلے گئے یہ بھی ختم ہوئی ایک اور کوچہ آیا - اُس مین چلے شاطر عیار سے کہا - آیا کہ ہم تھک گئے راستہ ہے یا شیطان کی آنت - ختم ہی نہین ہوتا - منزل ہے کہ حرامزادہ کی رسی کہ اختتام ہی کو نہین پہونچتی - آخر کہان لے جائے گا -

شاطر عیار - وہ سامنے والا مکان -

ملانجی - واقعی سچ بات ہے کیا -

شاطر عیار نے کہا چلئے تو سہی آپ تو تھکے ہارے اونٹ کی طرح کھڑے رہ گئے - عقلمند کو اشارہ کافی ہے - بھلے گھوڑے کو ایک چابک بہت - ملان بھی سمجھ گئے کہ ہم پر طعن کرتے ہین فوراً رگ غیرت جوش مین آئی - تن گئے اور بولے آیا کہ کیا ہم کو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ایسا ویسا سمجھ رکھا ہے پانی نہ پلادون تو ملان نام نہین - کیا تم کہ آج کل کے نوجوانون سے اب بھی ہم اچھے ہین دیکھ لے سارے اعضا مضبوط عقل درست حواس بجا۔ رنگ بھی اچھا - اور ایک آج کل کے نوجوان ہین کیا تم کہ جیسے پیلے مینڈک - ناک پکڑے دم نکلتا ہے - ہاتھ پانون مین طاقت نہین منھ پہ رنگ روغن نہین - تندرستی نے جواب دے دیا - ہاضمہ ضعیف ہوگیا - حکیمون کے بندۂ بے دام بن گئے آندھی ہو - مینھ ہو - روزہ قضا ہو نماز جائے آیا کہ کچھ ہی ہو مگر حکیم صاحب کے یہان دو وقتہ حاضری ضرور دینی ہوتی ہے - یہ بھی کس طرح کہ گھنٹون حکیم صاحب کے انتظار مین رہتے ہین مدتون خدمتین کرتے ہین اور نذر نیاز پیش کرتے ہین وہ الگ - چھٹے مہینہ نوکرون کو بھینٹ چڑھائی ہوتی ہے ورنہ کام کیونکر چلے دربان دور باش کی دور ہی سے صدا بلند کرے جائین بھی تو دس دھکے دے کر نکال دیے جائین - سو بہانے کر دے حکیم صاحب ابھی آرام مین ہین غسل ہو رہا ہے - کچھ کتاب دیکھ رہے ہین - شطرنج کھیلتے ہین یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے - اور ایک ہم ہین کیا تم کہ جانتے بھی نہین - دوا ہے کس جانور کا نام -

شاطر عیار - اجی ہو تو کیونکر دوا کی ضرورت ہو آپ نے گھی پانی کی جگہ کھایا ہے یہ سنکر ملان اور زیادہ تنے - فرمانے لگے کہ یہ نہین کہا جاتا کہ آج کل کے جوان ہی بُری عادتون کے شکار ہوگئے ہین - کیا تم کہ ابھی ازار بند سے نکلتے نہین نال کٹتے دیر نہین ہوئی - کہ عیاشی - اغلام - رنڈی بازی - جلق چانڈو افیون - شراب وغیرہ کی لت ہو جاتی ہے آیا کہ اگر وہ مرضون مین مبتلا نہ ہین تو کون رہے - جیسی کرنی ویسی بھرنی - مصرعہ

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

دُنیا ہے یہان تو اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

شاطر عیار - اب آپ واج (وعظ) تو فرما چکے تشریف لے چلیے -

ملان - پتہ کیونکر لگا -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

شاطرعیّار۔ یہ پھر بتاؤنگا پہلے مکان کے اندر تشریف لے چلئے۔ مثل ہے کہ

قرار در کفِ آزادگان نہ گیرد مال
نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

یہی حال اِس وقت مُلان کا تھا۔ بیتاب دِل بانسون نہین تو ہاتھون ضرور اُچھل رہا تھا۔ ایک ایک لمحہ فراق مین دوبھر معلوم ہوتا تھا۔ فلہذا کچھ کہنا سننا مناسب نہ سمجھا۔ غڑاپ سے جیسے کہ مینڈک پانی مین یا سانپ بل مین گھستا ہے اندر داخل ہوئے۔

نیا ہنگامہ نظر آیا۔ شریفانہ مکان تھا۔ کوئی بچہ کو کھلا رہی ہے چٹکی بجارہی ہے کوئی کھانا پکارہی ہے کوئی ننگے سر کھڑی ہنس رہی ہے۔ پلنگ پر دو مرد بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہین۔ اور آپس مین کچھ صلاح مشورہ کرتے ہین دونو نوجوان ہین۔

اِدھر ملاجی سامنے جاکر تنکر کھڑے ہوئے۔ اُدھر شامت اعمال سے ان پر کسی عورت کی نگاہ پڑی۔ بمصداق

نگاہ شوق لڑتی ہے نگاہ ناز جانان سے
الٰہی خیر دونون کی کہ چوٹین ہین برابر کی

اِدھر مُلا تن گئے۔ سمجھے پالا جیت لیا۔ میدان مار لیا۔ اُدھر لڑکی اس خیال سے کھڑی ہوئی کہ سامنے ایک شکل عجیب وغریب نظر آئی۔ دیکھ کر ہنسنے کو جی چاہا۔ کیونکہ ملاجی کی سرخ ٹوپی۔ گٹھری کمر مقطع واڑھی نوڑ ٹلے نور چہرہ کو دیکھکر کوئی عورت بیچاری تو کیا اچھے اچھے مرد بھی ہنسی کو ضبط نہ کرسکتے تھے۔ مگر پھر بھی عورت ذات نامحرم کو دیکھ کر خواہ مخواہ چھپنا پڑتا ہے۔ حیا آہی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ بھی انھین دیکھتے ہی جلدی مین اُلٹا سیدھا دوپٹہ سر پر ڈال یہ کہتی ہوئی کہ اوئی بڑی آپا دیکھو تو یہ کون کھڑا ہے۔ اندر بھاگ گئی یہ سنکر اِدھر بڑی آپا کی نظر پڑی

باجی نے دیکھا۔ اور اُس کے ساتھ ہی اور دو ایک نے بھی ملانجی کے درشن کیے دو چار سکنڈ تک غور کیا کہ کہین کوئی اپنا مہمان تو نہین ہے۔ مگر نہین یہ خیال بھی غلط ہے کچھ اور ہی معاملہ ہے۔ خیال آیا کہ ایسا نہو آج کل کے زمانہ مین مسمریزیم کا ذرا زیادہ زور شور ہے روحانیت نے طرح طرح کے کرشمے دکھانے شروع کر دیے ہین۔ مجھے بھی آج دن بھر اللہ بہشت نصیب کرے بڑے ابّا بہت یاد آئے تھے۔ کہین تصوّر اُنھین کو تو نہین کھینچ لایا ہے۔ لباس بھی اچھّا ہے۔ کیون نہ ہو وہ تو تھے بھی جنّتی آدمی۔ مگر توبہ یہ صورت کیسی دیکھ رہی ہون کیا مسخ ہو گئی۔ اے وہ تو سود خوار بھی نہین تھے۔ کسی کی غیبت اُس اللہ کے بندے نے کبھی کی ہی نہین تھی۔ اُنھین تو پانچون وقت کی نماز کے سوائے کوئی کام ہی نہ تھا۔ نہین نہین میرا خیال غلط ہے یہ تو کوئی بہروپیا سا معلوم ہوتا ہے۔ پھر اندر کیون آیا بھیک مانگنی تھی تو دروازہ پر سے مانگتا۔ غرضکہ اِس نے بھی دو چار باتین سوچین۔ نتیجہ کار اِسے بھی بھگیدڑن کا مصدر یاد آیا۔ اور اِسی کے ساتھ اور عورتین بھی غائب غلہ ہو گئین۔

نوجوانون نے بھی دیکھا کہ مستوراتون مین خواہ مخواہ کھلبلی مچ گئی۔ اُنھون نے ابھی دروازہ کی جانب تو نظر نہین کی دالان ہی مین سے آواز دیکر سبب پوچھا۔ کہ سب بدحواس کیون ہو گئین۔ مگر عورتون نے اِس کے سوائے کوئی جواب نہین دیا۔ کہ یہین سے بیٹھے بیٹھے پوچھ رہے ہو کہ کیا ہوا۔ باہر صحن مین نکل کر دیکھو کوئی مرد واکھڑا ہے۔ اور کیسا نڈر ہے جب سے آیا ہے قطب صاحب کی لاٹ کی طرح جما ہوا کھڑا ہے۔ جیسے کہ اپنا گھر ہے۔ یہ سن کر اُن کے بھی حواس بجا نہ رہے۔ ننگے سر ننگے پیر جھپٹ کر باہر نکلے۔ ملانجی کا حلیہ شریف ملاحظہ فرمایا۔ مگر واہ رے بہادر ملان۔ باوجود ان مردون کے دیکھنے کے بھی ویسے ہی کھڑے رہے۔ سچ ہے۔ جان جائے مگر آن نہ جائے۔ زمین جنبد نہ جنبد گل محمّد۔ تیور پر میل نہ آیا۔ بلکہ معلوم نہین اور کیا کیا منصوبے گانٹھنے لگے اور عجب نہین کسی اُمید پر خوش بھی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہوئے ہوں۔ اُدھر سے دونوں نوجوان جلدی سے نکلکر آئے ملانجی کے برابر پہونچے ارادے تو بہت کچھ تھے مگر سب کو چھوڑ دیا۔ ملانجی کی داڑھی اس وقت آڑے آئی۔ ڈھال بن گئی۔ بلکہ آڑ ہو گئی۔ کیونکہ دونوں نوجوانوں کو شاید یاد آگیا کہ بوڑھی داڑھی سے خدا بھی شرماتا ہے اس لئے ذرا نرمی سے سوال کیا کہ کیوں صاحب آپ کیوں آئے۔ زنانہ مکان ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں؟

مُلّانجی۔ کیا کہا۔ دیکھتے نہیں کیا نم کہ گویا ہم اندھے ہیں۔ واہ اندھے تم ہو گے تمہارا باپ۔

ایک نوجوان۔ (ہنسکر) اندھا کون کہتا ہے باہر جائیے زنانہ مکان ہے۔

ملان۔ آیا کہ زنانے میں تو ہم آئے ہی ہیں۔

نوجوان۔ کیوں؟

ملان۔ کیا نم کہ ہمارے پاس گواہ بھی موجود ہے بُلایا ہے ہمیں۔

نوجوان۔ بلایا کس نے؟

ملان۔ بلاتا کون۔ کیا نم کہ بتا کر کچھ فضیحتہ تھوڑا ہی کرنا ہے۔ عجیب آدمی ہیں کہ قُرمَّم بن کر پہلے بلاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کیوں آئے جیسے بڑے بھلے آدمی ہوتے ہیں۔

دونوں نوجوان ابھی تک ٹھنڈے تھے مگر ان لفظوں نے تن بدن میں آگ لگا دی۔ بھڑک اُٹھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آمد نہ برسر گردن۔ ایک نے گردن پکڑی۔ خبیث شرابی بدمعاش۔ اچھا ذرا ٹھہرو ابھی کوتوالی بھیجتے ہیں سب حقیقت کھل جائے گی۔

دوسرا نوجوان۔ سفید پوش بدمعاش ہیں۔ پہلے آپ کو ذرا ایمان ٹھیک بنا دو۔ پھر کچھ اور سہی۔

ملان۔ کیا کہا آیا کہ تم کیا کرو گے وہ ڈنڈے لگاؤں گا کہ ابھی چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ آیا کہ کوئی اور رہی دیکھا ہوگا۔ ابھی ہم جیسے بگڑے دل سے کیا نم کہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کبھی کام نہین پڑا ہے ورنہ ایسے نہ بولتے ۔منھ کی بات مُنھ ہی مین رہ جاتی ۔

کبھی فلک کو پڑا دل جلون سے کام نہین ؎

جلا کے خاک نہ کردون تو داغ نام نہین

جب تک یہ الفاظ اُن کی زبان سے نہین نکلے تھے بہت خیریت گذرہ رہی تھی جوان صرف ڈرا رہے تھے دل مین کہتے تھے بڈھا آدمی ہے کیا اس کی عزت خراب کرین ۔ مگر یہ لفظ تو فتوح غیب کے لئے وظیفہ بن گئے یا باسط کے عمل کا کام دے گئے شان کریمی نظر آگئی ۔ اللہ جب دیتا ہے چھپر پھاڑ کے دیتا ہے ۔ بالا سمان پیش نظر ہوا سر پر فاختہ اُڑنے لگین ۔ اللہ دے اور بندہ لے ۔ بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد ۔ جوتی ۔ لات ۔ ٹیپ ۔ گھونسے ۔ چانٹے ۔ تھپڑ ۔ ٹکّے ۔ گھونسے ۔ کی کچھ کمی ہی نہ رہی ۔

وترزق من تشاء بغیر حساب

چندیا شریف یا کھوپڑی مبارک پر اوّل تو خیریت سے تھے ہی تھوڑے بال ۔ اور جو تھے اُن کے جانے کا آج سامان ہو گیا ۔ کوئی اُلٹے اُسترے سے حجامت کرتا ہو گا مگر نوجوانون نے کھونٹے کی بھی پروا نہین کی خالی ہاتھ سے کام نکالا ۔ کندی کروی مرمت فرمادی ۔

اِس درمیان مین ملان کی زبان فیض ترجمان سے بجز اس کے کوئی لفظ نہین سُنا گیا ۔

مردُود ۔ بدذات ۔ کیا ہم کہ مار لیا ۔ واہیات نالائق ۔ خبیث ۔ آہ ۔ ہائے ہائے ۔ اُنھ ۔ اچّھا کیا ڈر ہے دیکھو تو سہی ۔

اِدھر جب نوجوانون نے دیکھا کہ ذرا دم خم کم ہو گئے ۔ بولے کہ اب کوتوالی لیچلو ملاجی نے الکوتوال نمونہ ملک الموت کا فقرہ پہلے ہی سن رکھا تھا لہذا کوتوالی کا نام سُن کر سٹ پٹا گئے ۔ پہلے سے تو یہ خیال تھا کہ کہنے دو کر ہی کیا سکتے ہین ۔ اُنھ بہتیرے دیکھے ہین ۔ مگر تجربہ سب کچھ سکھا دیتا ہے ۔ مصرعہ

سُنا ہے آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مصرعہ
کہتے ہین کچھ کھو کے عقل آجاتی ہے انسان کو
کے مصداق یہ بھی گھبرائے۔ نوجوانون کی درازدستیان دیکھ کر دل مین پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ مصرعہ

درازدستئ این کوتہ آستینان بین

ہڈی پسلیان اب تک کمبخت عاشقی کے دم کو بددعا دے رہی تھین۔ خیال پیدا ہوا کہ اِن ملعونون سے کچھ تعجب نہین ہے کہ کوتوالی لے جائین۔ اور کوڑھ مین کھاج پیدا ہو۔ آفت مین مصیبت آئے۔ مجبوراً انھین اپنی پالیسی بدلنی پڑی۔ رنگ بدلنا لازمی ہوا۔ دوسری راہ پر آئے۔ وہ

چو کردی با کلوخ انداز پیکار
سرِ خود را بنادانی شکستی

یاد آیا۔ فرمانے لگے۔ کہ بھائیو تمھارا ہی قصور نہین ہے آیا کہ زمانہ ہی ایسا آگیا ہے۔ نہ چھوٹے کو دیکھتے ہین نہ بڑے کو کسی کا شرم لحاظ ہی نہین رہا۔ حضرت جبرئیل بحکم ربِ جلیل دنیا سے محبّت و مروت کو اُٹھا لے گئے۔ کیا تم کہ پندنامہ کو سب بھول گئے کہ مصرعہ۔

بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

اچھّا تھین انصاف سے کہو صاف صاف بتاؤ ہم نے کیا کہا جو تم اِس قدر گرم ہوئے!!

مگر۔ اَب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت۔ والا مضمون تھا۔ اَب نوجوانون کا غصّہ فرو ہونے والا نہین تھا۔ لہذا یہ مختصر سا جواب دے دیا۔ چُپ رہو۔

تم ضرور بدمعاش ہو اب بغیر کوتوالی تھین نہین چھوڑ سکتے

ایک نوجوان دوسرے سے۔ تم ایک سپاہی کو بلاؤ۔

ملا جی کیا تم کہ پوچھ تو رہے ہین ہم نے کیا کہا ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

نوجوان - بکواس نہ کرو اب ہم تم کو چھوڑ نہین سکتے -

ایک نوجوان کانسٹبل کو بلانے چلا گیا - ملانجی کی شامت اعمال نصیبون کی گردش سے کوئی سپاہی پاس ہی کوچہ مین پہرا دے رہا تھا - اُسے بلا لایا اور ملانجی کو اُس کے حوالے کیا - اتنا ملانجی کا درد دل اب بھی اثر کر گیا کہ کوئی نوجوان ساتھ نہین ہوا - ورنہ اور مصیبت آتی - صرف زبانی ہی تاکید کر دی کہ یہ بدمعاش ہین انھین بڑے گھر لے جاؤ - ان کی عمامہ عصا داڑھی پر نہ جانا دُھر لے جانا + ۵

ریش سفید شیخ مین ہے ظلمت فریب
اِس کمر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح

سپاہی کا تو کام یہی تھا اُنھین تو انتظار یہی رہتا ہے - فوراً ملانجی کی بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا - ملانجی پھر گرم تقریر ہوئے کیا تم کہ ہماری کیا خطا ہے - اور آیا کہ ہم نے کیا کیا ہے - غرض بہتیرے مقفٰے جملے سنائے - مگر پولیس - اور رنڈی کے دل مین رحم کہان سے آئے - اب رہائی محال تھی وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا - پھنسے اور بُرے پھنسے گویا کہ حج دھرے گئے دل خانہ خراب کے بدلے سپاہی لے چلا - ملک الموت کے زبردست ہاتھ سے ہاتھ نہ چھوٹ سکا - قال اللہ اور قال الرسول پر بھی رحم نہ آیا غضب ایک اور ہوا کہ نوجوانون کی زد و کوب کی بدولت اب ملانجی مین ہیکڑی کا دم باقی نہ رہا تھا ورنہ جی چاہتا تھا کہ ایک جھٹکا دین - قال اللہ وغیرہ کی ضرورت بھی نہ پڑتی - اور واقعی اس کی حاجت کبھی شاذ و نادر ہی پڑتی تھی - آج تقدیر نے ایسا رنگ دکھایا کہ اِس سے بھی کام نہ چلا - شیخ سعدی کی گلستان پر نظر ڈالی کہ کوئی ایسی حکمت نظر پڑ جائے جس سے کچھ کام نکلے - مگر توبہ مصرعہ

کہان اوسان رہتے ہین جب ایسا وقت سر پر ہو

اِس وقت ملان کے نہ حواس بجا تھے نہ ہوش ٹھکانے تھے - حافظ نے الگ اِس

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

نازک وقت مین جواب دیدیا تھا۔ کمبخت یاد نے اس بُرے وقت مین جُدا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ غرض بہت کچھ حافظہ کو ستایا عقل کے پیچھے ڈنڈا لیکر پھرے تو ٹوٹا پھوٹا یہ مصرعہ یاد آیا۔

مصرعہ۔ زور دہ مرد چہ باشد زر بکمر دبیار

قسمت سے ان کے پاس مسالہ تو پہلے ہی تیار تھا۔ عمل کرنے کی دیر تھی۔ سو عمل بھی کرلیا۔ جیب مین ہاتھ ڈالا۔ پانچ روپیہ نکالے پان کھانے۔ مٹھائی اُڑانے کے لئے سپاہی کی جیب مین ڈالدیئے۔ سپاہی اگرچہ نہایت گرم تھا۔ مگر ان گول گول روپیون نے کافور کی ٹکیون کا کام دیا۔ سوداویت کا مادہ فرو ہوا دم بھر مین ٹھنڈے ہو گئے۔ اِن کی آواز کچھ ایسی جادو بھری تھی کہ سُنکر سپاہی بھی سُن رہ گیا۔ اگر ایسا ہوا بھی تو کچھ تعجب نہین ہے۔ ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود۔"

اِدھر ملان نے روپیہ دیئے اُدھر کچھ تقریر فرمائی۔ کہ کیا تم کہ اِس وقت ہم اور کچھ تواضع نہین کرسکتے اور ہمارے پاس کچھ اور ہے بھی نہین۔ پھر دیکھا جائیگا۔ یار زندہ صحبت باقی۔

سپاہی تھا عیال دار آدمی۔ تنخواہ ملنے مین ابھی دیر تھی۔ گھر مین خرچ کی ضرورت پڑ رہی تھی۔ اُس نے بھی وقت اور موقع غنیمت سمجھا۔ ملا جی سے بولا اپنا دستور تو یہ ہے نہین کہ کسی کو چھوڑ دین مگر کیا کرین شریف ہین شریفون کا خیال آہی جاتا ہے آپ بھی بھلے آدمی ہین۔ چلیئے آپ کی آبرو بچ جائے گی۔ اچھا بس اب ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف لے جائیے۔ چلتے پھرتے نظر آیئے۔ جلدی نو دو گیارہ ہو جایئے۔ اگر کوئی اُن مین سے آگیا تو پھر آپ کا جانا دشوار ہو جائے گا۔

مثل ہے کہ اندھا کیا چاہے دو آنکھین۔ ملان نے فوراً کہہ دیا کہ ہان ہان ابھی کیا تم کہ جاتے ہین۔ اور اُن کی تو اب مجال کیا ہے جو وہ کچھ کہہ سکین۔ منٹ بھر وعظ فرماکر تشریف لے چلے۔ اِدھر یہ کچھ دے کر شاد و بشاش اُدھر سپاہی لے کر خاموش۔ مُلان بلائے بے درمان سے چھوٹ کر دوش

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہی قدم چلنے پائے ہون گے کہ نئے نئے خیالات نے آگھیرا۔ اِدھر غیرت آئی جُھک کر آداب دست بستہ بجالائی۔ اُدھر غصہ نے منحوس صورت دکھائی۔ ایک اور جوان تپلا دُبلا سا جو ہاتھ مین تیز چُھرا لیئے ہوئے تھا سامنے آیا۔ یہ کون تھا۔ وہی کمبخت روپیون کا غم۔ فضول خرچی کا رنج۔ تین چار چیزون نے اِک دم اِنھین پریشان کیا تو کچھ پریشان ہوئے مُنھ سے کچھ الفاظ نکلے (رہاعیہ)۔

جا جا کے پھر پھر آئی ہے یہ جان زار آج
مر مر کے رہ گیا ہون مین دو تین بار آج

کیا نم کہ مُلان یہ تو کچھ بات نہ ہوئی۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ بسم اللہ ہی غلط ہوئی۔ پہلے ہی دن آفت کا سامنا ہوا۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا۔ خیریت یہ ہوئی کہ کوئی دیکھنے والا نہ تھا۔ ورنہ ساری عمر شکل دکھانی مشکل تھی۔ ڈوب مرنے کی جگہ نہ مِلتی۔ بھئی بات تو یہ ہے کہ اِس وقت روپیہ بڑا کام دے گئے۔ ورنہ چھوٹنا ممکن ہی نہ تھا۔ مگر آخر یہ نوبت کیون پہونچی اِسی کمبخت شاطر عیار کی بدولت۔ کیا نم کہ مین بھی اتنی بودی مار دون گا۔ جو یاد کرے۔ آیا کہ ملان نام نہین اگر ٹھیک نہ بنا دون۔ دونون نوجوانون کا بدلہ اِسی سے لون گا۔ دیکھو تو سہی مَرْدُود کا کیا نم کہ اَب تک پتہ ہی نہین۔ کہ گیا کہان غرضکہ یہی باتین کرتے کرتے مسجد مین پہونچے۔ جھٹ پٹ وہ کپڑے اُتار دوسرا لباس زیب تن کیا اور بیٹھ رہے۔

نواں قہقہہ

اِس وقوعہ کے بعد ملانجی سر پر ہاتھ رکھے غمگین بیٹھے ہوئے تھے۔ طرح طرح کے خیالات پریشان کر رہے تھے کہ یکایک رقت طاری ہوئی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے۔ مگر خیریت گذری کہ شاطر عیّار صاحب تشریف لے آئے۔ یہان تو۔ بارود مین بس آگ لگانے کی دیر تھی۔ صورت دیکھتے ہی ملانجی بھڑبھڑا اُٹھے۔ نالائق بدذات کیا نم کہ تو ہمارا دشمن ہے کہہ کر دو ایک ڈنڈے رسید ہی تو کر دیے۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ ملانجی کے ڈنڈے اور شاطر عیّار کے پیشاب سے قدرتی دشمنی تھی۔ یا یون سمجھیے کہ ڈنڈے جنگی الٹمیٹم تھے۔ جن کے لگتے ہی سفیر بول مقیم اقلیم مثانہ شاطر عیار کو پروانہ راہداری مل گیا۔ وہی پہلا سا معاملہ ہوا۔ چُھل چُھل چُھل۔ اِس سے بھی بڑا غضب یہ ہوا کہ ایک دو چھینٹین مُلّان کے مُنھ پر بھی آپڑین۔ پھر کیا تھا غصہ مین بھرے۔ اور غیظ آلودہ کفون سے لبہائے مبارک کو پاک کیا جب یہ سلسلہ ختم ہوا۔ شاطر عیار نے دست بستہ خطا پوچھی۔

ملانجی۔ کیا نم کہ خطا بتاؤن۔ ایک ہو تو بتا بھی دون۔ تو ہم کو ایسی جگہ لے گیا جہان سے چھوٹنا محال تھا۔ اور غضب خدا کا خود ہی پہلے وہان سے بھاگ بھی آیا ہمارا ساتھ بھی نہ دیا۔ آیا کہ تجھے کیا خبر ہم پر کیا گذری۔ جی مین آتا ہے کہ ابھی تجھے اِس خطا کی اور سزا دون۔ اچھّا تو ہمین وہان کیون لیگیا تھا جہان ایک چھوڑ دو موذیون سے پالا پڑ گیا۔

شاطر عیار۔ لے تو گیا تھا کسی اور وجہ سے۔ مگر تدبیر اُلٹی پڑی اب تو معاف کر دیجیے آیندہ وہان نہ لے جاؤن گا۔ حُجور دراصل دھوکہ ہوا۔ حافظہ کی خرابی ہے۔ پتہ ٹھیک یاد نہ رہا تھا۔

ملانجی۔ اور کیا نم کہ تو بھاگ کر کیون آیا۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

شاطر عیّار - بھاگتا نہین تو کیا کرتا - آپ کے دم کا ہمین بھی بھروسہ ہے جب آپ ہی پر زوال آگیا کو توالی کو چلدیئے تھے مین نہ بھاگتا تو کیا ہوتا - بس اُس وقت یہی عقلمندی تھی - آپ ہی سوچ لیجیے کہ اگر حضور پھنس جاتے مُقدمہ (مقدمہ) لڑاتا عدالت کچہری کرتا - وکیل مختار ہوتے آپ کو چھڑا لیا جاتا - اور جو مین پھنس جاتا تو آپ کو خیال بھی نہ آتا - کہتے کون جنجال مین پڑے - اونھ وہ نوکر نہ سہی اور سہی دوسرے یہ کہ آپ نہ چھوٹتے تو اتنا ہرج بھی نہ تھا - آپ کی عمر پوری ہو چکی - پیمانہ بھر چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے - دنیا کی سب حسرتین نکل چکین خوب کھیل کھا چکے - گور مین پاؤن لٹک رہے ہین - آج نہ مرے کل مرے اور مین ابھی بچہ ہون میرا پھنس جانا - بہت بدنامی کا باعث تھا - مُلان اس کا جواب دینے کو تھے کہ اتنے مین اختر حسین آپہونچے - مذاق کی باتین شروع ہوئین مُلان کو چھیڑنے لگے موقع پا کر شاطر عیّار پھر ایک طرف کو راہی ہوئے کچھ دیر پیچھے اختر حسین بھی رخصت ہوئے - مُلان پھر تنہا ٹرم ٹون رہ گئے -

دسوان قہقہہ

عشق کا تازہ چرکہ - نیا گھاؤ - اور اس مین پھر یہ مصیبت جو مُلّان نے اُٹھائی اَلٰہی توبہ روپیہ کا غم درکنار عزت آبرو برطرف وہان تو غضب یہ ہوا کہ جان پر بن گئی - وہ تو بڑی خیریت یہ ہوئی کہ چھوٹ گئے یون سمجھیے کہ مصرعہ

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ورنہ کہان کا عشق کیسی محبّت - کون شاطر عیّار کیسے مُلان کو توالی مین پہونچتے ہی سب کا خاتمہ تھا -

مگر آخر یہ بھی تو معلوم ہو کہ ایسا ہو کیون - شاطر عیار انھین وہان لے کیون گیا - بھول چوک تھی یا اور کچھ سنئے - مُلان نے جو یہ مصیبت سہی صرف اِس لئے - آپ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کو یاد ہوگا۔ شاطر عیار جس روز شام کو یہ اُفتاد غیبی مُلان کے سر پر پڑی باغ مین ٹہلتے پھر رہے تھے۔ اور اکڑتے ہوئے اُس حسینہ مہ جبین اور جوان کے پاس بھی پہونچے تھے۔ اور اُن سے کچھ باتین بھی ہوئی تھین جس مین سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اُس عورت کا پتہ و نشان دریافت کیا تھا۔ بس یہین سے ملا کی مصیبت کی ابتدا سمجھئے۔ ذکر نہین آیا ہے مگر اُس روز مُلا بھی سیر باغ کو تشریف لے گئے تھے اور برخوردار شاطر عیار کو ہمراہ رکاب لے گئے تھے۔ اِدھر اُدھر گھومتے۔ کٹے ہوئے کنکوے کی طرح گرتے پڑتے پھر رہے تھے کہ سامنے سے یہ عورت نظر پڑی۔ ٹھڑے ہوئے۔ کچھ دور تھے لہذا ذرا یونہی رُخ زیبا کا مطالعہ دشوار تھا۔ جیب پر ہاتھ ڈالا چشمہ نکالا۔ اور دیکھنے لگے۔ مگر فوراً ہی ہاتھ پیر مین رعشہ پیدا ہوا۔ شہد کے چھتے کی طرح چہرہ لٹک آیا۔ بید مجنون کی مانند بدن کانپا۔ ٹوٹی ہوئی گردن کی طرح نیچے ڈھلکنے لگے۔ ایک کے ساتھ ہی ساتھ دوسری آنکھ بھی بند ہونے لگی۔ شاطر عیّار دوڑے۔ ہاتھون ہاتھ سنبھالا۔ مزاج پوچھا۔ مگر ملان چپ چاپ دم سادہ کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر دم لیا ہوش و حواس بجا ہوئے تو شاطر عیّار سے کہا۔ کہ دیکھو یہ جو سامنے بیٹھی ہین انھین کو ہم نے دریا پر دیکھا تھا۔ وہ یہی ہین ؎

یہ ہین وہ جو پہلو سے اڑا لے گئے جی کو
ہان دیکھو جو ہے طاقت نظارہ کسی کو

شاطر عیّار آیا کہ معلوم نہین یہ اس کے پاس کون بیٹھا ہوا ہے۔ اچھا کوئی ہو مردود۔ تم ذرا دیر نہ لگاؤ جلد جاؤ کسی نہ کسی حیلہ سے اس کا نام معلوم کرلو۔ پتہ دریافت کرو۔ پھر کیا ہے بس آج ہی سے تمھارا پورا پورا اعتبار ہوجائیگا اور انعام دیا جائیگا آیا کہ ہم سے اب یہان بیٹھا نہین جاتا۔ کیا تم کہ خود بخود درد ہوتا ہے۔ فلہذا بندہ رخصت۔

شاطر عیّار نے بھی اُس طرف دیکھا۔ دل پر کچھ ہی کیون نہ بنی ہو دیکھ کر تو یہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بھی صورت تصویر کھڑا رہگیا - جی مین آیا کہ جیسے کچھ ہو وہان تک پہونچنا چاہیئے - مگر ملّان جی یہان سے رخصت ہوجائین تو بہت موزون ہے - موقع بھی اچھا ہے اس وقت خود بخود ان کی طبیعت گھبرا گئی - خیر - ادف - ع خس کم جہان پاک - فوراً ملاجی سے کہدیا اچھا خدا حافظ - جائیے مین جلد آتا ہون - اُدھر مُلان خوشی مین مضطربانہ مسجد کو دوڑے آکر نماز پڑھائی اذان دی جس مین جا بجا بھولے اور لوگون نے طرح طرح کی رائے قائم کی جسے آپ دیکھ چکے ہین -

اِدھر شاطر عیّار کی وہان تک رسائی ہوئی - مگر بدقسمتی سے پتہ نہ معلوم ہوا اور تو دیر تک اِدھر اُدھر کی کہین شہین لڑایا کیے - مگر مطلب حل نہ ہوسکا - لہذا یہ بھی گھبرائے اور بہت گھبرائے - وقت کم اور پتہ معلوم کرنے کی ضرورت زیادہ - اسی پر ترقی کا دار و مدار اِسی پر مُلان کے راضی ہونے کا یقین - گھوم گھام کر ایک دو آدمیون سے اور بھی اس جوان - اور اِس عورت کا نام پوچھا - مگر کیا کیا جائے بر زخ ہی کچھ دنیا سے نرالی پائی تھی - جس نے ملاحظہ فرمائی اُسے بیساختہ ہنسی آئی - مجبوراً اُلٹے قدم بھاگے - اختر حسین کے پاس پہنچے - (آپ سمجھے کہ کیون) اِس لئے کہ جب نوکر رکھا یا تھا تو اُنھون نے اُسی دن کہہ دیا تھا کہ یون تو روز روز کی مُلان کی خبرین ہمارے پاس تک پہونچا دیا کرنا - خصوصاً جب ان کی معشوقہ کو دیکھو اور اُس کا پتہ معلوم ہو تو ہم سے ضرور ہی کہہ دینا - چنانچہ جب شاطر عیار وعدہ وفا کرنے کے لئے چلے وہ کہین راستہ ہی مین مل گئے - اور لطف یہ کہ ارادہ اُسی عیش باغ مین گھومنے کا تھا آخر کیون نہ ہوتا یہ بھی خیریت سے دل چلے تھے - بُڑھیا بیٹھ بغیر کیونکر رہ سکتی ہے - گھومنے نہ جائین تو کھانا ہضم نہ ہو -

شاطر عیّار بھاگتا ہوا نظر آیا - تو اُنھون نے سبب پوچھا - کیون - کیون - کہان جا رہے ہو -

شاطر عیّار - میر صاحب آپ ہی کے پاس جا رہا تھا - ایک عورت کو دیکھ کر

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مُلان جی نے پتہ بتایا کہ جس پر مرتے ہین وہ یہی ہے۔ مگر نام انھین بھی معلوم نہین مجھے نام معلوم کرنے اور پتہ لگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر وہ کمبخت خود ہی کچھ بے وقوف کھاج از اکل (خارج از عقل) معلوم ہوتی ہے مجھے دیکھ کر نام مقام تو بتاتی نہین۔ قہقہہ مارتی ہے۔ مین اب آپ کو بلانے جا رہا تھا کہ خود بھی دیکھ لیجئے اور مجھے بھی پتا بتا دیجئے۔

اختر حسین۔ واللہ، آخر وہ ہے کہان۔ ملانجی کہان ہین۔

شاطر عیّار۔ ملانجی تو مسجد گئے۔ وہ باغ مین ہے۔

شوق دید تو میان اختر حسین کو بھی تھا ہی لہذا یہ بھی جلد جلد قدم اُٹھاتے باغ مین داخل ہوئے دُور ہی سے میان شاطر عیار نے انگلی سے ملان کی معشوقہ مہ جمال کی طرف اشارہ کیا۔

اختر حسین۔ واللہ۔ (واہ ملانجی کیا خوب) ارے یہ تو نہی طوائف ہے پہلے پان بیچتی تھی اَب پیشہ کماتی ہے۔ یہین بازار مین رہتی ہے۔

شاطر عیّار۔ ہان مین بھی تو اسی فکر مین تھا کہ آخر اگر کوئی پردہ نشین ہے تو یہان کیون آئی۔

اختر حسین۔ تو اب تو واللہ کام بن گیا۔ تم آج ہی ملان کو پتا نہ بتا دینا۔ واللہ ذرا لطف آئے گا آج تو ذرا انھین اِدھر اُدھر گھمانا۔

شاطر عیّار۔ مین تو پہلے ہی یہ سوچے ہوئے تھا۔ آپ نے بھی کہہ دیا ذرا اور کان کھل گئے۔ کہئے تو ملان کو ایسی جگہ لے جاؤن کہ کچھ دنون تک خرچ نکلے۔ ترکیب اِس وقت مجھ سے کچھ نہ پوچھئے پھر سبھی بتا دون گا۔ بہرحال ایسا ضرور کیجئے کہ اگر مُلان پر کچھ آفت ناگہانی آئے تو ایک آدھ روپیہ صرف کر دیجئے اور پھر ایک کے چار چار کر کے وصول کیجئے۔

اختر حسین تو پہلے ہی سے مُلان کی دولت پر مونچھ منڈا ئے یا اُدھار کھائے بیٹھے ہوئے تھے۔ اِس تدبیر کے سامنے اُنھین بھی سر تسلیم خم کرتے بنی شاطر عیار

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کی تدبیر پر آفرین کی۔ دل مین اور بھی خوش ہوئے کہ ہم وہی بھلے کے بھلے رہین گے۔ اور روپیہ مفت مین آئین گے۔ سانپ کا سانپ مرجائے گا۔ لاٹھی کی لاٹھی نہ ٹوٹے گی۔ ہلدی لگے گی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے گا مصرعہ

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

والا مضمون ہوگا۔ چنانچہ اُسی وقت شاطر عیّار سے جدائی ہوئی۔ ہٰذا الفراق بینی و بینکم۔ کا معاملہ پیش آیا۔ یہ اپنے رستہ لگے اور وہ اپنے رستہ پڑے۔ اختر حسین نتیجہ کے منتظر رہے۔ اور شاطر عیار نے شیطان کی طرح ملان کو جا بھکایا جس کی وجہ سے غریب کو پانچ روپیہ ڈنڈ دینے پڑے وہ جُدا۔ اور الضرب کا اسم مفعول یاد کرنا پڑا وہ علیحدہ غالباً اب آپ سمجھ گئے ہون گے کہ یہ ہوا کیا۔ اور کیون ملان پر آفت ناگہانی پڑی۔

گیارھوان قہقہہ

اس سے پہلے باب کو دیکھ جائیے۔ جہان اختر حسین کی باتون مین ملان جی مشغول تھے۔ اور بیٹا شاطر عیار صاحب کبڈی کھیلتے ہوئے اڑنچھو ہو گئے تھے۔ اور مُلان جی کو اختر حسین کے رخصت ہونے کے بعد قید تنہائی بھگتنی پڑی تھی۔ جب اختر حسین رخصت ہوئے۔ مُلّان جی تنہا رہے خیالات نے پھر بلوہ مچانا شروع کیا۔ پہلے کچھ غیرت۔ پھر کچھ رقت۔ اُس کے بعد شاطر عیار کی حماقت۔ بعدہ ہتک عزت۔ اُس کے بعد شاطر عیار کے کڑے کڑے جوابون کا خیال۔ غرضکہ لینڈوری بندھ گئی۔ دماغ کم سے کم فانوس خیال بن گیا۔ جھٹ شاطر عیار کو آواز دی۔ نالائق مردود۔ کیا نم کہ ذرا ادھر آ۔ مگر وہان شاطر عیّار رہون تو کچھ پاسخ سنج ہون۔ فلہٰذا صدائے برنخاست بیوجہ کے سکوت۔ اور ناحق کے سناٹے کے عالم نے۔ اور بھی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

دماغ کو پریشان کیا۔ یون تو جب سے کہ مرمت ہوئی تھی ابھی عقل ٹھکانے آئی ہی نہ تھی اور جو کچھ واپس آنے لگی تھی وہ آہٹ پاتے ہی بھاگنے کی منتظر تھی۔ اسیواسطے وہ رخصت ہوئی۔ جُنون یا مالیخولیا کو اپنا جانشین چھوڑ گئی۔ اب لامحالہ مُلّان کو اُٹھنا پڑا۔ لہذا اُٹھے اور معہ سامان کے اُٹھے ڈنڈا لے کر اُٹھے شاطر عیار کے مارنے کے ارادہ سے اُٹھے مگر اِدھر دیکھا۔ اُدھر دیکھا۔ نیچے اوپر تکا۔ غسل خانہ دیکھا حمام کا معاینہ فرمایا۔ مگر کہین نہ پایا۔ اب مجبور ہوئے بیٹھے۔ اور گرم تقریر ہوئے۔

آیا کہ آج کل معقول و معتبر نوکر کا کیانم کہ پتہ ہی نہین۔ دیکھو تو سہی کیا احمق ہے کیانم کہ عزت خاک مین ملوائی وہ جدا پولیس کے پلہ ڈالا۔ وہ الگ۔ آپ بھاگ گیا۔ کیانم کہ ذرا آئے تو وہ خبر لون گا کہ دیکھے گا۔

پولیس کو دیکھو سب پکڑ لیا۔ ابھی پکڑتا تو کیا وہ تو یون کہیے کہ اسوقت ہمین کچھ زیادہ جوش و خروش نہ تھا۔ ورنہ مین تو ٹھیک بنا دیتا۔ کیانم کہ مجھے افسوس ہے جوانی نہ ہوئی ورنہ توبہ توبہ ٹکڑے کیانم کہ ٹکڑے کیا معنی پرخچے اُڑا دیتا۔ دھجیان بکھیر دیتا۔ اُف کس قدر رشوت خوار ہین آیا کہ کوئی افسر بھی توجہ نہین کرتا۔ اختیار تو ان لوگون کو سب کچھ دیدیا گیا ہے۔ مگر ان کے اعمال کی کسی کو کانون کان خبر نہین کہ یہ کیا ستم کرتے ہین۔ کیانم کہ بیگناہ پر ظلم۔ ناحق کے چالان ابھی جیلخانہ مین دیکھا بھی جائے تو سَو مین پچاس بیگناہ بھرے پڑے ہین۔ شہر مین تو خیر ان کی حکومت ذرا کم چلتی ہے کیانم کہ گانون اور دیہات مین تو خوب ہی مزا اُڑاتے ہین سب انسپکٹر کا تو کہنا ہی کیا آیا کہ چھوٹے چھوٹے عہدہ والے مزا کرتے ہین۔ جہان لین سے تبدیل ہو کر ذرا کسی تھانہ پر تعیناتی ہوئی گویا کہ جنت مین پہونچ گئے۔ آیا کہ خوب ہی گلچھرے اُڑاتے ہین یا تو کم سے کم داروغہ جی کے فرمان کو حدیث و قرآن و وید پُران کے آیت اور منتر کی برابر سمجھین ورنہ کیانم کہ بدمعاشی مین نام رکھ کر چالان کر دیتے ہین اور یہ ایسا صیغہ ہے آیا کہ جس سے انھین بہت ہی اختیار رہے۔ سمجھنا چاہیے کہ گناہگار اور بے گناہ سب اِن کے واسطے برابر ہین۔ آیا کہ جس نے ذرا چین چپڑ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

سے کام لیا وہ گناہگار بن گیا۔ اور جو ذرا دار وغہ جی کی مٹھی گرم کرتا رہا وہ نیک کیا تم کہ اس کا باپ نیک - آیا کہ واللہ ہے مزا تو جب ہے کہ شام کے وقت کوئی حاکم اعلیٰ ان کی پوری پوری خانہ تلاشی لے پھر دیکھیے کہ دن بھر کی کمائی کتنی ہوتی ہے - کم سے کم سو پچاس دار وغہ جی کے بکس سے دیوانجی کی میز سے کلرک کے قلمدان سے سپاہی کی جیب سے بر آمد ہو جائین گے - آیا کہ آج ہم ہی سے جو پانچ روپیہ لئے ہین -

غرضکہ ملانجی یہی بے تکی تانین اُڑا رہے تھے اتنے مین شاطر عیار آپہونچے اور ساتھ ساتھ اختر حسین بھی نازل ہوئے - اور بولے ملان جی واللہ آج آپ کے چہرۂ مبارک سے حزن و ملال کے آثار صاف صاف نمایان ہو رہے ہین - مین پہلے آکر دیکھ گیا تب بھی آپ کی ایسی ہی کیفیت تھی - اور اس وقت جو نگاہ دوڑاتا ہون تب بھی یہی حال ہے - آخر فرمائیے تو سہی معاملہ کیا ہے -

مُلّان جی - آیا کہ کچھ نہین انسان کے خیالات مین ہر وقت تغیّر اور انقلاب پیدا ہوتا رہتا ہے آج کچھ طبیعت بہت پژمردہ او رغمگین رہی - اِسی واسطے یہ حال ہے کوئی خاص وجہ نہین ہے -

اختر حسین - واللہ اب تک ہم سمجھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے سچے مہربان اور ولی دوست ہین - مگر آج ایسے ایسے تمام خیالات تار عنکبوت کی طرح کمزور اور بے بنیاد ثابت ہوئے آپ ہم سے پردہ رکھتے ہین - چھپاتے ہین - پھر ہم کو کیا فائدہ ہے کہ ناحق پھٹے مین پائون ڈالین - لہذا ہم جاتے ہین - اتنا کہا اور بگڑ کر کھڑے ہوئے -

در اصل قصہ کی اصلیت - ملان کی حالت کی تو انھین رتی رتی خبر تھی - مگر چاہتے تھے کہ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے - اور مُلان اپنی مصیبت آپ سنائین چنانچہ ان کے اِن فقرون نے بڑا کام دیا - ساری گتھی سُلجھ گئی - تمام عقدہ مالاینحل

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

حل ہوگیا۔ مُلانجی خود بخود کھل گئے۔ بولے کہ مہربان آیا کہ جب آپ مجھ سے غیریت نہین برتتے توکم سے کم مین بھی ایسا نہین ہون کہ آپ کو غیر سمجھون۔ کیا نم کہ مجھ سے تو جو کچھ دغا کی وہ شاطرعیار نے کی۔ آیا کہ آج ہی مین نے عیش باغ مین اپنی معشوقہ مہ جمال کو دیکھا۔ کیا نم کہ اسے پتہ معلوم کرنے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ آیا اِس نے مجھے دھوکہ دیا۔ ایک اور جگہ لے گیا۔ وہان کیا نم کہ بڑی لڑائی ہوئی۔ دو ملعونون سے پلہ پڑ گیا۔ اگرچہ وہ چاہتے تھے کہ مجھے نقصان پہونچائین اِسی خیال سے اُنھون نے مجھ سے کیا نم کہ ہاتھا پائی بھی کی تھی۔ مگر پھر آپ تو ہم کو جانتے ہین جب تک غصہ نہین آتا نہین آتا۔ مگر جب آیا تو پھر مروت کا نام نہین رہتا چنانچہ ہم بھی اُن سے برابر کہتے رہے کہ دیکھو تکرار نہ بڑھاؤ اپنی لایعنی حرکت سے باز آؤ۔ مگر وہ لپٹتے ہی رہے تو پھر وہ ذلیل کیا ہے کیا نم کہ مین نے کوئی کسر ہی نہ چھوڑی۔ جس کل ٹرا اُسی طرح سے اُنھین ٹھیک بنایا۔ کہین اتفاق سے ایک پولیس والا سپاہی پھر رہا تھا۔ کیا نم کہ مظلومون کی فریاد سن کر وہ بھی چلا آیا۔ مگر ہماری صورت دیکھتے ہی اُن کی بھی تمام سٹی گر کری ہوگئی۔ آخر وہ بھی بغیر کچھ کہے سُنے نو دو گیارہ ہوگئے القصہ بعد خرابی بصرہ ہم اپنے گھر آئے۔ مگر جس کام کے لئے گئے تھے۔ وہ کچھ نہ بنا۔ بس قصہ یہ ہے۔

قصہ سن کر اختر حسین کو ہنسی تو بہت آئی۔ اور ہنسی نہ آنے کی کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ مگر اُنھین بھی کم سے کم ضبط کرنا پڑا۔ اور یہی بولے۔ واللہ کیا خوب۔ اجی یہ تو ہمین پہلے ہی سے اُمید تھی۔ ہم آپ کی بہادری عرصہ سے جانتے ہین۔ مگر اب اِس کی تدبیر کیا ہونی چاہیے۔ شاطرعیار کی نادانی ہے کہ اُس نے ایسا کیا۔

شاطرعیار۔ مجھے پتہ ٹھیک یاد نہین رہا تھا دھوکہ کھا گیا۔

مُلان۔ اچھا چلو کیا نم کہ یونہی سہی مگر اگر کل پھر ایسا ہی اتفاق ہوا تو اور

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

غضب ہوگا۔ توبہ کرو۔
شاطر عیّار۔ (کان پکڑکر) یا اللہ میری توبہ ہے۔ اب مُلان جی کو کبھی نہ ٹہواؤن گا*

مُلان تو یہ سنکر کالی پیلی آنکھین نکال کر بمصداق "النحا موشی نیشم رضا" کچھ چپ ہوگئے۔ مگر اختر حسین سے خاموش نہ رہا گیا۔ بُولے کہ اَبے یہ ٹہوانے کا کیا ذکر ہے۔ کیا ملان جی سے کوئی ایسی گستاخی کرسکتا ہے۔
مُلّا نجی۔ اونہہ اجی توبہ کمبخت نادان ہے پاگل ہے جو ایسی مجنونانہ باتین اسکی زبان سے نکلتی ہین۔ اِس ذکر کو جانے دیجیے۔ اب آپ آئندہ کے لیئے کچھ معقول تدابیر سوچیے۔ اور جواب دیجیے۔
اختر حسین۔ اب رات زیادہ ہوگئی۔ اور اگر اس کی تدابیر کا ذکر ہوا۔ تو دن نکل آئے گا۔ لہذا ساری باتین کل صبح پر موقوف رکھیئے۔
مُلان جی۔ آیا کہ چین تو نہ آئے گا۔ مگر خیر کل پر موقوف سہی۔
یہ سُن کر اختر حسین رخصت ہوئے۔ اِدھر آقا اور ملازم باقی رہ گئے اور تو کچھ ایسی باتین نہ ہوئین جو قلمبند کی جائین۔ ہان اِتنی ضرور ہوئین کہ مُلان جی شاطر عیّار سے بُولے کہ ایک تو ذلیل کرایا۔ دوسرے توبہ مین اُس کا اظہار کرتا ہے۔ کمبخت ایسے موقع پر جھوٹ بولنا ثواب ہے کیا تم کہ (دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز) آیا کہ اگر ایسے موقع پر صحیح صحیح واردات سنائی جائے تو تمام عمر کو مُنھ دکھانا بھاری ہوجائے۔ ڈوب مرنے کے لیئے بھی پانی نہ نصیب ہو۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بارھوان قہقہہ

جُدائی کی رات اس مین شک نہین کہ بڑی مشکل سے گذرتی ہے ایک رات کم سے کم ایک دو ہزار سال کی برابر ہو جاتی ہے مگر انتظار کی رات اوربھی قیامت ہے۔ اس کی ایک گھڑی جدائی کی ایک رات سے کم نہین ہوتی۔ تمہید کا مطلب تو آپ سمجھ ہی گئے ہون گے ملان جی سے اختر حسین کا وعدہ تھا کہ صبح ملین گے اور کچھ نہ کچھ تدبیر بتائین گے۔ یون تو انھین کبھی انتظار نہ ہوتا۔ مگر یہ معاملہ ہی نازک تھا۔ رات بھر کروٹین لیتے گذری۔ طرح طرح کے خیالات دل مین گھوڑ دوڑ لگاتے رہے۔ کبھی کہتے کہ واقعی اختر حسین دوست صادق محب واثق ہین ورنہ کم سے کم وہ ہمین کوئی تدبیر نہ بتاتے۔ اجی خیر تدبیر تو وہ ہم کو کیا بتا سکتے ہین۔ ہم خود ہی عقلمند آدمی ہین۔ آیا کہ اور اصل مین عقلمند ہم سے زیادہ کون ہو سکتا ہے جبھی تو ایسے ایسے جلسون مین شریک کیے جاتے ہین کیا نم کہ جہان پیک خیال کی بھی مشکل سے رسائی ہوتی ہے۔ کیا نم کہ

جس کی بزم ناز مین خود جا نہین سکتا خیال
میری قسمت لیچلا مجھ کو وہین میرا خیال

مگر خیران سب باتون کو چھوڑ کر کیا نم کہ گذشتہ را صلواۃ آئندہ را احتیاط کی بموجب ان سب باتون پر خاک ڈالنی پڑتی ہے اور پھر بھی ہم کہتے ہین کہ وہ ضرور ہمارے دوست ہین۔ کیا نم کہ اُنھون نے اس وقت سعدی کے مقولہ پر عمل کیا ہے۔

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

نیند کا سامان تو نہ تھا مگر بمشکل تمام مُلان کو نیند آئی اور خیریت سے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پھر اُسی وقت آپ کی آنکھ کھلی جب خوب دن نکل آیا تھا۔ اور تمام عالم مین شہنشاہ آفتاب کا سکہ جما ہوا تھا۔ اُٹھے کچھ لاحول وغیرہ بھی پڑھی کہ آج صبح کی نماز بھی قضا ہو گئی ۔ اُف لوگ اپنے دل مین کیا خیال کرتے ہونگے کیا نم کہ سب ہم کو بے نماز سمجھنے لگے۔ ضرور کوئی نہ کوئی آفت ناگہانی آنے والی ہے اور آفت نہ آنے کی وجہ کیا۔ ایک آفت تو آچکی دو ایک اور باقی ہین ؎۔

یہ باتین کہہ کر اُٹھے ضروریات سے فراغت پائی۔ ہاتھ مُنھ دُھویا۔ بیٹھے ہی تھے کہ لیجیے۔ مصرعہ

آگیا جس کی انتظاری تھی ؎

اختر حسین تشریف لائے اور تشریف بھی اِس صورت سے کہ ایک اور دوست بھی اُن کے ساتھ تھے۔ جنھین دیکھکر ملان پہلے تو نہایت ہی خفا ہوئے کیا نم کہ اختر حسین اگرچہ ہمارے دوست ہین مگر واللہ عقل اِن کے پاس تک نہین۔ بھلا ایسے ایسے مشورون مین کہین غیر آدمیون کو بھی شریک کیا جاتا ہے۔ کیا نم کہ مصرعہ

نہان کے ماندآن رازے کزوسازند محفلہا

مگر جب اُن کی طرف سے جواب ملا کہ یہ میرے خاص دوست ہین ۔ اور یہ بھی آپ کے دُکھ درد کے شریک اور رنج و مصیبت مین خبرگیران رہین گے تب انھین تھوڑا بہت اطمینان ضرور ہو گیا۔ خاموش ہو گئے ۔ بیٹھ گئے ۔ اتنے مین شاطر عیّار بیگ بھی تشریف لے ہی آئے ۔ فرشی سلام کیا ۔ دست بستہ آداب بجالائے ۔ یہ بھی شریک بزم مشورت ہو گئے ۔ مُلّان بولے کیا نم کہ اختر حسین صاحب اب اور باتین تو ہوتی ہی رہین گی خاص معاملہ مین گفتگو کیجیے ۔ آیا کہ جب تک وہ بات نہین مزا نہین۔ کیا نم کہ مصرعہ

وہ محفل ویران جہان بھانڈ نباشد

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین - واللہ بندہ تو صرف آپ کے ارشاد فیض بنیاد کا منتظر تھا جیسا کچھ حکم ہو اُس کی تعمیل کے واسطے تیار ہون - در اصل مُلان جی سنئے - عاشقی محبت - الفت - کچھ نئی بات تو ہے نہین - مدتون سے چلی آتی ہے - اور یونہی چلی جائے گی - مگر بات یہ ہے کہ اِس مین کامیاب وہی ہوتا ہے جو باقاعدہ کام کرتا ہے ورنہ وہی نتیجہ نکلتا ہے ٹائین - ٹائین فش -

ملان - قاعدے وغیرہ کو ہم نہین سمجھتے - کیا تم کہ کیا کوئی مکتب ہے کہ پہلے مدتون الف - بے - تے - رٹنی پڑے - اور یونہی سہی قاعدہ تو بتایئے قاعدہ کیا ہے ہمہ تن ہر بات کے واسطے تیار ہون -

اختر حسین - واللہ آپ کی منصف مزاجی پر رشک آتا ہے - حق بات کو آپ فوراً مان جاتے ہین -

مُلّان - ہان ہمارے مزاج مین انصاف کا مادّہ ذرا زیادہ ہے - بہ مُقابلہ آپ کے "

اختر حسین - اجی توبہ مین توکس شمار وقطار مین ہون نوشیروان عادل اگر آج زندہ ہوتا تو یقینی رشک کے مارے مرجاتا -

ملّان - کیا تم اب آپ بات کہئے کم سے کم قاعدہ تبایئے -

اختر حسین - سنئے آپ کی معشوقہ کا پتہ ہم نے لگالیا - واللہ آپ کے انتخاب لاجواب کا کیا کہنا - وہ معشوق پسند کیا ہے - کہ باید وشاید -

ملان جی - (داڑھی پر ہاتھ پھیر کر) اسی بات پر لایئے ہاتھ ملایئے -

اختر حسین اجی بہمہ صفت موصوف - مگر افسوس یہ ہے کہ مین ابھی جب تک کہ آپ میرے صلاح ومشورے پر عمل پیرا نہ ہون گے - واللہ نام نہین بتا سکتا پتہ ونشان نہین دے سکتا -

مُلان - اب جلد اپنے مشورے دیجیے کیا تم کہ عمل نہ کرنا کیا معنے - اسی وقت اور اسی دم عمل کیا جائے گا - صرف آپ کے فرمانے کی دیر ہے -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین - محبت کا نتیجہ شہرت ہے - اس مین کم سے کم رسوائے دھر ہونا تو ضرور پڑتا ہے - اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین - مین آپ کا دوست ہون آپ نے مجھ سے کوئی بات کہی - میرا کوئی اور دوست ہے - مین نے اُس سے کہی - آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ننگ و ناموس کو بالاے بام رکھنا پڑا - اور جگہ کیون جایئے آپ ہی کا حال سناتا ہون - معاملہ کو گٹھے ہوئے دو تین ہی دن گذرے ہین بچہ بچہ اِس حال سے واقف اور خبردار ہو گیا - ابھی اگرچہ بسبب لحاظ کے آپ سے کسی نے کچھ بھی نہین کہا ہے - مگر ضرور کہین گے - سب مین پہلے تو مناسب یہ ہے کہ آپ مسجد کو چھوڑیے - کرایہ کا مکان لیجئے - اس مین بود و باش اختیار کیجئے - دیکھیے ابھی آپ کو معلوم نہین ہے آپ کی معشوقۂ نازنین کچھ ایسے ویسے آدمیون مین تو ہے نہین - آخر وہ دن ضرور آئے گا کہ وہ جذبۂ عشق اور مناسب تدابیر سے کھنچکر یہان آئینگی - آخر آپ کو مسجد مین دیکھ کر اُن کا جی کیا خوش ہوگا - واللہ اُس وقت آپ کو بھی شرم آئے گی - اور ہمین بھی کچھ کہتے سُنتے نہ بن آئے گی - بنی بنائی بات بگڑ جائے گی - آپ نے شاید سُنا تو ضرور ہو گا کہ ؎

همّت بلند دار کہ نزدِ خدا و خلق
باشد بہ قدرِ همّت تو اعتبار تو

دوسری تدبیر یہ ہے کہ آدمی کو ہمیشہ مناسب حال کام کرنا چاہیے - آپ ہی فرمایئے کہ دنیا حسن پرست ہے یا نہین -

ملانجی - آیا کہ تمام زمانہ حسن پرست تو ہے ہی ورنہ کیا نم کہ ہمکو کونسی ضرورت تھی کہ خواہ نخواہ آفت مین جان پھنساتے -

اختر حسین - آپ کی معشوقہ بھی ضرور حُسن پرست ہو گی -

مُلّان جی - کیا نم کہ میرا قیافہ تو ضرور یہی کہتا ہے -

اختر حسین - جب آپ خود ہی ہمارے کلام کی تائید کرتے ہین تو ذرا انصاف

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

سے کام لیجئے گا۔ یہ آپ کی مقطع داڑھی کیونکر بھلی معلوم ہو سکتی ہے۔ ہر معاملہ صاف اچھا ہوتا ہے لہذا بڑے زور کے ساتھ ہم کہہ سکتے ہین کہ آپ کے رخسار پر سے اِس کوڑے کباڑ کا صاف ہوتا بھی اچھا ہے۔ تیسرے یہ کہ کچھ تحفہ تحائف برابر بھیجتے رہئیے رسم اِسی طرح بڑھتی ہے۔ واللہ تدبیرین تو آپ کو وہ بتادی ہین کہ اگر آپ ان پر عمل فرمائین گے تو یقینی نفع مین رہین گے اور ممکن نہین کہ یہ تدبیرین کی جائین اور پھر بھی منزل مقصود پر نہ پہونچ جائیے۔

مُلاّ نجی۔ آیا کہ شرطین تینون منظور۔ مگر اس مین کچھ کہنا ہے۔ دراصل اِس مین بدنامی ہے۔

اختر حسین سُنو کیا تم کہ مسجد سے جدا ہونے مین یہ خرابی ہو کہ لوگ کہین گے دیکھو بڑھاپے مین یہ مسخراپن سوجھا ہے۔ کیا تم کہ تمام عمر کا کام چھوڑ دیا۔ اترا گئے۔ آیا کہ دن لگ گئے۔ ہوا مین بھر گئے۔

اختر حسین۔ پھر لوگ کہین گے تو کون سا ہرج ہے کہنے دیجئے۔

مہ نور می فشاند و سگ بانگ میزند

مُلاّن۔ کیا تم کہ آمدنی بھی تو کم ہو جائے گی۔

اختر حسین۔ اب آپ کو آمدنی کی ایسی کیا ضرورت ہے خدا نے آپ کو محتاج نہین رکھا ہے آپ کے پاس سب کچھ موجود ہے۔

مُلاّن۔ اور داڑھی کا معاملہ۔ یہ تو بڑا بیڈھب ہے۔

اختر حسین۔ پھر آپ ہی سمجھ لیجئے کہ عاشقی کا معاملہ ہے کچھ کھیل اور دل لگی تو ہے نہین آخر داڑھی ایسا کونسا مال ہے جس کے لئے آپ یون حجت بازی کر رہے ہین جناب یون سمجھ لیجئے کہ خس کم جہان پاک۔

مُلاّن۔ ٹھیک مگر کیا تم کہ بڑی خرابی یہ ہے۔ لوگ بُرا بھلا کیا کیا کہین گے۔ چہرہ بُرا نکل آئے گا۔ آیا کہ یہ مقولہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا ؎

لنگور کی سی شکل فقط دُم کی کسر ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین۔ آپ کے چہرہ پر نور آجائے گا۔ آپ خیال تو فرمائیے جب داڑھی نہ تھی جب آپ کیسے تھے۔ واللہ میرے نزدیک تو ننو دو ننو مین ایک ہون گے"

مُلّان بھی یہ سُن کر کچھ لاجواب ہو ئے شیخی مین آکر یہ جواب دیدیا تھا۔ آ باکہ بچپن مین ننو دو ننو نہین ہزار دو ہزار سے اچھے تھے۔ اس کے بعد ذرا بچپن کی طرف توجہ فرمائی۔ ہو بہو وہی شکل پیش نظر ہو گئی جی للچایا کہ داڑھی منڈا کر پھر دولت گذشتہ و رفتہ کو قبضہ مین لانا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ وہ دولت ہاتھ نہ آئے تو نہ آئے کیا نم کہ وہ پری پیکر تو اس صورت سے ضرور ہمارے ہتھے چڑھ جائے گی۔ اجی کیا نم کہ عشق تو اُنھین ہم سے اب بھی ضرور ہے اور اس مین تو شک ہی نہین کہ وہ ہم پر مرتی ہین۔ مگر اس وقت تو ہمارا چہرہ ماشاءاللہ کندن کی طرح دمکنے لگے گا۔ بلکہ گلاب کے پھول کی طرح ہو جائے گا۔ دوسرے یہ کہ داڑھی ذرا ہے بھی تکلیف دہ۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ اس مین کئی مرتبہ جوین پڑ گئی تھین جس کی وجہ سے کھجاتے کھجاتے عاجز ہو گئے تھے۔ چلو واقعی ایک عذاب سے نجات ملے گی یہ سوچ کر داڑھی منڈانے کا بھی اقرار کر لیا رہگیا تحفہ تحایف کا معاملہ اِس کے لئے تو مُلّان پہلے ہی سے راضی تھے۔ بس اِس مین اسی قدر کہنا سننا پڑا۔ اجی ایسی کیا نم کہ ہماری قسمت کہان ہے کہ وہ ہمارے تحفہ تحائف قبول کرین۔ باقی ہم کو کوئی عذر نہین ہے۔ ہم تیار ہین۔ کیا نم کہ۔

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر

اِدھر ملانجی اپنے خیالات کا اظہار فرما کر۔ گرم تقریر کو ختم کر چکے اُدھر اختر حسین سمجھے کہ بس میدان مار لیا۔ اب تمام قرضدارون سے بھی سُبک دوش ہو جائین گے۔ اور مزیسے کلواری کی دوکان ہو گی اور ہم ہون گے۔ واللہ لُطف رہے گا" مصرعہ۔

بہ نوش بادہ کہ ایّام غم نخواہد ماند

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملان جی سے پھر مخاطب ہوئے۔ اِس مین شک نہین کہ آپ نے سب باتون کا اقرار کر لیا۔ مگر اندھا دیکھے تو تپیائے۔ اُن پر عملدرآمد کب سے ہوگا۔ دم بدم آدمی کی سمجھ پلٹتی رہتی ہے کہین ایسا نہ ہو کہ آپ بھی پھر جائین۔

ملان - توبہ۔ کیا تم کرجان پر بنی ہوئی ہے آپ کو پھر جانے کی سوجھی ہے۔ مکان تلاش کیجیے اور چلیے۔

اختر حسین - مکان بہت۔ بازار مین کمرہ لوا دیا جائے گا۔

اتنا کہہ کر یہ رخصت ہوئے شاطر عیار ان کے ساتھ مکان ڈھونڈھنے گئے ادھر ملان نے اپنا اسباب جہالت جمع کرنا شروع کیا۔ اور شام کو اس سے نجات ملی۔ دونون رنگے سیار پھر آپہونچے اور اندھیرا ہوتے ہی اسباب کو معہ ملا جی کے بازاری کمرہ پر پہونچا دیا۔

تیرھوان قہقہہ ۱۳

داڑھی اور مونچھون کا صفایا ہے
فارغ البال اِس کو کہتے ہین

کالے کوّے کو اپنا آشیانہ چھوڑتے ہوئے رنج ہوتا ہو تو ہوا کرے۔ بُلبُل کو اپنے وطن مالوف کو الوداع کہتے صدمہ ہوتا ہو تو ہوا کرے۔ ہمارے ملان جی کو تم کو مسجد سے جدا ہوتے ہوئے ذرا بھی صدمہ اور خیال نہوا بلکہ یون سمجھیے کہ کان پر جون تک نہ رینگی۔ اِدھر اختر حسین نے آکر سفر کی خوشخبری سنائی۔ اُدھر ملان جی نے کچھ اسباب مزدور کے سر پر بار کیا۔ ایک گٹھری بغل مین دبائی۔ چُپ چپاتے نکل کھڑے ہوئے۔ شاطر عیار آگے آگے ہوئے۔ اختر حسین نے بھی کچھ نہ کچھ رہبری ضرور کی۔ اور نہین تو چلتے وقت آواز بلند یہ مصرعہ تو پڑھ ہی دیا کہ۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

چل بسے اہل جنون خالی بیابان رہ گیا

دو چار کوچے طے کرنے پر آخر بازار مین آئے۔ بالاخانہ پہلے ہی سے تجویز ہو چکا تھا۔ اُسی پر فروکش ہوئے۔ تھوڑا بہت وقت اور روپیہ تو ضرور خرچ ہوا۔ مگر پھر بھی کمرہ کو مکلف ضرور کیا گیا۔ آختر حسین شام کے وقت حسب عادت روانہ ہو گئے وہی دونون نوکر اور آفتا موجود رہے۔ مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

شاطر عیّار۔ دیکھئے آج کا دن خوب گذرا۔

ملان جی۔ کیا نم کہ سب کام بن گئے۔ اُمید ہے کہ اب بھلے دن آئے۔

شاطر عیّار۔ بھلے بُرے کی حالت معلوم نہین کام تو آج بھی ایک رہ گیا۔

ملانجی۔ وہ کیا؟

شاطر عیّار۔ حجور کے چہرہ پر یہ کوڑا یعنی (داڑھی) تو ابتک موجود ہے۔

ملانجی۔ لاحول ولا۔ بھئی کل۔ (شب بخیر) سب سے پہلے یہی کام کرین گے۔ میدان بہرصورت صاف ہی اچّھا ہوتا ہے۔

اِدھر تو لیلائے شب نے اپنے گیسوئے مشکین کھولے۔ اُدھر اختر حسین صاحب کمرہ پر مع ایک دوست کے آموجود ہوئے اور آتے ہی گہر افشان ہوئے واللہ۔ ملانجی سچ پوچھئے تو آپ کو بھی لطفِ زندگی آج ہی آیا ہوگا۔ بھلا خیال تو فرمائیے کجا مسجد۔ اور کہان آپ کی شان۔ اجی جناب واللہ ؎

حَرم والون سے کیا نسبت بھلا ہم اہل ہٹل کو
یہان انگریز اُترے ہین وہان قرآن اُترا ہے

یہ نظارے۔ یہ دل خوش کُن آوازین۔ یہ صورتین۔ بھلا اُس حالت مین آپ کو کیونکر میسر ہو سکتے تھے۔ دل علیحدہ پریشان۔ دماغ جُدا خراب۔ پانچون وقت کی اذان اور نماز کا جھگڑا۔ مسجد کی پابندی۔ ہر وقت کی لڑکون کی تعلیم کائین کائین توبہ توبہ معاذ اللہ۔ چلئے خیر یون سمجھ لیجئے کہ ہم دُنیا مین آج آئے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملانجی۔ (خوش ہوکر) اس مین شک نہین کیانم کہ لطف ضرور آیا ہے۔ مگراب مزاجب ہے کہ خداہم کو یہ کمرہ مبارک کرے۔ جس کام کے لئے آئے ہین۔ دین و دنیا کی بھلائی اور بُرائی سے ہاتھ اُٹھایا ہے وہ بھی تو بِل جائے ورنہ یہ رونق یہ چہل پہل۔ یہ نظّارے۔ یہ سامان کیانم کہ سب ہیچ۔ آیا کہ ؎

جب یار نہ ہو ساقی پیمانہ ہوا تو کیا

اخترحسین۔ واہ اِس وقت آنے کی وجہ آپ کو معلوم نہین۔ آخر آپ کا جذب محبت اثر کر گیا۔ آہ رسا رنگ لائی واللہ سچ ہے۔ ؎

مری آہ کا تم اثر دیکھ لینا

وہ آئین گے تھامے جگر دیکھ لینا

عاشقان صادق سب ہی کچھ کر گذرتے ہین۔ مگر بات یہ ہے کہ تقدیر اور تدبیر دونون پر شاکر رہنا چاہیے۔ کیونکہ اس وقت جو کچھ پیام ہم لائے ہین۔ اُس مین آپ کی زبردست تقدیر اور تدبیر مناسب دونون ہی کا میل جول ہے اخترحسین کا متانت سے یہ فقرہ ادا کرنا۔ اور اُس پر اُن کے پارسا ساتھی کا سر ہلا کر شہادت دینا۔ کچھ معمولی بات نہ تھی۔ کہ ملّان صاحب بالقابہ پورے پورے اِدھر متوجہ نہ ہوجاتے۔ ہوتے اور پھر ہوتے۔ نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین تھی۔ بیقرار دل ہاتھون نہ اُچھل پڑتا کچھ سبب نہ تھا۔ یہی ہوا اُنھون نے فورًا گردن پھیری۔ اخترحسین سے کہا کیا فرمایا کیانم کہ بھئی دیکھو پہلیان نہ بوجھواؤ صاف صاف کہو۔

اخترحسین۔ کہنا کیا ہے کام بن گیا۔ دیکھئے نا واللہ یہ کمرہ کا اثر ہے۔ اگرچہ آپ نے مجھے ابھی تک نام تو بتایا نہین ہے۔ مگر مجھے آپ کی معشوقہ مہ جبین کا تمام کچا چٹھا معلوم ہے۔ ایک گھر سے کیا گھرانے تک سے واقف ہون۔ اور خوب واقف ہون۔ ابھی ابھی وہان گیا تھا۔ بیٹھی ہوئی تھین۔ آپ ہی کا ذکر خیر تھا ایک اور صاحب بھی تھے اُن کی عاشقی کا دم بھرتے ہین۔ اُنھین اس وقت

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

طعنے دیے جا رہے تھے کہ عاشق صادق اسے کہتے ہین۔صرف ہماری خاطر سے مسجد کو چھوڑا۔مدرسہ پر دھتا بھیجی۔شاگردون سے مُنھ موڑا۔واللہ یہ سنتے ہی اپنا سا مُنھ لے کر رہ گئے بات تک نہ کی گئی۔جواب تک نہ دیا گیا۔اُٹھے ہوئے دُم دبا کر چلے گئے۔

ملان۔کیا نم کر یہ سب جذب کامل کا اثر ہے۔

اختر۔یہ ٹھیک مگر دیکھئے ہٹ دھرمی نہ کیجے ہماری تدبیر راس آئی۔اگر داڑھی کا بھی آج ہی صفایا ہو جاتا تو اور بھی مفید ہوتا۔

ملان۔خیر وہ وقت بھی کچھ زیادہ دور نہین ہے کہ یہ فرمائش بھی پوری کر دی جائیگی اب اور سناؤ کہ کیا کیا باتین ہوئین۔

اختر۔اجی آخر تو معشوق ہین نا۔چاہتی یہ ہین کہ پردے پردے مین کام نکلجائے ذرا دبا دبا کر بات کرتی تھین مطلب یہ تھا کہ دراصل جب سے ہم نے مُلان کو دیکھا ہے دل قابو مین نہین۔

ملان۔اُف تو کیا وہ ہم کو جانتی ہین۔

اختر۔ہان جانتی ہین۔مگر مین نے اُنھین یہ بھی پورا پورا یقین دلا دیا ہے کہ وہ مسجد مین صرف شوقیہ رہتے تھے کچھ رہنے کی خاص ضرورت نہ تھی اور وہ بھی اس بات کو مان گئین۔

ملان۔آہا کہ اختر حسین ہم ڈر گئے تھے تم نے بڑا اچھا کیا۔ورنہ کیا نم کہ جو یہ بات اُس کے پوری پوری ذہن نشین ہو جاتی تو آفت آجاتی۔کیا نم کہ بڑی خیریت گذری۔اچھا اور کیا کیا باتین ہوئین۔سب سنا دیجئے۔

اختر۔واللہ اُن کی تو بُری حالت ہے فرقت سے بیتاب ہین ضبط بھی نہین ہو سکتا مگر پھر بھی چھپاتی ہین مین نے ان سے کہا کہ اگر ایسی حالت ہے تو بسم اللہ۔فھو المراد۔ھذا المطلوب چلئے وصال کے ارمان نکال لئے۔ایک عاشق صادق کے گلے ملئے۔کیون جدائی مین اپنا حال خراب کر رکھا ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

قیس جنگل مین اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذریگی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو

سنکر کچھ شرمائین۔ لجائین۔ مسکرائین۔ اور ایک عجیب انداز سے گردن ہلاکر کہا۔ کمبخت بے قرار دل کا بھی یہی مشورہ ہے۔ مگر آہ حیا۔ اور دنیا داری کی لاج اس کی اجازت نہین دیتی۔ لوگ کیا کہین گے۔ ہر کوئی طعنے دے گا۔ کہ دیکھو ذرا سی محبت کی چنگاری نے سب ہوش وحواس کا خاتمہ کردیا۔ اتنا کہکر آبدیدہ ہوگئین۔ آنکھون سے موتیون کی لڑیان گرنے لگین۔ مین نے سمجھایا۔ بجھایا۔ کہا کہ اپنے آپ کو ضابط تو اتنا بڑا تباقی ہوا اور موقع محل کو نہین دیکھتین ابھی کوئی آنکلے اور یہ حال دیکھ لے تو بدگمان ہوجائے۔ تمام ارمان جی کے جی ہی مین رہ جائین۔ آنسو پونچھو ہوش مین آؤ۔ تمھین کیا ہوگیا۔

غرض کہ بہت کچھ کہا سنا۔ تب ذرا اُن کے آنسو تھمے۔

ملّان۔ کیا تم کہ الحمد للہ۔ جذب محبّت بیکار نہین گیا۔ پیاری میری پیاری یاد رہے کہ جب تک مُلّا نزا غلول سلمہ اللہ تعالے بہیئت کذائی زندہ وسلامت درین جہان فانی آیا کہ موجود ہین ہرگز تجھ جیسی باوفا کو کہ جس کا ایک شخص کہ وہ میرا دوست بھی ہے اور بے انتہا معتبر ہے شاہد وگواہ ہے کبھی اپنے دل سے۔ جو تیرے واسطے آیا کہ بے قرار زار ونزار ہے بھلا نہین سکتا۔

مین وہ نہین ہون کہ جو تجھ سے دل مرا پھر جائے
ہائے۔ پھرون جو تجھسے تو مجھسے مرا خدا پھر جائے

اچھّا اختر حسین اور کیا ہوا۔

اختر۔ بس جب ذرا انھین اس حال مین دیکھا تو مین نے کہا کہ اس کی کوئی تدبیر ہونی چاہیے ورنہ یہ تو ٹھیک نہین ہے رُو رُو کے تم ہُوتے پاگل

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہو جاؤ گی۔ ترکیب بتاؤ۔

بولین کہ ترکیب بس یہی ہے تحفہ تحائف آنے شروع ہون۔ امّان دیکھین اور اور لوگ بھی سب کے دل مین تھوڑی بہت اُن کی طرف سے جگہ ہو جائے تب تو یہ بھی ممکن ہے کہ مل لین اور دل کھول کر لین۔ یہ لفظ کچھ معمولی نہ تھے کہ مُلّان کے مردہ دل مین بجلی کی طرح جان نہ ڈال دیتے۔ اور اُنھین اِدھر اُدھر کے خیالون پر متوجہ نہ کرتے۔ یہی ہوا سنتے ہی ملان نے پھر انشاء اللہ کہا اور زیادہ جوش طبیعت ہوا تو یہ شعر پڑھا کہ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مگر جوش طبیعت اِس سے بھی فرو نہوا۔ کچھ اور گنگنائے۔ اِدھر اختر حسین نے دیکھا ملان کی طبیعت کسی اور طرف چلی۔ کہین سے کہین پہونچ گئے بڑھ چلے اترا گئے ہم سے آنکھ بھی نہین ملاتے۔ پہلے تو یہ جل گئے۔ پھر دل مین کہا۔ کہ از ماست کہ بر ماست ؎

انچہ ماکردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد

مگر یہ جوش دبنے والا تو تھا نہین آخر یہ لفظ زبان سے بھی کہنے پڑے۔ اے حضرت ذرا ہم سے بھی آنکھ ملائیے۔ اب تمام قصہ ہو چکا یہ فرمائیے کہ کیا ارادہ ہے۔

مُلّان۔ ارادہ کیا۔ کیا تم کہ ہر طرح سے تیار ہون آیا کہ جان تک حاضر ہے اگر تعلق رہے تو بہتر۔ اور یون نہو تو کیا تم کہ نکاح تک کے واسطے تیار ہون۔ ارے بھائی تم خود دیکھ لو کسی سے کسی طرح ہم کم تو ہین نہین۔

اختر حسین۔ اجی یہ تو ہونا ہے مگر اُس کی تدبیر پر عمل کرنا شروع کیجئے تحفہ تحائف بھیجئے۔

مُلّان۔ ہان یہ بھی سہی جو کچھ کہو۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین۔ رات زیادہ ہوئی۔ دیکھو بازار مین آمد و رفت کم ہو چلی کچھ روپیہ دلواؤ تو
آپ سے چند تحفہ تحائف میوہ جات شراب کی بوتل وغیرہ خرید کر لے جاؤن۔ ورنہ
یون ہی جوتیان چٹخاتے پھرنا اور بے نتیجہ عشق کا دم بھرنا تو کچھ اچھا نہین معلوم
ہوتا۔ کیا سنا نہین ہے کہ بے زر عشق ٹین ٹین۔

ملان نے یہ فقرے سنے۔ دل مین ہول پیدا ہوئی طبیعت کچھ خود بخود زیر بر ہوئی
جی چاہا کہ عشق سے ابھی ابھی توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ

تہذیب مغربی کا پڑا جس پہ کچھ اثر
ین کیا مہا جنون کا دوالہ نکل گیا

ہی ٹنکر چلے کچھ دیر خاموش ہوئے۔ اور اگر بولے تو اس طرح کہ ادھر اُدھر
کی اُڑانے لگے اصل مطالب سے کاواکاٹ گئے پیترا بدل گئے۔

اختر حسین۔ جناب اِن باتون کے لئے تو اور بہت سا وقت پڑا ہوا ہے پھر بھی
مگر جو کچھ ہم نے کہا اُس کا کیا جواب ہے۔

اِس کے جواب مین ملان نے بہت سی باتین بنائین۔ کہ واقعی آپ کا خیال
تو بہت ٹھیک ہے مگر کیا تم اِس وقت روپیہ اوپر نہین۔ دوسرے یہ کہ آج ہی
سے ایسا نہ چاہیئے۔ ذرا صبر کرو تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ آئندہ بہت سے
موقع آئین گے دیکھا جائے گا۔

اختر حسین تو ملان کی طبیعت کے لئے ایک زبردست نباض تھے وہ ان کی
طبیعت کے اُتار چڑھاؤ سے بخوبی واقف تھے لہذا ہین سے اُنھون نے بھی دوسرا
رنگ اختیار کیا۔ بگڑ گئے۔ اور ایسے بگڑے کہ سنبھلنا دشوار ہو گیا۔ بولے کہ
ملاجی لیجیئے بس حالت معلوم ہو گئی دو ہی دن مین آپ کی طبیعت کا اندازہ کر لیا
آپ سے یہ ناممکن ہے کہ عاشقی کو نبھا سکین خیر ہرج کیا ہے جانے دیجیئے (ما بخیر و شما
بہ سلامت)۔

ہم تو آئندہ سے آپ کے کسی جھگڑے مین ہرگز ہرگز دخل در معقولات نکرینگے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

توبہ - توبہ - واللہ اگر ایسا سمجھتے تو ہرگز کوشش نہ کرتے - چلئے آپ بھی اچھے رہے خرچ سے بچے ؟"

راہ پر آئے نہ تھے وہ کہ وہ رستہ چھوٹا
مجھ کو سودا نہوا تھا چلو ستا چھوٹا

اچھا لیجئے - آداب عرض ہے - جاتے ہین موقع ہوا تو پھر ملین گے -

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

مُلّان نے دیکھا کہ کام بگڑا جاتا ہے - واقعی اختر حسین عہد کے پکے آدمی ہین - اکثر جو کچھ کہتے ہین وہ کر دکھاتے ہین - لہذا اُنھون نے کیا تم کہ ہم سے ملانے کا اقرار کیا تھا دیکھو سامان وصال ہوتے چلے جاتے ہین - واقعی اگر انھون نے یہ بھی عہد کر لیا کہ ہم اب تم سے نہ بولین گے تو ضرور یہ آج ہی سے ایسے برگشتہ ہو جائینگے کہ توبہ ہی توبہ ہے اور تمام عمر تک تنے رہین گے - دوسرے یہ کہ معشوقہ نیک بخت خوش اقبال سلمہٗ اللہ تعالےٰ اس وقت اِن کے قبضہ مین ہے اگر انھون نے اُن سے کچھ ہماری برائی کی تو یہ اور بھی بدنامی کی بات ہے اِس واسطے اُنھون نے بھی پلٹا کھایا - بولے -

کیا تم کہ دوست اختر حسین - واللہ کس قدر نازک طبیعت کے آدمی ہو اک ذرا سی بات پر بگڑ گئے - اور ایسے بگڑے کہ تن گئے - مین نے کچھ قطعی انکار تو کر ہی نہین دیا تھا - مطلب تو یہ تھا کہ اب نہ سہی پھر سہی جلدی کیا ہے -

اختر حسین - بندہ ہے صاف گو آدمی - واللہ کسی کی کوئی بات ہو ہمارا جی ہی نہین چاہتا کہ لگی لپٹی رکھین - دوسرے یہ کہ "کار امروز بفردا مگذار" - اجی جو کچھ کرنا ہے - وہ آج ہی کیون نہین کیا جاتا -

غرضکہ جوڑ برابر کا تھا - ایک لے لوٹ تھے - اور ایک پکے کھل آپا ڑ - مگر تقدیر سے اس وقت موخر الذکر غالب رہے - مُلّان اُٹھے کچھ نہ کہا - بقول شخصے کہ غرضمند

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اندھا ہوتا ہے۔ بندھا خوب مارکھاتا ہے صندوق کھولا۔ ڈھیلے ڈھیلے ہاتھوں سے پانچ روپیہ نکالے۔ لاکر اختر حسین کو دیے۔ کہا کہ بھئی کیا نام ہمارا آدمی بھی ساتھ جائے گا۔ کچھ ضرورت پڑے تو اِس سے امداد لیتا۔ اِدھر شاطر عیّار کو بلایا کہا کہ بھئی دیکھنا ایسا نہ ہو یہ کچھ چالاکی کریں۔ اُن تک روپیوں یا سامان کی رسائی بھی نہ ہو بیچ ہی بیچ میں ہضم کر جائیں تم جاؤ سب کرتوت دیکھتے رہو کیا نام کہ موقع ہو تو اُن سے ہمارا سلام بھی کہدینا۔

شاطر عیّار۔ کیا مجال ہے جو ایک کوڑی بھی ہضم کر جائیں آنکھ نکال لونگا

مُلّان۔ واہ بیٹا۔ شاباش۔ زندہ باش۔ زیبندہ باش۔ خیر خواہی اسی کا نام ہے اچھا جاؤ دیر نہ لگاؤ۔ کیا نام کہ ذرا جلد پلیٹ آنا۔

غرضکہ مُلّان دے کے اختر حسین لے کے اپنی اپنی راہ لگے۔ شاطر عیار اگرچہ دُم بنکر اختر حسین کی ہمرکابی میں گئے۔ مگر انھیں اس کی پرواہ کیا ہوسکتی تھی۔ وہ تو پہلے ہی سے اختر حسین کا تعلیم دادہ تھا۔ راستہ میں پہلے پہلے اختر حسین کا سوال یہی تھا۔ بسم اللہ اسی سے ہوئی۔ بلکہ بات کا لمڈورا یونہی بڑھا۔ اختر حسین نے پوچھا کھوکھوسٹ نے کیا کیا نصیحتیں کی ہیں۔

شاطر عیّار۔ بکنے دیجئے میرا آپکا کیا بگاڑیں گے اپنا سر کھائیں گے۔

اختر حسین۔ نہیں اور کچھ نہیں صرف اُن کی گرما گرم تقریر سننے کا شوق ہمیں بھی ہے۔

شاطر عیّار۔ کلیجے کے نیچے سے روپیہ نکل گیا۔ تارے نظر آنے لگے مجبوراً نصیحت کی تھی کہ ذرا اختر حسین کی کُل کارروائی دیکھتے رہنا۔ ہماری چیز بجنسہ امانت کی طرح وہیں پہونچا دینا۔ درمیان میں ہضم نہ ہونے دینا۔

اختر حسین۔ پھر تم نے کیا جواب دیا۔

شاطر عیّار۔ جواب ہی اور کیا تھا۔ صاف صاف کہہ دیا۔ کہ میاں ایسے آدمی ہی نہیں بلکہ مجھ سے اُن سے تو اِس جواب پر جھگڑا بھی ہوتے ہوتے رہ گیا۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین۔ شاباش۔ اچھا تو یہ چار آنہ کے پیسے ہین کم سے کم تمھاری پندرہ روز کی تنخواہ ہے اِس کی مٹھائی کھانا۔ یا افیون اُڑانا۔ یا چانڈو۔ شراب جو تمھارے جی مین آئے وہ کھانا پینا تم کو دئے۔ راز دار بنے رہے تو ہمیشہ تم کو نفع پہونچایا جائے گا۔

شاطر عیّار تو چاہتے ہی تھے۔ اُن کے ساتھ ہونے کی تو علّت غائی یہی تھی خدا کا شکر کیا کہ دلی تمنا بر آئی۔ مُنھ مانگی مُراد پائی۔ زبان پر یہ دعا بھی آگئی ــــ اختر حسین کو خدا سلامت رکھے۔ مُلّاَن کی معشوقہ کی مُلانجی سے بھی زیادہ عمر دراز ہوجائے۔ خدا کرے روز تحفہ تحائف جاتے رہین تو ہماری بھی جیب گرم ہوتی رہے آمین۔ ثم آمین۔

لہٰذا پیسے لے کر جیب میں ڈالے کبڈی کھیلتے۔ اِدھر اُدھر یاران طریقت مین دو دم لگاتے۔ کچھ وار دمون کے لئے یاران جلسہ کی خیر مناتے ہوئے سیدھے مُلّان کے دولت خانہ پر تشریف لائے۔

مُلان تو خوش روزہ دار بہ اللہ اکبر کی طرح پہلے ہی سے منتظر تھے۔ شاطر عیار کے بلائے ناگہانی کی مانند نازل ہوتے ہی یہ شعر پڑھتے ہوئے خوشی مین اُچھل پڑے ؎

قاصد لا دے خبر یار کے آجانے کی
جان جاتی ہے چلی ہجر مین دیوانے کی

پہلے کہا خیریت ہے پھر پوچھا کہو کیا گیا گذری ویسے تو وہ ضرور ہمین پوچھتی ہون گی اور نہ پوچھنے کی وجہ کیا کیا تم کہ ہم بھی تو اُن کی جدائی مین جان بلب ہین ـ دل را بدل راہ است۔

جذبۂ عشق سلامت ہے تو انشاء اللہ
کیا تم کہ ـ کچے تاگے مین چلی آئین گی سرکار بندھی

آیا کہ شاطر عیار بیٹا یہ تو غیر ممکن ہے کہ محبت مین اثر نہ ہو۔ اور جذب کامل رنگ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

نہ لائے۔ لائے اور ضرور لائے۔ کیا وجہ کہ ذرا طالب صادق ہونا چاہیئے پھر تو معشوق کی ایسی تیسی جو دم نہ بھرا کرے۔ کیا نم کہ ؎

کس کی دوری خود حجاب دل مین وہ مستور ہے
ڈھونڈھنے والا ہی غافل اپنے دل سے دور ہے

ورنہ ضرور کوئی معشوق ہے اِس پردۂ زنگاری مین" اجی ہم نے دنیا دیکھ ڈالی زمانہ چھان مارا ہے۔ سیکڑون کو سیکڑون پر آیا کہ مرتے دیکھا۔ ہزارون کو آیا کہ ہزارون پر فدا ہوتے دیکھا۔ مگر جب کسی کو عشق صادق ہوا وہی بازی لے گیا۔ ورنہ بیکار عاشقی سے کبھی کوئی نتیجہ نہین نکلا ہی بس زیادہ کیا کہون؟"

شاطر عیار نے ناصحانہ مشتاقانہ۔ یا پاگلانہ تقریر۔ مجنونانہ بے تکی ٹبر سُنی۔ وہ تو ایک تجربہ کار عیار تھے۔ ملاجی اگرچہ فرط محبت سے بیٹا کہہ دیتے تھے۔ مگر خیریت سے یہ حضرت باپ کا کام دیتے تھے۔ اور وقت بے وقت مُلان جی کی دلجمعی کر ہی دیتے تھے۔ اِس واسطے خیال کیا کہ اگر اس وقت خلاف مزاج کوئی بات کی تو اچھا نہ ہوگا۔ رنگ بدل جائین گے۔ مزے مین فرق پڑ جائے گا۔ ناحق عیش منغص ہوگا۔ لہذا فرمانے لگے۔ کہ جی حجور دم توڑ رہی تھی یون سمجھیے کہ جب ہم گئے تو ذرا جان مین جان آئی ہے۔ سب مین پہلے آپ کا مزاج پوچھا۔ اور جس وقت کہ آپ کے تحفہ تحائف پیش کیے گئے پھر تو کنول کی طرح کھل گئی یون تو اور اور بہت سی باتین ہوتی رہین۔ مگر در اصل تمام و کمال آپ ہی کا تذکرہ ہوتا رہا ہے۔

مُلان۔ الحمد للہ علی حال المطلوب المحبوب المرغوب۔ واقعی شاباش اختر حسین کیا کہنے۔ اگر صبح ہی داڑھی نہ منڈائی ہوگی تو مُلان نام نہین۔

رات بہت زیادہ گذر گئی۔ ملان بستر مبارک پر پڑے پڑے کروٹین لیا کیے مگر کم بخت نیند نے اپنی صورت نہ دکھائی اور جو ذرا نیند آ کر دل بیقرار کو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تسکین بھی دینے لگی تو اُسی کے ساتھ ساتھ اُس کی دُم بھی لگی ہوئی آئی یعنی خواب دکھائی دینے شروع ہوئے۔ دیکھا کہ ہم دریا پر ٹہل رہے ہیں اور دریائے جمن بڑے زور شور سے بہہ رہا ہے۔ عورتیں غول کے غول چلی آ رہی ہیں خوبصورت بھی ہیں بدصورت بھی ہیں مگر ہم ہیں کہ کسی پر آنکھ ہی نہیں ڈالتے برابر اُسی کو دیکھ رہے ہیں۔ مگر وہ کچھ ایسی غائب ہے کہ نظر ہی نہیں آتی آخر برابر ایک آنکھ سے راستہ کی طرف ٹکٹکی باندھے رہے تب ذرا ناز و انداز سے کمر کو لچکاتی ہوئی آتی دکھائی دی مگر اس طرح کہ برابر آنکھ سے آنسو جاری تھے ملاّن کے پاس آئی کھڑی ہوگئی۔ اِن کا بھی دل بھر آیا۔ آنکھوں میں بادل تو بھرا ہوا ہی تھا۔ اب برسنا بھی شروع ہو گیا۔ اُدھر وہ رو رہی تھی اِدھر یہ بسور رہے تھے اتنے میں بیٹا شاطر عیار منڈلاتے ہوئے آپہونچے۔ ابا کو نصیحت کرنے لگے کہ آپ بھی واللہ عجیب بے وقوف۔ احمق کی دُم ہیں۔ موقع کو غنیمت سمجھئے۔ اب یہ موجود ہیں تو کچھ دل کے ارمان نکالئے باتیں کیجئے شکوے شکایتوں کے دفتر کھولئے۔

غنیمت جان لے یہ صحبتیں آپس کی اے نادان
دگرگوں حال ہو جاتا ہے دم بھر میں زمانہ کا

ملاّن جی بھی خواب غفلت سے چونکے یعنی برخوردار مکرّم معظم کے سمجھانے بجھانے سے کچھ تن بدن کا ہوش آیا۔ حسینہ مہ جبین سے بولے۔ پیاری آخر رونے کا کیا سبب ہے۔

حسینہ۔ کچھ نہیں۔ اوں اوں ہم سے مت بولو۔

ملاّن۔ دست بستہ آخر میری خطا۔

حسینہ۔ داڑھی نہیں مُنڈائی۔ تم بے وفا ہو ـ

تمھیں غیروں سے کب فرصت نہ اپنے غم سے ہم خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

ملاّن۔ کیا تم کہ ہیں تو اور کسی سے بھی محبّت نہیں ہے۔

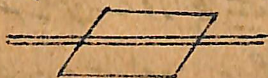
Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

حسینہ - داڑھی سے - اگر نہ ہوتی تو اب تک مُنڈا ڈالتے -

مُلان - اونھ یہ کتنی بڑی بات ہے آج نہ سہی کل سہی -

حسینہ یہ سنتے ہی فرط محبّت سے یہ کہہ کر کہ واقعی تم میرے عاشق صادق ہو ان سے لپٹ گئی - اب تو انھین بھی تاب نہ رہی - آہ کرکے کچ کچا کر ایسے لپٹے کہ اُس غریب کی ہڈیان پسلیان درد کرنے لگین زبان سے آہ کا نعرہ بڑے زور کے ساتھ نکل گیا - ملّان کی شامت اعمال سے اس کو سُن کر ایک بڑا زبردست جوان آپہونچا - یہ ہنگامہ دیکھ کر بے اختیار غصّہ آیا - مُلان کی داڑھی پکڑلی - اِدھر مُلّان ڈرے جھجکے اور گگیانے لگے - اِی - اِی - اِی مین نے تو اِس سے کچھ بھی نہین کہا - اِدھر زبان سے یہ الفاظ نکلے اُدھر خوف سے پیشاب نابکار نے پیغام رخصت سنایا - اِدھر کپڑون مین کچھ سیل معلوم ہوئی اُدھر شاطر عیار نے کچھ کھن کھناہٹ سنی - مُنھ کھولکر دیکھا تو اچھی طرح اُجالا ہو رہا تھا سمجھا کہ رات دیر مین سوئے تھے اس واسطے ذرا دیر مین آنکھ کھلی مگر نگاہ جو پلٹی ملان مرحوم کو پیشاب کرتے دیکھا - توبہ توبہ کہہ کر اُٹھا - شانہ پکڑ کر ملانجی کو جگانا شروع کیا - دیکھا کہ ایک ہاتھ اپنے سینہ پر پڑا ہے اور ایک ہاتھ سے اپنی داڑھی کو بڑے زور کے ساتھ پکڑ رکھا ہے ہنسی تو ضرور آئی مگر تھا ضابط آدمی ضبط کر گیا - اور پھر جگایا - ملّان بھی اُٹھے آنکھین کھولین اپنا حال دیکھا - مُوت لینے کی پرواہ نہ کی البتہ اس کا افسوس ہوا کہ شاطر عیار نے بڑے مزے مین خلل ڈالا - کیا نم کہ کیا کمبخت کو اپنی تمام خیر خواہی اسی وقت ختم کرنی تھی - بہت خفا ہوئے - مگر دل ہی دل مین مزے لیتے رہے - اور سر ہلا ہلا کر پڑھتے رہے افسوس کیا نم کہ

انکار رہا خواب مین بھی وصل سے اُن کو
معشوق کسی حال مین غافل نہین ہوتا



Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

چودھوان قہقہہ

حرام کی دولت اکثر حرام مین جاتی ہے۔ مال مفت کے لئے ضرور دل بھی بے رحم بن جاتا ہے بہت سی کمائی ہوتی ہے تو خواہ مخواہ خرچ کرنے کو بھی جی چاہتا ہے۔ دُور کیون جایئے میان اختر حسین ہی کو دیکھیے۔ مفت کے پانچ روپیے ملے۔ تو شاطر عیار کو بھی انعام دینے کو جی چاہا۔ ام الخبائث شراب بھی یاد آئی۔ کلوار کی دوکان پہ پہونچکر سیر ہو کر پی۔ اِس سے بھی فراغت ہوئی تو یار دوستون مین پہونچے۔ نشہ زورون پر تھا چھپایا نہ گیا سب تاڑ گئے کہ دال مین کچھ کالا ضرور ہے مگر فکر یہ پیدا ہوئی کہ یہ اپنے پاس سے تو ایک کوڑی خرچ کرنے والے ہین نہین ان کے پاس ایسی حرام کی دولت کہان سے آئی جو بے تکلف خرچ کرنے کو جی چاہا۔ ایک دو پوچھ بھی بیٹھے کہو دوست آج کس سخی داتا سے سامنا ہوا۔

اختر حسین۔ اونھ - گدائے کوچہ میخانہ نامراد نہین

دوسرا۔ آپ چھپاتے ہین تو چھپائے جایئے۔ مگر یاد رہے کہ
تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہین

اختر حسین یہ سنکر ہنس پڑے دوسرے بولے کہ یہ ہم سے الگ رہ کر اوپرہی اوپر مزے لوٹنا تو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا۔ بھائی کیسی کا حق مارنا اچھا نہین ہے۔ لاؤ پھر ہمارا حصّہ ہمین دلواؤ کم سے کم ایک اَدّھا تو پلاؤ۔

گھر کی دولت ہوتی۔ اپنی کوئی چیز جاتی تو حقیقت کھل جاتی۔ مگر یہان تو حساب ہی دوسرا تھا۔ اختر حسین نے فوراً کچھ پیسے نکال کر اِن کے بھی حوالے کردیئے وہ بھی خوش یہ بھی خوش۔ قصہ تمام ہوا۔ اب دوسرا جھگڑا شروع ہوا۔ ایک بولے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین پھانسی تو ہے اچھی چڑیا۔ مگر یار اب ذرا جال سے نکلنے نہ پائے

اختر حسین۔ تو بہ کیجئے یہ فردون کا جال ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ یار دیکھو وقت پر امداد دینا۔ آج پہلا دن ہے اُس نے پانچ روپیہ دے بھی دیے ہین مگر۔ ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہین۔ آخر یہ تو غیر ممکن ہے کہ وہ ہمیشہ اسی طرح دیے جائین اور ہم لیے جائین۔ اِس کا انجام یہ ہے کہ وہ ضرور فرضی یا غیبی معشوقہ کے وصال کے خواستگار ہون گے۔

دوسرا۔ مگر یہ کیا مشکل ہے۔ وہ جس پر عاشق ہوئے ہین وہ تو خود طوائف ہے اگر بہت کچھ ملا جی بڑھ چلین تو ایک دن معاملہ کرا دیجئے۔ قہقہہ۔ قہقہہ۔ قہقہہ

اختر حسین۔ مگر یہ ترکیب ٹھیک نہین ایک تو وہ لکھ پتی رنڈی۔ ایسے ایسے آدمیون کو نظر مین کیون لانے لگی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہماری وہان تک رسائی نہین۔ تیسرے یہ کہ اگر بر تقدیر ایسا ہوا بھی اور یہ موقع ہو بھی گیا۔ تب آپ ملان سے اور ملان کی دولت سے ہاتھ اُٹھا لیجئے کیونکہ پھر وہ خود آپ کو یہ موقع نہ لینے دے گی کہ آپ اُس سے کچھ لے سکین بہتر یہ ہے کہ ابھی تو یون ہی چلنے دیجئے مناسب موقع پر یہ بھی دیکھا جائے گا جو وقت پر ہو سکے گا وہ کرین گے۔

دوسرا۔ مگر ہمین یہ تو پسند نہین ہے کہ ایک ایک دُو دُو روپیہ کر کے وصول کیے جائین۔ مزا اس مین ہے کہ جب لیجئے پورا پورا لیجئے کچھ دن بیٹھ کر کھا بھی سکین مزے بھی اُڑا سکین۔ اسے تو قریب قریب گناہ بے لذت سمجھنا چاہئے۔

اختر حسین۔ خیر آیندہ ایسا ہی کیا جائے گا صبر لیجئے

مطلب میرسد جہ پائے کام آہستہ آہستہ
زدریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پندرھوان قہقہہ

ہرکس بخیال خویش خبطے دارد کی مثال بہت پرانی - زمانہ جانتا ہے - ادھر اختر حسین اور ان کے احباب کو ملاجی کی بوٹا کھسوٹی کی معہ پا جاسے اور لنگوٹی کے فکر تھی - اُدھر دو چار روز جو ملاجی کو سبز باغ دکھا کر دامن اُمید کو گل مراد سے پُر ہونے کا وعدہ کیا گیا - ان کو روزانہ غسل کی ضرورت ہر وقت ایک بوتل کا نشہ - کوئی ایک آنکھ نہ بھاتا تھا - جی آپ ہی آپ بھر آتا - گھر کا کونا کونا کاٹنے کو آتا تھا - اختر حسین روزانہ آتے تو یہ ذرا اچھل جاتے - اِدھر شاطر عیار کی یہ حالت کہ نہ کوئی کام نہ دھندا دن بھر مٹر گشت آوارہ گردی یا شتر گردش کے سوائے کوئی کام ہی نہ تھا - دو تین دن اسی طرح گذر گئے - ایک دن اختر حسین تنہائی مین آنکلے ملاّن عالم تنہائی مین بیٹھے جھوم رہے تھے - آہٹ پائی تو نظر اُٹھائی - لپک کر کھڑے ہوئے - فوراً برجستہ مصرع

عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است

زبان پر آیا - اختر حسین بہو چکے سے ہو کر دریافت کرنے لگے کیون یہ بے وقت کی راگنی آپ کیون الاپے -

ملاّن - کیا تم کہ ہم آپ کو یاد کر رہے تھے - آپ آنکلے آیا کہ پھر تو خود بخود یہ مصرع پڑھنا پڑا معلوم ہو گیا کہ اب آپ کی بڑی عمر ہے

اختر حسین - خیر جانے دیجیے - اِن باتون کو خدا جانے اب آپ اور اور باتین کیجیے آپ کا مزاج تو بہت اچھا ہے -

مُلاّن جی - کیا نم کہ

آپ نے پوچھ لیا خیر اب اچھا ہون مین
ورنہ بس مرنے کی امید پہ جیتا ہون مین

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

سنتے ہو گر تم حال دل - تو سن لو یہ ہے حال دل

بے صبر ہے بے تاب ہے بے ہوش ہے بے جان ہے

آپ میری جانے دیجیئے اُس کا حال کہئے - ماشاء اللہ وانشاء اللہ وہ تو ضرور اچھی ہون گی - یہ ممکن ہی نہین کہ وہ اچھی نہین ہون کیونکہ بندہ کی تمام صحت و تندرستی کا اثر صرف اُن ہی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے پھر اگر وہ اچھی نہ ہون گی تو کون ہو گا ؟"

اختر حسین - اچھی وہ بھی نہین ہین - حالت بگڑ رہی ہے - جب جاتا ہون سارے کاروبار چھوڑ کر صرف یہ شعر پڑھا کرتی ہین آہستہ آہستہ یہی رٹا کرتی ہین ؎

تم کو ستے ہو جب سے طبیعت بحال ہے

اچھے ہین آج کل تو تمھاری دُعا سے ہم

مُلان - اہا - ہا - سبحان اللہ - کیا تم کہ کیا شعر ہے - دل پھڑک اُٹھا - اہاہا - واہ واہ واہ خوب خوب خوب -

اچھے ہین آج کل تو تمھاری دعا سے ہم

کیا مصرع ہے - قیامت کا مضمون ہے -

اختر حسین - مگر یہ اور دن کا حال ہے - آج تو رنگ بدلا ہوا پایا -

مُلان - کیا تم کہ یہ کیون ؟

اختر حسین - ہم نے خود دریافت کیا تھا کہ آج آخر کل کی طرح شگفتہ کیون نہین ہو - کچھ کہو تو سہی - ہین کہہ گیا مگر جواب ندارد - خیال پیدا ہوا کہ معشوقانہ انداز ہے - اور یہ انھین زیبا ہے - دیر ہو گئی - چین نہ آیا - کل نہ پڑی تو مین نے پھر گدگدایا ایک آدھ شعر سنایا - دو ایک پھڑکتے ہوئے لطیفے کہے - لب پر مسکراہٹ آئی آخر آپ ہم کو تو جانتے ہی ہین زمانہ بھر کو بنائے ہوئے پھرتے ہین - دُنیا بھر کے مزاجدان ہین بقول -

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین مجھسے چھپینگے وہ بھلا ایسے کہان کے ہین

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ذرا مزاج بدلا ہوا پایا۔ ایک لطیفہ اور جڑ دیا۔ اور کچھ شگفتگی پائی۔ صاف صاف کہہ سنایا کہ مصرعہ

وہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتی ہو

ہنس پڑین۔ مگر عجب معاملہ تھا جب دریافت کیا۔ کہ آج طبیعت کیسی ہے پھر ماتھے پر اسی طرح شکن ڈال لی۔ بولین۔ واللہ۔ آپ سے بات کرنے کو جی نہین چاہتا۔ پوچھا کہ آخر کیون تو جواب دیا کہ یہان تو جان جاتی ہے۔ آپ کو پروا بھی نہین چھیلی جی سے گئی گذر رہے کو پروا نہین۔ ؎

جو نہ ہوتا تھا ہوا ہم پر تمھارے عشق مین
تم نے اتنا بھی نہ پوچھا کیا ہوا کیونکر ہوا

اور اسی طرح دو تین فراقیہ اشعار پڑھے۔ مین بھی سمجھ گیا۔ مگر ایسی جگہ انجان بننے سے کام خوب چلتا ہے۔ تجاہل عارفانہ کچھ کر دکھاتا ہے۔ اِس لیے کہدیا کہ بوی پہیلیان بوجھنے کی تو ہم کو مشق نہین ہے لہذا جو کچھ کہنا ہو صاف صاف ارشاد فرماؤ۔ بس اس پر ایک عجیب انداز سے میری طرف دیکھا۔ مسکرائین۔

مُلّان۔ آہ۔ واہ رے تبسم۔ کیا تم کہ یہ ترچھی نظر اور یہ ہنسی تو غضب ہوتی ہے خرمن دلپر بجلی گر جاتی ہے۔

اختر حسین۔ ہان جب مسکرائین تو بولین۔ ہم سمجھ گئے کہ بس اب جان جائے گی اس لیئے کہ نہ تم ملنے کا سامان کروگے اور نہ ہمارے ہوش و حواس بجا ہون گے۔

مین نے کہا۔ چنے کے ساتھ گھن کیون پیسا۔ بڑے کے ساتھ چھوٹے کی کیون شامت آئی سمجھے ہو۔ والزام کیون بنایا۔ یہ تو بالکل بے تکی بات ہے + کرے کوئی بھرے کوئی + اجی صاحب تو جو اجازت ہو تو مین ملا زاغلول صاحب کو ابھی لاتا ہون۔

مُلّان۔ واللہ جو تم آتے تو آیا کہ مین بھی چلنے کے واسطے تیار تھا۔ کیا تم کہ ہرج

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہی کیا تھا۔ بہت ہوتا کوئی واقعہ ہو جاتا۔ سو زاغلول صاحب پورے پھکیت ہین
نہ بانڈی کے چلانے مین بند ہین نہ پٹا مین نہ بنوٹ مین نہ گنوٹے مین نہ کشتی
مین ہر فن مین کیا تم کہ طاق۔ ہر علم مین آیا کہ شہرۂ آفاق۔ ہرگز نہ مانتے چلتے
اور ضرور چلتے۔

اختر حسین۔ ہان یہ تو مجھے خود ہی بھروسہ تھا۔ واللہ آپ کے کیا کہنے۔
رُستم کی مجال ہے کہ آپ کے سامنے بات کر سکے۔ توبہ توبہ استغفر اللہ۔

مُلاّن۔ بھئی اختر واللہ بڑی عمدہ بات کہتے ہو۔ تمھارا دماغ بھی ماشاء اللہ
بڑا رسا دماغ ہے ہان اچھا صاحب اس کے بعد کیا ذکر ہوا۔

اختر حسین۔ واللہ مین نے یہی کہا کہ اسی وقت جاتا ہون اور لاتا ہون۔
بلکہ مین کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا۔ کہ جی تو یہی چاہتا ہے۔ مگر اتنی
سی مجبوری ہے کہ لوگ پریشان کرین گے۔ بعد کو فضیحتہ ہوتا پھرے گا۔ زمانہ
ایسا ویسا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تدبیر کچھ اور کرو۔ اور لو صاف صاف کہے دیتی
ہون۔ ایک سونے کے کڑون کی جوڑی تیار کرا لائیے۔ اور لے آئیے
پھر تو مین ہرگز نہ رہون گی سب کو قائل کر کے چلی جاؤن گی۔ اب بھی مین نے
اماں وغیرہ سے اُن کی محبت کا تذکرہ کیا اُن کے تحفہ تحائف کی یاد دلائی۔
مگر وہی مثل ہے۔ کہ کیا پدڑی کیا پدڑی کا شوربا۔ ابھی انھون نے بھیجی
ہی ہے کونسی معقول چیز جسمین کسی اور کو مقبول کر دیتی۔ خیر اگر زندگی منظور
ہے تو یہ کرو۔ ورنہ آئندہ سے تم تو اسطرف قدم نہ رکھنا۔ اور اُنسے کہدینا کہ کوئی
تمپر قربان ہو گئی ہزارون حسرتین لاکھون ارمان لیکر سیکڑون من مٹی کے ڈھیر
کے نیچے جا پہونچی۔ اب وہ ہے اور عدم آباد کی منزل۔ یاس و آرزو قیامت
تک ستاتے رہینگے۔ مگر خیر کچھ پروا نہین۔ میرے گلرو ستم پارۂ عابد فریب غارتگر
صبر و شکیب کو سمجھا دینا کہ تم اپنا دل نہ کڑھانا۔ مناسب ہو تو مجھے بھول ہی جانا یہ
شعر سنا دینا ؎

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotr

ترچھی نظر کا وار ترا کام کر گیا	تو نے نہین سنا ترا جان باز مر گیا
اچھا ہوا کہ عاشق جان باز مر گیا	قربان تیری نرگس بیمار پر گیا
تیر نگاہ ناز غضب کام کر گیا	دم توڑ توڑ کر ترا جانباز مر گیا

ملّان۔ اوہو کیا تم کہ اب نوبت باینجا رسید۔ اونہہ وہ تو ہم پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ ہمارا عشق کبھی ضرور رنگ لائیگا۔ آ نہین دیوانہ بنا ئیگا۔

اختر حسین۔ بخدا گور مین پیر لٹک رہے ہین۔ ہمہ تن آپ پر سے تصدق ہونیکو بخوشی راضی ہین

ملّان۔ مگر یہ آیا کہ کڑون کی بڑی کڑی فرمائش ہے۔

اختر حسین۔ اگر یہ فرمائش نہوتی تو مجھے کبھی یہ یقین نہین آسکتا تھا کہ انھین آپ سے سچی محبت ہے کیونکہ اس سے صاف صاف اُنکی بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے۔

ملّان۔ تمھارے انداز مین یہ کتنے روپیہ کا خرچ ہے۔

اختر۔ چار سو روپیے کم ہرگز نہ صرف ہونگے۔

ملّان۔ اُف مار ڈالا۔ کیا تم کہ نابابا۔ مجھسے یہ نہین ہو سکتا ؎

بہ تمنائے کیا تم کہ گوشت مردن بہ

آیا کہ از تقاضائے زشت قصابان

اختر۔ نے دیکھا کہ معاملہ بگڑ گیا۔ یہ گتھی سلجھ جانی مشکل ہے۔ لہذا رائے رائے سورائے رائے پر انھون نے بھی عمل کیا۔ وہین سے ہیترا بدلا۔ کاواکاٹا۔ بولے کہ بندۂ درگاہ تو آپ کا تابعدار ہے جانے دیجئے مگر اسوقت مجھے ایک اور خوف پیدا ہو گیا وہ ضرور آپ کی زندگی وبال کر دے گی۔

ملّان (گردن اُٹھا کر) کیا تم کہ وجہ۔ ارے بھئی کوئی مطلب نہین واسطہ نہین۔

اختر۔ مطلب واسطہ کیون نہین زمانہ بھر مین مشہور ہو چکا۔ کہ ملّان اسپر مرتے ہین اور یہ ان کے فراق مین اپنی زندگی سے بیزار ہے۔ بھلا یہ بات چھپنے والی ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملاّن - اچھا یونہی سہی - مگر کیا تم کہ وہ چڑیل ہماری زندگی کیونکر دوبھر کردیگی کیا تم کہ وہ ڈنڈے لگائے ہونگے کہ سب نزاکت خاک مین ملجائیگی -

اختر - قبلہ ملاّنجی دامعد آپ کو جان چھڑانی بھاری ہوجائیگی - جہان اوسنے سنکھیا کھالی - اور اُسکا انتاغفیل ہوا آپکی مصیبت ہے تمام پولس کوتوال انسپکٹر سب انسپکٹر کو ہیں دیکھ لینا - بھاگتے بھی نہ بن آئیگی پھر جیسے کچھ یہ لوگ ہوتے ہین وہ تو آپکو معلوم ہی ہے - پانچسو تو آپکے انکی رشوت مین صرف ہوجائینگے اور چالان ہوجائے گا وہ علیحدہ حوالات مین سڑوگے وہ جُدا لوگونکی خوشامدین کروگے وہ الگ اور پھر بھی مقدمہ کا صرف - خدا جانے اسپر بھی جان بچے نہ بچے یہ ذرا غور طلب معاملہ ہے آپ غور کیجئے اتنے مین شاطر عیّار بھی آپہونچے اور اُنھون نے بھی تمام روئداد مقدمہ کا ایک ایک لفظ سُنا - لگے رونے اور شور مچانے -

اختر حسین - تو کیون روتا ہے -

شاطر عیّار - سنگین مقدمہ بس ہمارے آقاے نامدار کو ضرور پھانسی ہوجائیگی اور نہین کالے پانی مین تو کوئی کلام ہی نہین - ہاے ہاے اب ہمین ایسے پیار سے کون نوکر رکھے گا - اب ہم اگر گستاخیان بھی کرینگے تو ہماری خطا کون معاف کرے گا - بس بہتر یہ ہے کہ ہم بھی آج ہی اپنا خاتمہ کرلین - کہین کوئین یا گڑھیا وغیرہ مین ڈوب مرین نہ ہم ہونگے نہ یہ صدمے سہینگے - آپ مرے جگ پرلے مصرع

جب مین نہین بلا سے مری کچھ ہوا کرے

شاطر عیّار کی رونی صورت - دلسوز باتین - بار بار آنسو پونچھنا اور نہ تھمنا بار بار نالو نکا گلا دبانا ہچکیان آنا کچھ ایسا تھا نہین کہ ملاّن جیسے عقلمند کو یقین کُلّی نہ ہوجاتا - چنانچہ یہی ہوا - لو یہ اور نئی واردات ہے - کیا تم کہ یک نہ شد دو شد - سگ زرد برادر شغال - اُٹھے شاطر عیّار کے آنسو پونچھے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

گلے لگایا۔ سمجھانے لگے کہ بیٹا۔ نہین نہین دیکھو کوئی معقول تدبیر کرینگے مصیبت سے نکل جائیگی۔ کیا تم کہ اچھے اچھے انبیاء کرام واولیائے عظام پر ایسے وقت گذرے۔ شاطر عیّار خاموش ہوے تو ملّان کو جلال آیا۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنتُ من الظالمین۔ زبان سے نکلا۔

ادھر اختر بولے کہ اب بتائیے جو کچھ آپ فرمائین وہ کرین دیکھئے صاحب بات یہ ہے ہم ہین آپ کے نیازمند قدیم۔ اسواسطے آپکو پہلے ہی سوجھائے دیتے ہین۔ اگر ہم سے کسی پولیس والے نے پوچھا واللہ ہماری یہ ہمّت نہین ہے کہ ہم اصل معاملہ کو چھپا لینگے آپ ہمسے پھر شکایت نہ کیجئے۔

ملّان۔ بہت اچھا ہائے عشق تیری ایسی تیسی۔

اختر۔ لیجئے مین آپکو ایک ترکیب بتاؤن۔ اُسپر عمل کیجئے ہم تو بہرصورت آپکے خیرخواہ ہین آپ پہلے کل شام کیوقت شاطر عیّار کو ساتھ لیکر جہانگیر کے مقبرہ مین پہونچئے ایک کونے مین روبقبلہ بیٹھئے اور استخارہ کیجئے۔ اگر استخارہ مین آپکو معلوم ہو کہ یہ عشق آپ کے لیے موزون اور مبارک ہے تو کیجئے ورنہ کیا ضرور ہے

شاطر عیّار۔ (گڑگڑاکر) حضور ترکیب اچھی ہے۔

ملّان۔ اچھا بتاؤ کیونکر کیا ہم کہ ضرور کرینگے اور بس اب آئندہ محبّت اسکے اوپر منحصر ہے۔ جو کچھ استخارہ مین معلوم ہوگا۔ وہی کرینگے۔

اختر حسین۔ پڑھیئے (ملّان کے ہوش گم عقل خراب۔ لے موکل آفتاب میری بات کا دے جواب) بس یہ عزیمت آپ سو مرتبہ پڑھئیے۔ ایک ... ہوگی اُس سے کچھ خوف نہ کیجئے برابر پڑھتے رہئے۔ اتنے مین ایک شخص عجیب الخلقت آپکے سامنے آئیگا اور وہ آپکو پڑھتا دیکھکر کچھ نہ بولے گا۔ آپ جب پڑھ چکین اُسی اُسکا نام دریافت کیجئے نام بتائے گا تب آپ اپنا دلی مطلب اظہار کیجئے اور جو کچھ کہ وہ بتائے اُسپر عمل کیجئے۔ اٹھتے بیٹھتے عمل مین لایا کیجئے۔ بس اسکے اور کوئی بات نہین ہے آپ کسیطرح خوف نہ کھائیے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان۔ کیانم کہ یہ منظور ہے۔ واہ اختر حسین خوب تدبیر ہے
اختر۔ دیکھئے اگر آپ اکدم عشق ومحبّت کو چھوڑ بیٹھے تو تمام جگہ بدنام ہو جائیے گا۔ اور پھر تمام عمر آپ کو منھ دکھانے کو جگہ بھی نہ رہیگی۔
ملّان - نہین تو کیانم کہ اُسکی محبّت میرے دل سے نہین نکل سکتی۔ یہ بھی ایک مذاق تھا جو ایسا کہدیا تھا۔ ورنہ کیانم کہ سب دیکھا جائے گا۔
اختر۔ الحمدللہ۔ اب ذرا آپ کی طبیعت اصلاح پر آئی ہے۔ اچھا بندہ رخصت
ملّان۔ خدا حافظ۔ (سلامت روی وباز آئی)

سولھوان قہقہہ

اختر حسین رخصت ہوئے۔ شاطر عیّار ملّان کو سمجھانے بیٹھے کہ جو رجو کچھ ارادہ کر رکھا ہے کہین ایسا نہ کیجئے تمام کام ہو گیا ہے۔ اگر آپ نے ذرا بھی کم ہمتی سے کام لیا تو پھر بس سب پر پانی پھر جائے گا۔ ہان یہ آپکو اختیار ہے۔ کہ اظیفا وظیفہ پڑہین۔

ابھی ملان اپنے نور نظر کو جواب نہ دینے پائے تھے کہ کمرہ پر کوئی آتا ہوا معلوم ہوا۔ دروازہ پر آنکھ جا پہونچی شخص نا معلوم اور یہ آئے معلوم ہوا۔ تو ملاجی کے مقتدی تھے
السلام علیکم۔
ملّاجی۔ وعلیکم السلام۔ آئیے۔
شخص۔ ملّاجی آخر یہ قصہ کیا ہے مسجد کو کیون چھوڑا۔ مکتب کو کیون توڑا۔ مریدون سے کیون منھ موڑا۔ آہا لیجئے اب خیال آیا۔ اُف آپ نے تو ڈاڑھی بھی منڈوادی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ارے میان یہ کیا۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا۔ بس بس معلوم ہو گیا۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان - بس بس زیادہ نہ بڑھیے آپ دوست ہین ورنہ کیا تم کہ لڑائی ہوتی - ڈاڑھی منڈادی اپنا مال تھا - مسجد چھوڑدی اپنا دل - لڑکے نہین پڑھاتے - اب دماغ ہی اس قابل نہین رہا - نماز نہین پڑھتے خدا کے گنہگار - آپ کون ہین خدائی فوجدار - یا دنیا کی بُرائی بھلائی کے کیا تم کہ ٹھیکہ دار

شخص - آپ بگڑئے نہین مین آپ کا خیرخواہ ہون - دیکھئے پھر میری بات کا جواب دینا پہلے مین جو کچھ التماس کرون سن لیجئے - آپ کو ان شہدون نے بہرے پر چڑھا رکھا ہے - آپ کے پاس جو دو پیسے ہین یہ اُسکے درپے ہین - واللہ کہین آپ کو پھنسا دینگے پھر رہائی محال ہوجائیگی - ایک مرتبہ جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا وہ معلوم کر کے ہم نیازمندان قدیم کو جسقدر رنج ہوا اِسکا حد حساب نہین دوسری مرتبہ اگر ایسا ہوا تو اور زیادہ افسوس ہو جائے گا - لہذا آپ اب بھی ان کی صحبت چھوڑیے راہ راست پر آیئے - بُرے اعمال سے توبہ کیجیے -

ملّان - کیا تم کہ آپ سے ہم کچھ زیادہ بے وقوف نہین ہین - آپ ہمارے اصلی اور خالص دوستون کی برائیان کرتے ہین کیا تم کہ بس ہم اسکا یہی جواب دیسکتے ہین

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بے گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

دوست خیرخواہ نے غرضکہ بہت کچھ سمجھایا - اور ملّان کو قعر مذلت سے نکالنا چاہا - مگر ہر مرتبہ یہی جواب پایا کہ آپ اپنا کام کیجیے کیون ناحق میرا مغز کھایا - آخر وہ بھی مجبور و ناچار ہوئے اُٹھے اپنا راستہ لیا - کسیکو کسی سے کیا غرض -

چڑھی ہوئی شراب کی دوا ضرور ہے - اُتر جاتی ہے - مگر یہ وہ نشہ نہین جسے ترشی اُتار دے - دوست چلے گئے ملّان پھر اپنے دلی تفکرات کے دریائے بے پایان مین ڈبکیان کھانے لگے - اتنے مین ایک اور ایسے ہی خیرخواہ خیراندیش تشریف لائے - اُنھون نے بھی خوب سمجھایا بجھایا - مگر ہمارے مکرّم ملّا نجی کا تو مقولہ یہ تھا - کہ عقل چہ کُنی است کہ پیش مردان بباید - یا - جو سمجھے سو گدھا -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

انھین بھی وہی تڑاق پڑاق جواب دے - زیادہ جوش آیا - تو یہ کہہ سُنایا کہ

یہ کہانکی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح

کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

ارے میان آج کل سچے خیرخواہ دنیا سے ناپید ہوگئے کوئی کسی کا مونس کوئی ہمدم نہین ہے - سب نام کے دوست ہین - اسے سب بھول گئے - کہ ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دستِ دوست

در پریشان حالی و درماندگی

کیا تم کہ جو ہمارے پرانے رفیق تھے - انکو اسوقت کم سے کم ہماری مدد کرنی چاہیے تھی کسیطرح ہماری دلی مراد برلاتے جیسے ہو سکتا کیا تم کہ ہمین اُس سے ملاتے تو ہم بھی کچھ سمجھتے کہ واقعی یہ ہمارے بہیخواہ ہین ؎

جانان مرا ہمین بیارید

این مردہ تنم بادسپارید

مگر یہ عجیب لوگ ہین کہ ہمین کو سمجھاتے ہین ہمین کو ذلیل کرتے ہین - اور ہمکو یہ بات سخت دبسیار - وبیشتر ناگوار گذرتی ہے - ہماری جان جاتی ہے لوگون کو مذاق سوجھا ہے افسوس صد افسوس - جب مُلّان مرحوم بک جھک کر دلکی بھڑاس نکال چکے تب انکے دوست بہیخواہ پھر متکلم ہوے -

کہ مُلّان واللہ جو کچھ تمنے کہا وہ سب صحیح ہے - مگر دیکھو ہم جو کچھ تمسے کہتے ہین وہ کچھ سُنی سُنائی ہی بات نہین ہے بلکہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے - یہ لوگ تمھین احمق بنانے کو پھرتے ہین - تمھاری دولت کے دھوئین اڑانیکے واسطے تیار ہین - جب تک کہ کم سے کم تم اپنی معشوقہ نیک بخت کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لو خود اُس سے بات نہ کر لو اسوقت تک کچھ بھی نہ دینا - ورنہ گھٹنا کھاؤ گے - ہمین تو کیا یاد کروگے مگر ہان ہم یہ پھر بھی کہینگے کہ ضرور پچھتاؤ گے -

مُلّان - کچھ ہم بے وقوف نہین ہین کہ روپیہ خرچ کر دینگے ہمین بہانتک اطمینان

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

لگی ہے کہ وہ ہمسے نکاح کرنے پر ہمارے گھر پڑنے پر آمادہ و مستعد ہے۔ بس اور کیا چاہیے۔ ہمارے برابر خوش قسمت کون ہو سکتا ہے کہ وہ خود ہمارے اوپر جان دیتی ہے۔ ہم اُسکو چاہتے ہین وہ ہمکو ہمسے زیادہ عزیز رکھتی ہے اپنی اپنی قسمت۔ اپنا اپنا نصیب۔ مجنون کی لیلیٰ بیوفا۔ فرہاد کی شیرین پُر دغا اور ہماری معشوقہ مہ جبینہ ماہ پارہ خوش خو باوفا۔ پھر اسمین شکایت کیا اسمین کسیکا اجارہ ہے یہ اپنا اپنا کیا نم کہ مقدر ہے۔ آیا کہ ؎

ہوا لیلیٰ پہ مجنون کو کہن شیرین پہ سودائی
محبت دل کا اک سودا ہی جسکی جس سے بن آئی

مگر صاحب محبت کے لئے جذب دل کی ضرورت ہے وہ کیا نم کہ صادق ہونا چاہئے پھر تو سارے کام بن جاتے ہین۔ اور لُطف آتا ہے ورنہ اگر فرہاد اور قیس کی طرح ہون تو عاشقی کا دنیا سے نام اوٹھ جائے۔

ستر ھوان قہقہہ

ملّان سے بیفائدہ باتین وہ بنائے جو کم سے کم آدہ پاؤ روز گھی کھائے۔ اور جو یہ نہ کرسکے اوسے چاہیئے کہ سیدھا سیدھا ٹھنڈا ٹھنڈا اپنے رستہ لگے گھر جائے یہی فقرے تھے جو انکے دوست کے دل مین آئے وہ اُٹھے ہوئے یہ شعر پڑہتے

جو پشیمان نہ ہوتے تھے بُرے کامونسی
آخر کار اونہین سب کو پشیمان دیکھا

رخصت ہوئے ملّان پیچھے بڑبڑاتے رہے کیا نم کہ سب دیکھا جائے گا۔ آئے بڑے ناصح بنکے لو صاحب یہ ہمسے کچھ زیادہ عقلمند بنے ہین بہلا خیال تو کیجئے ہم کہان یہ کہان بہلا کوئی ہم کسی سے دہوکا کھا سکتے ہین۔ بڑے سمجھانے والے آئے کمبختون نے ہمارا ایک پہاڑ سا دن غارت کردیا ورنہ کچھ دل لگی کے سامان کرتے۔ کچھ نہ کچھ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کام بناتے۔ لو دیکھو شام ہوگئی دن چھپنے آیا انہون نے میرا مغز چاٹ لیا۔ بیوقوف احمق ناہنجار۔

غرضکہ جو کچھ وقت باقی رہا تھا۔ بقول شخصے۔ ہرچہ از دزد ماند رمال برد۔ وہ ملّان نے اپنی تعریف مین صرف کر دیا۔ دن کو کیا غرض۔ آفتاب کو کیا مطلب کہ وہ انکے لئے ٹھہر جائے یا واپس آئے وہ برابر کم ہوتا رہا۔ دوسرا برابر اپنی منزل طے کرتا رہا۔ آخر دن چھپ گیا۔ مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔ کیانم کہ شاطر عیّار اسوقت کھانا وغیرہ پکانا فضول ہے بازار چلینگے کچھ ہوٹل مین ناشتہ کرینگے پھر ہمین گھومنا ہے۔ کیانم کہ کل کا بڑا بھاری فکر چڑھا ہوا ہے۔ آیا کہ استخارہ دیکھنا ہے اوسکے واسطے عطر لوبان کافور وغیرہ بخورات لین تب کام چلے خیر بھائی یہبھی کرینگے بیٹھا۔

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

شاطر عیّار تو پہلے ہی ہاتھ دہوے تیار تھے ہوٹل مین یہ تو یہ شاید کبھی انکے والد بزرگوار نے بھی کھانا نہ کھایا تھا وہی ہمیشہ مٹی کی رکابیان پرچ اور تشتریون کا کام دیتی رہی تھین لہذا ہوٹل کا نام سُنا اور مُنھ مین پانی بھرا۔ بہت بہتر حجور کہکے اُٹھے۔

ملان نے گلوبند ڈالا۔ عینک لگائی۔ باہر آئے۔ پھر کہا لاحول ولا۔ دیکھو چھڑی اندر رہ گئی جلد نکالو۔ شاطر عیّار نے چھڑی نکالی تالا بند کیا۔ دونون آقا اور ملازم مکان سے نیچے اُترے بازار مین پہونچے۔ ہوٹل مین آئے

ملّان۔ (ایک جنٹلمین سے) جو کھانا کھانے کیواسطے تیّار تھے۔ ظاہراً طریق سے نستعلیق معلوم ہوتے تھے گرم کلام ہوے۔ کیانم کہ باورچی آپ ہین۔

جنٹل۔ نہین۔ وہ سامنے۔

ملّان۔ اور آپ کون ہین کیا یہان نوکر ہین۔

جنٹلمین کو ہنسی آگئی۔ سمجھے کوئی مذاق کے پُتلے لہذا۔ ماشاء اللہ کیا عقلمند ہین کہکر بولے کہ ہان۔ مین نوکر ہون۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان۔ کیا تم کہ کھانے کے دام پھر پوچھین گے پہلے حکم یہ ہے کہ ہمارے واسطے پانی لاؤ ہاتھ دہوئینگے۔ اُٹھو کیا تم کہ ذرا جلد اُٹھو۔ بڑے مہذب بنکر کرسی پر ڈٹے ہوئے ہین کیا تم کو کیا پہلے سے خبر نہین تھی جناب ملان جی صاحب بالقابہ یہان آنے والے ہین۔

جنٹلمین۔ نہین لاتے۔ آپ کا اجارہ ہے۔ کیا آپ ہمکو تنخواہ دیتے ہین۔

ملّان۔ ڈنڈا رکھا ہوا ہے۔ یاد رکھئے کیا تم کہ اب لگاتا ہون۔

جنٹلمین۔ بس رہنے دیجئے۔ ایسے کھوسٹ معلوم نہین کتنے دیکھے ہین۔ یہ تو بتائیے کفن کتنے چرائے ہین۔ ٹکیا کتنی اڑائی ہین۔

جنٹلمین کے یہ الفاظ مذاقیہ ضرور تھے۔ مگر دوسرے لہجہ مین کہے گئے تھے۔ ادہر ملّا جی کے غصّہ کا حال آپکو معلوم ہی ہے کہ ہر وقت ناک پر۔ بلکہ اُس سے بھی نیچے رکھا رہا کرتا تھا۔ فوراً رگ و پے مین ساری ہو گیا آپ بھی اُٹھے۔ میان شاطر عیار سے کہا بیٹا کیا تم کہ سنبھلو۔

دشمن نہ توان حقیر و بیچارہ شمرد

شاطر عیّار نے دیکھا کہ خواہ مخواہ ایسے جوان سے اُلجھتے ہین جو اُنہین اور مجھے اسیوقت ٹھیک بنا دیگا کہا کہ ابھی حملہ نہ کیجئے پہلے میری بات سُن لیجئے۔

ملّان۔ کیا تم کہ کوئی کیا کر سکتا ہے کہو۔ علی الاعلان۔ صاف صاف۔ کھری کھری پھر بھی شاطر عیّار نے دوسری چالاکی کی آنکھ سے اشارہ کیا۔ ملّان سمجھے کہ یہ اشارہ بیوجہ نہین ہے ضرور کوئی نہ کوئی امر خاص ہے۔ علیحدہ گئے مگر یہ کہتے گئے کہ ٹھہرو ابھی ہمارے تمھارے کُشتی ہو گی۔ کُشتی لڑنا۔ یا اگر لکڑی چلانے کا شوق ہو تو لکڑی چلانا۔ بہر حال ہم کسی رنگ مین مجبور نہین ہین۔

اُدھر شاطر عیّار نے آہستہ سے کہا لڑنا مصلحت نہین ہے۔ صُلح اولےٰ ہے ہم دونون کی چٹنی بنا رکھیگا۔ آپکو معلوم نہین ہے بڑا زبردست زوردار ہے۔ مگر اس سے بھی ملّان کی مشیخت بدستور قایم رہی۔ تو وہ دوسری چال چلا۔ کہا آپ اسے پہچانتے ہین یہ کون ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان - کیا نم کہ ہم خوب جانتے ہین یہ کوئی بدمعاش رند لااُبالی ہین - دیکھو ابھی ٹھیک بناتا ہون تمھین حسب ضابطہ (اقرار نامہ) کہ اسمین لکھا ہوا ہے - وساتھ دادن من - در مقدّمات فوجداری و دیوانی - میرا ساتھ دینا چاہیئے - ورنہ بروے عدالت تم قرار واقعی مُجرم ہو -

شاطر تو جسوقت مقدمہ ہوگا آپ کا البتہ ساتھ دونگا - مگر ابھی تو صرف فوجداری ہے دیکھئے خیر جانے دیجئے - یہ آپ کی معشوقہ کے بھائی ہین آپ کو انکی تعظیم کرنی چاہیئے - کیا سُنا نہین ہے -

ساری خدائی اک طرف جورو کا بھائی اک طرف

ملّان - واللہ ہم یہ پہلے سے نہ سمجھے تھے - مگر کیا نم کہ ماتھا ٹھنک رہا تھا برابر بار بار ہمین اسکی متغیر حالت پر رحم آتا تھا - تم دیکھتے ہو اسیواسطے ہم نے اسوقت تک درگذر بھی کی ورنہ کیا نم کہ ٹھیک بنا دیا ہوتا - بچہ کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا - خیر اب ہمکو معافی مانگنی پڑی اور اگر معافی نہ مانگین گے تو اور کیا کرینگے یہ رشتہ ہی ایسا ہو - شاطر عیّار سے اتنا کہہ پھر جنٹلمین سے متوجہ ہوے - کیا نم کہ صاحب ہم کو پہلے سے معلوم نہ تھا کہ آپ وہ ہین ورنہ ہم جو کچھ آپ سے کہہ گئے وہ باتین ہرگز ہرگز نہ کہتے معاف کر دیجئے - عفو ایک بڑی صفت ہے ورنہ کیا نم کہ آپکو تو ابھی معلوم نہین ہے اگر آپ معاف نہ فرماوینگے تو اسمین شک نہین کہ خدا ضرور معاف کردے گا - وہ تو توّاب الرحیم ہے -

جوان نے دیکھا کہ بڈھے کا مزاج الکدم پلٹ گیا - آخر اسکا سبب کیا ہے - کیون ایسا ہوا - اس نے یہ کیا کہا کہ آپ وہ ہین - واللہ اسمین تو کوئی بھید ہے - یہی سوچکر اُنھون نے پھر کہا آخر آپ نے ہمین پہچان ہی لیا ہم کون ہین - لیکن واللہ ہم اب تک نہین سمجھے کہ آپ نے کیا سمجھا -

ملّان - بس جناب جانے دیجئے عقلمند کو اشارہ کافی ہے ہم کیا نم کہ صاف صاف کچھ نہ کہین گے -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

جوان جنٹلمین بھی یہ سمجھکر کہ ضرور یہ بڈھا کوئی سٹری سودائی معلوم ہوتا ہے خاموش ہو رہا
کھانا کھاکر رخصت ہوا اُدھر ملّان نے پوچھا۔ کہو بھئی مالک ہوٹل کھانا کیا کیا ہے۔

مالک۔ سب چیز موجود ہے۔

ملّان۔ کیا نام کہ دو آدمیون کا کھانا لاؤ۔

مالک نے نوکر کے ہاتھ معمولی کھانا بھیجدیا۔ اور دونون آقا اور نوکر نے سیر ہوکر کھالیا
اب دام پوچھنے پر نوبت آئی۔ کہو بھئی کیا ہوا۔

مالک ہوٹل۔ آٹھ آنہ۔

ملّان نے جھٹ جیب پر ہاتھ ڈالا دیکھتے ہین تو صرف ۴؍ کے پیسے۔ گھبرائے سٹپٹائے
اور آخر زبان مبارک سے یہ جواب ارشاد فرمایا۔

ملّان۔ کیا نام کہ دو آدمیون کے آٹھ آنہ۔ نہین بھائی صاف صاف کہے دیتے ہین۔
کھانا معمولی تھا ہمکو پسند نہین آیا تھا لہذا ۴؍ دیسکتے ہین۔

مالک۔ پسند۔ پسند۔ کیا کہہ رہے ہو۔ حضور ۸؍ سے ایک پائی کم نہین

ملان۔ آیا کہ کیا لوٹ مچ رہی ہے۔ گھی دیتے نہین خالص چربی کا کھانا۔ دو دو تولہ
کی روٹیان اور اسپر یہ قیمت غضب خدا کا بھائی ہم تو ۴؍ سے زائد نہین دیسکتے۔
آئندہ تمھین اختیار ہے۔

مالک۔ آئندہ کے لئے آپ نہ آنا۔ مگر آج کے ۸؍ دینے ہونگے۔

ملّان اکڑکر اُٹھے دیکھین بھلا کیونکر ۸؍ لے لوگے۔ کیا نام کہ یہ کرونگا اور آیا کہ
وہ کرونگا۔ مگر مالک نے ایک دفعہ اسے سن لیا۔ اور کچھ زیادہ سختی سے جواب نہ دیا۔
ورنہ کلہ بہ کلہ یا ترکی بہ ترکی جواب دیتا تو ملاجی کی ترکی تمام ہوجاتی۔

ادہر شاطر عیار نے دیکھا کہ معاملہ طول پکڑتا ہے اب موقع ہاتھ سے نکل رہا ہے۔
کوئی گھڑی جاتی ہے کہ جناب مخدوم کی شامت اعمال اپنی منحوس صورت دکھاتی ہے
لہذا سہ

جب کہ دو موذیون مین ہو کھٹ پٹ　　اپنے بچنے کی فکر کر جھٹ پٹ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ان ان امور پر نظر کرکے دبی بلی کی طرح کچھ دیر خاموش صُم بُکمٌ عُمیٌ بنے کھڑے رہے
پھر ایکدم ذرا نگاہ چوکتے ہی تماشائیوں کے ہجوم میں ہوکر یہ جا وہ جا۔ غائب
اوہر بات مین بات نکلتی آئی۔ کیونکہ جسقدر مالک کچھ کہتا تھا اسیقدر ملانجی کے
منھ سے پھول جھڑتے تھے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا۔ جسے مُلہم غیب نے پہلے ہی شاطر عیّار
کے دلمین ڈال دیا تھا مالک ہوٹل شیر ببر کی طرح اُٹھا۔ اور ملانجی کی طرف دوڑا
یونتو ایک آدھا ہاتھ جون تون کرکے رسید کرہی دیا۔ مگر خدا بھلا کرے لوگونکا
جو عین وقت پر آڑے آئے اور ملّان کو موت کے مُنھ سے نکالا۔ چار آنہ
جو اِن کے پاس تھے وہ بعد تلاشی لے لئے گئے اور پھر وہان سے دہکّے
دیکر نکال دئے گئے۔

گھر آئے دروازہ کھولا۔ کمرے کے اندر بڑبڑاتے رہے کیانم کہ دیکھا ہمسے
اڑکر چلے تھے لوجی۔ تمام بڑھیان مرگئین نانی سے ہچکولے۔ ہمسے کبھی گران
فروشی آیا کہ یہ لوگ بڑے ہی دغاباز کمبخت ہین۔ جو فروش گندم نما۔ کیانم کہ کہتے
ہین گوشت بکری کا پکاتے ہین مگر ہم نے تو جب کھایا۔ یا آزمایا گائے ہی کا پایا۔
ورنہ کیانم کہ اگر ایسا نہوتا تو ہمین غصّہ کیون آتا مگر زاغلول خیر اِن لوگون کا تو
پیشہ یہی ہے۔ یہ تو ہمیشہ ایسا کیا ہی کرتے ہین ہمین تو افسوس اس بات کا
ہے کہ ہمارا نوکر کمبخت بڑا دغاباز بیوفا نکلا۔ کیانم کہ ہم تو اسیوقت سمجھ گئے تھے
جب اِسنے اپنا نام شاطر عیّار بتایا۔ دونون کے معنے چالاک کے ہین مگر چالاکی
اِسکی خاص ہمارے ساتھ ختم ہوتی ہے اور کوئی کارنمایان تو اس سے اِسوقت تک
انجام نہین پایا۔ آیا کہ نہ قرمی۔ اور دلالی مین اس نے کوئی کام کیا نہ اِس نے
کسی مقدمہ مین ہماری گواہی وغیرہ دی نہ فوجداری مین کہین مدد کی۔ ابھی دو دفعہ
کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ تو اِس نے ہمین پولس کے حوالے کرادیا۔ دوسرے آج موقعہ
آیا تھا۔ کیانم کہ ہم سوچ رہے تھے کہ اب جلد بلا لینگے جب کوئی ہمپر وار کرنیکا
ارادہ کریگا ہم اُسیوقت اپنے برخوردار نیک اطوار کو آواز دیکر اُسے تندرست کردینگے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کیا تم کو سُنا گیا ہے ایک کی دوا دو - اور واقعی سچ ہے دو چون کے بھی بڑے ہوتے ہین-

مگر دیکھو اس بدذات نے آج بھی دغا کی - گدھے کے سینگو نکی طرح - یا چراغ گل کے وقت بگڑ ہی کی طرح غائب ہو گیا - ہم دیکھتے ہی رہگئے - بس جی بس آیا کہ اب ہم سمجھ گئے نامرد ہے کمبخت ڈرپوک بزدل ہے بقول چچا سعدی -

یکے بزدل و سست و ترسندہ جان

یہ زاغلول ہی کا دم ہے کہ آدمیون کے جماؤ ہو رہے تھے - تل دھرنے کی جگہ نہ تھی - ہر کوئی ہمارے اوپر دانت پیس رہا تھا - ہر کوئی غصہ مین لال پیلا ہو رہا تھا - مگر کیا تم کہ زاغلول ڈنڈا ہاتھ مین لئے موچھون پر تاؤ دیتے املی کے پتی پر ڈنڈ پیلتے نظر آرہے تھے اور ذرا پروانہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے - آخر ہی ہوا لوگ سمجھ گئے کہ اس قدر آدمیون سے تن تنہا مقابلہ کر رہا ہے آخر کچھ تو اس مین ہمت ہے - کوئی نہ کوئی تو وجہ ضرور ہے - ایسا نہو شیر ببر کی طرح غصہ آجائے اور ایک آدھ کو چبا جائے اسواسطے اُنہون نے نہایت دلجوئی سے ہمارے غصہ کو ٹھنڈا کر دیا -

الحاصل ایسے نوکر نمک حرام - نامسعود و نافرجام - برخوردار - بداطوار کو کیون رکھا جائے کیا فائدہ کیا نتیجہ - کیا ضرورت -

اولاد وہی ہے جو خلف ہو	رونق دہ گلشن سلف ہو
روشن کرے (کیا تم) کہ اپنی خاندان کو	دے زیب تمام دودمان کو
یا آنکہ ہو خود مراد خود کام	پشتون کو کرے جہان مین بدنام
اس لعل سے خارہ سنگ بہتر	آئینہ سے ایسے زنگ بہتر

اسی حالت مین جوش وخروش دست بستہ خدام ادب کی طرح کھڑے تھے بدنکے رونگٹے فرط بسالت وشجاعت سے ایستادہ تھے - اتنے مین شاطر عیار آپہونچے - مگر کچھ ڈرے ڈرے - سہمے سہمے نیچے نیچے -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مگر مُلّاں مرحوم بہرے ہوے تھے۔ فوراً۔ زبان مطلق العنان سے ارشاد فرمایا۔

نمبر(۱) بروے اقرار نامہ عدالت مجاز مین تم پر نالش ہوسکتی ہے تمکو جیل خانہ بھیجا جاسکتا ہے۔ مگر کیا تم کہ کسکو غرض ہے۔ ہماری پاپوش سے آپ کچھ کیجئے۔

نمبر(۲) نوکر ہو بروے قانون تمبر ہر طرح کی سختیان کرنے کا ہمکو اختیار اور حق حاصل ہے۔ مگر بندہ ہے کتے شکار نہین کھیلتے۔ ہمین تمھارے اور تشدد کرنے سے کیا ملیگا۔

نمبر(۳) ہمسے یہی خطا ہوئی ہے کہ ہم نے تمکو اپنا بیٹا کہا۔ اور اُسکی رُو سے تمھارے والد بزرگوار ہم ہین۔ گویا تم ہمارے ترکہ کے صحیح وارث ہو۔ اور موافق شرع محمدی کے تم کو تمام چیزین ملنی چاہئین۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ اقرار نامہ کی شرائط آپ نے کیا پوری کی ہین۔ نوکر بنکر آپ سے ہمارے کیا کام نکلے بیٹے اور برخوردار ہو نیسے ہمین کیا فائدہ پہونچا۔ سب کا مختصر سا جواب یہ کہ کچھ نہین۔ لہذا تمکو برخاست اس لیے کیا کہ تم نوکر تھے۔ آزاد اسلئے کیا کہ بروے اقرار نامہ تم مجرم تھے۔ عاق اسلیے کیا کہ مجازی اولاد تھے۔ رہی ایک چیز (الطلاق) سو اگر کبھی کبھی تمھین ہمنے اپنی بیوی کے برابر سمجھا ہے تو طلاق بھی واقع ہوئی۔

(ہذا الفراق) الوداع۔ الوداع۔ الوداع۔ الہجر۔ الہجر۔ الہجر۔ الطلاق۔ الطلاق۔ الطلاق۔

زبان فصیح البیان۔ جناب مُلّاں صاحب سے یہ الفاظ نکلے۔ شاطر نے سُنے کہا۔ جو کچھ ارشاد ہوا بہت بجا اور صحیح ہے۔ ناکردہ گناہ اپنے گناہ کا خود ہی مقر اور معترف ہے۔

سبب پوچھنے کی اجازت ملے۔ ہر کام کیوجہ ہوتی ہے۔ ہر بات کا سبب ہوتا ہے۔

مُلّاں۔ سبب یہی کہ تم نے ساتھ نہ دیا۔ پہلے بھاگے۔

اختر حسین کیوجہ سے اب شاطر عیار کی تنخواہ صرف مقررہ آٹھ آنہ ہی پر محدود نہین رہی تھی بلکہ جیب گرم ہوتی رہتی تھی۔ کوئی دن بجاتا تھا جب اُن کے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تھوڑی بہت آمدنی ہوتی ہو - لہذا اگر خنک تنخواہ ہوتی تو یہ بھی بے تکلف اسیوقت فرما دیتے - کہ قبول ہے - منظور ہے -

مگر معاملہ ذرا نازک تھا - ادہر کنوان - اِدہر خندق - کہون تو مان ماری جائے - نہ کہون تو باپ کتا کھائے - گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل -

گردن جھکائی کچھ دیر جنگ کے جملہ پہلوونپر نظر ڈالی - آخر صلح کو بہتر سمجھا دوسری چال چلے - کہ حضور افسوس آجکل کوئی قدردان باقی نہین رہا - کیونکہ آپ کی لڑائی ہونے کے وقت سے ہوقت تک بتمامہ مین اوسی جگہ موجود تھا - بلکہ جب آپ بعد منازعت وہان سے راہی خانہ دولت کاشانہ ہوے ہین اوسوقت مین نے ارادہ کیا کہ مین بھی اب پوشیدہ جگہ سے نکل کر آپ کے ساتھ ساتھ چلون - مگر پھر ٹھہر گیا اسلئے کہ شاید کوئی آپکو برا کہے تو مین اُسکا جواب دون - اور اِس لیے مین پوشیدہ رہا - مگر الحمد للہ کہ آپ کو کسی نے برا نہ کہا آپکی سب نے تعریف کی کہ ملّاجی بہت بڑے شریف الطبع آدمی ہین جو کچھ حماقت ہے وہ مالک ہوٹل کی ہے ورنہ اِسوقت وہ مہر دیتے تھے تبرک سمجھ کر وہی رکھہ لیتے - اور اون سے حجت بازی نہ کرتے -

ملّان - کیا تم کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو ہمنے تمھاری خطا معاف کی - مگر آیندہ تم کبھی پوشیدہ نہونا کیونکہ ہم اِسکو ناپسند کرتے ہین - کیا تم کہ مردانگی اسکا نام نہین ہے - رستم کو دیکھو جب کبھی لڑتا تھا سامنے پڑکر لڑتا تھا - اور پھر لطف یہ کہ ہر جگہہ غالب رہتا تھا - یہ تو بزدلی ہے کہ چورون کی طرح لڑے - سکندر کا قصّہ گوش ہوش سے سُنو - کبھی پروا نہین کی - دارا سے لڑا - روسیون سے لڑا - مگر سبکو زیر کر کے چھوڑا -

ملّان کے غصّہ کے ٹھنڈا کرنیکی قریب قریب ترکیب تو نہایت آسان تھی اور شاطر عیّار کو تو اچھی طرح معلوم تھی کہ یہ اب کس رنگ مین ہین اور اِسوقت کونسی تدبیر کرنی مناسب حال ہے - چنانچہ اِسیوجہ سے اُس نے اِسوقت ملّان کی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہر بات پر سر تسلیم خم کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ملان ٹھنڈے ہو گئے۔ اب سرے معاملہ کی بابتہ بات چیت ہونے لگی۔ اور اسی مین نیند غالب ہوئی دونون نیند سے مست ہو کر سو رہے۔

اٹھارھوان قہقہہ

جب عامل روز سرخ لباس پہنکر دریائے نیل فلک مین کھڑا ہو کر عمل سورۂ نور پڑھنے لگا۔ اور اپنے پرزور و پر تاثیر عمل سے اپنے دشمن یا رقیب قمر و نجوم کو بے نور بلکہ فنا کر دیا اور دل عالم اور اہل عالم کو مسخر کر لیا تو ہمارے ناول کے ہیرو فنا فی حب المعشوق الغایب بھی بستر استراحت سے اُٹھے۔ مسجد چھوٹنے کے ساتھ ہی نماز کا تو فکر انکو رہا ہی نہ تھا۔ تلاوت کلام اللہ کو تو قرآن شریف کے ساتھ ہی ساتھ گردانکر بالائے طاق رکھدیا تھا۔ اس لئے اب گذشتہ باتون کو کبھی خیال مین بھی نہ لاتے تھے۔ بلکہ اگر بھولے سے یاد بھی آجاتین تو فوراً یہ کھکر ٹالدیتے کہ اُف اب چھوڑے گانون کا کیا نام۔ جس درخت کے آم کھانے نہین اُسکے پتے گننے سے کیا کام۔

کیا تم کہ اب وہ زمانہ ہی گیا۔ وہ وقت ہی گیا۔ اب تو یہ وقت ہے کہ عمل خوانی کی تیاریان ہین برخوردار شاطر عیار کو حکم ہے کہ بیٹا اتفاق وقت ہے کیا تم کہ زمانہ ایسا برا ہے کبھی چین سے بیٹھنے نہین دیتا۔ ایک نہ ایک جھگڑا نکالدیتا ہے۔ دیکھو تو سہی گئے تھے رات کس کام کے لیے اور کیا کر آئے۔ فساد ہوگیا فوجداری ہوتے ہوتے رہگئی۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا ضرور ہے دہریے کچھ بھی کہین۔ وہ کیسے ہی مادہ کی قدامت کے قائل ہون۔ مگر کیا تم کہ سب غلط سب جھوٹ کیا وجہ کہ ضرور کوئی نہ کوئی طاقت ہماری طاقت اور قدرت سے بالاتر ہے جس سے ہمارے مضبوط ارادے تار عنکبوت

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ثابت ہوتے ہین۔ خیر جانے دو۔ ایک بات سنو آج کی حالت تمھین معلوم ہی ہے اللہ سے دُعا مانگو جانکی خیر رکھے۔ ہمارے دشمنون کو گزند نہ پہونچے کیا تم کہ وظیفہ پڑھنا ہے اور وظیفہ بھی کیسا زبردست جلالی وظیفہ سے ذرا چوکا موت کا سامنا۔ ذرا دلمین وسواس شیطانی آئے اور جان پر بنگئی معاذ اللہ۔

اب بہتر یہ ہے کہ دام درم لیجاؤ۔ بازار سے عطر۔ لوبان۔ کافور۔ سیاہ مرچین لونگ وغیرہ سب لیکر چلو۔ ہم غسل کرین۔

مثل ہے کہ بلّی کو خواب مین چھیچھڑے نظر آتے ہین برساتی کیڑون کو سارا زمانہ ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے۔ شکرے کی نظر ہروقت بوٹی پر رہتی ہے علی ہذا القیاس ملّا کے ہونہار فرزند رشید۔ قرۃ باصرہ۔ برخوردار نیک اطوار شاطر عیّار بھی اسی فکر مین مُبتلا رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح کوئی سودا منگایا جائے تاکہ ہماری مٹھی بھی گرم ہو۔ خرچ چلے نوکری کی حقیقی تعریف (یعنی خیانت) کا ہمارے اوپر بھی التزام ہوسکے۔ بخیل کی دولت ہے کم سے کم کچھ ہاتھ آئے تو ابھی ساقی ہوش کی دوکان پر جائین خم کے خم لنڈھائین اپنی دریا دلی دکھائین چندو خانہ پہونچین قوت بازو سے پیدا کردہ دولت (یعنی ملّا کے مال مزکی) کے دھوئین اُڑائین نظر بر چندین اسباب فوراً جواب برجستہ دیا۔ بہت بہتر حضور۔ لائیے۔ پیسے لائیے کاغذ پر لکھدیجئے کہ کیا کیا آئیگا۔

ملّان نے قلم دوات سنبھالا۔ پرچہ نکالا۔ اور تمام ضروری مسالہ لکھڈالا۔ چار آنے کے پیسے ہوے نکالکر بیٹا شاطر عیّار کو حوالے کئے۔ تاکید مزید داکید فرمادی کہ کہین جاکر مر نہ رہنا ذرا جلد آنا۔ دیکھو معاملہ بڑا نازک ہے وظیفہ کا معاملہ ہے۔ دنیاوی کامون مین دیر ہو تو ہو مگر ایسے معاملات مین دیر کرکے یہ سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ اپنی جان آپ کھوتے ہین۔ خود ہی اپنے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پانْون مین کلہاڑی مارتے ہین۔
شاطر عیّار۔ کبلہ (قبلہ) اب آیا اور اب خرید کر لایا۔
اُدہر یہ حضرت باہر نکلے جی مین ترنگ آئی۔ پیسے موجود ہین۔ چنڈو خانہ پاس ہے۔ یاران طریقت کے اسوقت جماؤ ضرور ہونگے۔ مزا آرہا ہوگا دھوئین اڑرہے ہونگے اہاہا۔ اسوقت بادشاہ ہفت اقلیم ہمارے سامنے ہیچ ہے پھر آخر ہم قارون کی طرح ان پیسون کی حفاظت کیون کرین چلین جنکے نصیب کے ہین اُسے حوالہ کرین ؎

ہر چہ نصیب است بہم میرسد
ورنہ ستانی بہ ستم میرسد

سمند دل بدلگام تو تھا ہی پہلے ہی سے مُنھ زوریان کررہا تھا تازیانۂ خیال کھاتے ہی دولتیان پھینکنے لگا۔ اور سرپٹ بھاگا چنڈو خانہ پہونچا نیک اطوار رہوار شاطر عیّار کو بھی ہمراہ لے گیا پہونچے اوا ضع تواضع پھبتیین آوازے کسے گئے۔ مگر اب کسکی سنتے ہین پیسے ہاتھ مین۔ محبوب لیلیٰ اداسا منے پھر کیا ہے پڑگئے ؎

تکیہ خشت خم مے فرش زمین بستر خواب
جنین سے کٹتی ہے رندانِ خرابات کی رات

ادہر محبّت کی ہانڈی مین پھر اُبال آیا۔ یعنے مُلّان کی آنکھون سے پانی نکلنا شروع ہوا۔ اگرچہ وہ سوز دل سے روتے تھے مگر اسکا کیا علاج کہ طبیبون کی ہدایت کے مطابق بہ تشخیص ثابت یہ ہوتا تھا کہ نزلہ ہے۔ کیونکہ آنکھون سے دونا اور چوگنا پانی ناک نالی سے بہہ رہا تھا۔ مگر اُبال کے جوش خروش کے ساتھ یہ بھی ضرور ی ہے کہ آواز پیدا ہو۔ قانون قدرت کا بدلنا محال عادات فطری کی تبدیلی ناممکن لہذا مُنھ سے کچھ آوازین بھی نکلین۔ ان کا مفہوم سمجھنے والے سمجھین مگر ہم کاغذ کے ریکارڈ مین بھرے دیتے ہین۔ دہونڈا

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پیاری محبوبہ مطلوبہ معشوقہ حفظک اللہ تعالیٰ من شر الشاب۔ اُف کیا کہہ کے رووٗن کیانم کہ تیرا نام بھی معلوم نہین۔ ہائے غضب اور بڑا ستم یہ ہے کہ تیری ذات بھانت کو بھی مین نہین جانتا۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ تو کسی طبقہ اور فرقہ مین وارد ہو مگر اِس مین کلام نہین ہے کہ تو بھی ضرور انجب ہے خیر مین کرنے کے لئے یہ بات معلوم ہونی بہت ہے۔

سُن پیاری انجب زاغلول تیری جدائی مین کیانم کہ زار ہوگیا خوار ہوگیا۔ لڑکے پڑھانے چھوڑدے کیانم کہ مسجد سے بیزار ہوگیا۔ بس تیرے نام کا دالہ و شیفتہ اور تیرے حسن دریا افروز پر فریفتہ ہے۔ ہائے کیا خبر ہے تو آج کہان ہوگی کیا کررہی ہوگی۔ دیکھ پیاری اِسمین شک نہین ہے کہ مین نے تیری ساری فرمائشین پوری کین۔ اختر حسین کی معرفت شراب کی بوتلین اور میوے تجھے برابر بھیجتا رہا اور تو برابر اُسکا شکریہ ادا کرتی رہی۔ مگر تو اب مجھ سے نئی فرمائش کرتی ہے۔

دیکھ دیکھ میری پیاری انجب سیدانی ببری مطلوب نجیب الطرفین ہادی النظر مین شیخانی۔ میری معشوق اصل مغلانی۔ میری چھیتی خود آرا۔ حلالی پٹھانی (یقین ہے کہ تو اِن چارون ذاتون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور ہوگی) مین تجھے تیرے حُسن زاغلول سوز کی نہایت ادب سے قسم دیتا ہون کہ تو مجھ سے کبھی دغا نکرنا۔ ورنہ کیانم کہ زاغلول تڑپ تڑپ کر جان دیدیگا اور پھر سوائے ملک عدم کے یقینی تجھے میرا دیدار دوسری جگہہ نصیب نہین ہوسکتا اور نہ کبھی کسی جگہہ ملاقات ہوسکتی ہے۔

دیکھ تیری آخری فرمائش پوری کرتا ہون کیانم کہ ایک طلائی کڑون کی جوڑی کیا جان تک حاضر ہے۔ مگر کیانم کہ استخارہ ضرور کرنا چاہئیے۔ کس لئے کہ بالکل ممکن ہے یہ درمیانی لوگ کچھ چالبازی کرین اگرچہ انکے فقرے مجھپر کچھ اثر نہین کرسکتے نہ مین ہرگز کسی کے فقرون مین آسکتا ہون مگر کیانم کہ اِسمین چند مصلحتین ہین۔ کمبخت ظالم بیرحم تجھے انصاف کرنا چاہیے کہ مین کیسی کیسی سختیان اُٹھاتا ہون۔ وظیفہ بھی ایسا وظیفہ جس مین جان تنگ جانے کا خوف دہراس ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مگر پڑ رہتا ہون کچھ اِسکا بھی غم نہین ہے۔ ہوا کرے جان جاے یا رہے کسطرح
اُمید وصال پوری ہو دلکی کلی کھل جاے آرزو بر آئے۔ مگر پیاری مجھے اِس وقت
ایک آپ بڑے موقع کی یاد آئی۔ کیا نم کہ تجھے بھی میری بات ضرور ماننی چاہیے۔ کیونکہ
تونے شیخ سعدی کے بھانجے میان حافظ صاحب کا یہ شعر تو ضرور سُنا ہوگا۔ کیا نم کہ

	نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانانِ سعادت مند پند پیر دانا را	

مین بڈھا ضرور ہو گیا۔ اگرچہ کچھ پروا نہین دل اب بھی جوان ہے۔ ماشاء اللہ شکل
بھی جوانون سے ملتی جلتی ہے۔

	اے محب گو کہ ضعیفی ہوئی ہم پر طاری دل کو پر عشق مین ہم اُسکے جوان رکھتے ہین	

مگر پھر بھی مذاق اڑانے والے لوگ کہہ گذرتے ہین کہ اب ضعیفی کا عالم آ چلا۔
اُسکی نسبت مجھے ابھی اگرچہ یقین تو نہین آیا۔ مگر پھر کھٹک جاتا ہون۔ اس لیئے کہ
اگر فی الواقع مین ایسا ہون تو چچا سعدی علیہ الرحمۃ نے میرے لیے یہ فرمادیا ہے۔

	اگر کوہ باشد۔ کیا نم کہ۔ بر آرند ز جاے جوانان بشمشیر و پیران برائے	

اُف غضب دیکھئے۔ واقعی خدا کسیکو زیادہ نشان بھی نکرے علم بلاغت سے
بہرۂ وافی کسیکو نصیب نہو۔ کیونکہ مین بات کہتا کہتا کیا نم کہ کس جگہ سے کس جگہ
نکل آیا۔ ہان کہنا یا عرض کرنا یہ ہے کہ نکاح سنت رسول اللہ ہے۔ یہ ضرور
ہونا چاہئے۔ چاہئے اور ضرور چاہئے۔

فانکحوا ما طاب لکم الخ

اسمیں کوئی عیب نہین عیب کیا بلکہ ثواب ہے تم اور مین دونون داخل حسنات
شباب کے لطف اور مزے اڑانے کا کوئی اس سے بہتر طریقہ نہین ہے۔
اسلئے مین کسی کے آ ہنگی آہٹ سے الغرقاب فی حب المحبوب الزاغلول الملقب

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بملا ن کو اُبھارا دیا۔ ابھرے۔ دیکھا کہ سامنے اختر حسین کھڑے ہین۔ لاحول پڑھی دل مین سیکڑون گالیان دین۔ افسوس کمبخت اسوقت کیون آیا۔ کوئی پردہ نشین بیٹھا ہوا تھا آخر انکی آہٹ پاتے ہی۔ غیر کی بو سونگھتے ہی مثل بوئے گل پریشان ہوکر اڑ گیا۔ معاذ اللہ۔ ظالم نے اِسوقت آنکر بنا بنایا گھر بگاڑ دیا۔ ارمان وصال کیا نام کہ دل مین رہ گیا۔ توبہ توبہ نکاح بھی نہ ہونے پایا۔

اِدہر یہ تو ان خیالون مین محو ہوے سکتہ کا عالم طاری ہوا۔ اُدہر اختر حسین بیقرار کہ آخر ہو کیا گیا۔ جو یہ اُداس ہین کچھ دیر انتظار کیا کہ کچھ منہہ سے بہوٹین گے۔ مگر دہان تو دم نکل گیا تھا۔ سانپ نے سونگھ لیا تھا۔ صدلے برنخاست کا مضمون رہا۔ خموشی نے ایسا سُرمہ کھلایا۔ کہ جناب معلے القاب مُنھ سے بُولے نہ سر سے کھیلے آخر اُنھون نے چٹکلا چھوڑا کہئے جناب آج تو آپ تیار ہونگے۔

مُلّان۔ کس کام کے لئے۔

اختر۔ بس بس جناب معلوم ہوا کہ دلکو لگی ہوئی نہین ہے ورنہ کیا یون پوچھتے۔

مُلّان۔ اہا۔ دوست اختر حسین ہین۔ کیا نام کہ معاف فرمائیے اِسوقت آپ کی جناب مین گستاخی تو ضرور ہو گی۔ مگر منھ پر آئی ہوئی بات کا روکنا کیا بندہ تو کیا نام کہ آپ جانتے ہین صاف گو ہے۔ لگی لپٹی رکھنے کی آیا کہ عادت ہی نہین بات یہ ہے کہ اسوقت آپ نے رقیب ثانی کا کام دیا میرے اوپر صریحًا ظلم کیا۔

اختر۔ آخر یہ کیون۔ خیر تو ہے۔ ناگوار ہوا تو اب چلا جاؤن۔

مُلّان۔ کیا نام کہ اب جانا فضول۔ محفل نکاح درہم برہم ہو گئی۔ قاضی صاحب رخصت ہوے۔ اہل محفل اپنے اپنے گھر گئے اب کیا جائیے گا بس بیٹھئے۔

مجلس نکاح کو سُنکر اختر حسین بہت سٹ پٹائے۔ وہی بات ہے کہ باغبان کو ٹیکے کا ڈر قاضی کو شہر کا اندیشہ۔ اِسواسطے انھین بھی خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہو ملان نے ادہر بھی ادہر مزے لوٹے ہون۔ ہم درمیان والے بیکار زٹلین اڑاتے رہین اور یہ اپنا کام بنا لین نکاح کا قصّہ دریافت کیا کسکا نکاح تھا قاضی کون تھا منگوحہ

کون تھین - بارات کہان سے آئی تھی -

کچھ سوچکر ملّان چپ ہو رہے - شاید پردہ داری مین کوئی مصلحت ہوگی ؎

نہ کھولی آنکھ وقتِ نزعِ بیمارِ محبت نے
کسیکا پردہ رکھنا تھا کوئی آنکھون مین پنہان تھا

مگر اختر حسین بھی ایسے نہ تھے کہ صحیح صحیح حال نہ دریافت کرتے اور ایک ضروری بات کو ملان جیسے ہلکے پیٹ والے کو ہضم کر لینے دیتے - لہذا انکو جوڑ چلے - ہزار چالین چلین بیسون بچاسون چکمے دئے مگر ملّان سے یہ ضرور کہلوا لیا - کہ اِسوقت تمھارا آنا غضب ڈھا گیا کیونکہ اِسوقت شیخ چلی ایک پیسہ کی اُجرت پر ایک تیلی کا تیل کا گھڑا سر پر اُٹھائے ہوئے انڈے کے بچہ نکلوانے سے بڑے آدمی بنکر اپنے مکان پر (جو ابھی ابھی تعمیر ہوا ہے) بیٹھکر اپنے لڑکے کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے لڑکا کمبخت ایک پیسہ کے لیے مچل رہا تھا - اور شیخ صاحب عالمِ خفگی مین گردن کو جھٹکا دیکر کہتے تھے کہ (دھت) مصیبت یہ ہوئی اُدہر تو غصّہ مین گردن ہلی اِدہر تیلی کے گھڑے نے رخصت کی اجازت چاہی اور بخوشی بلندی سے جانب پستی آپہونچا - ایسا مزے دار قصّہ سنکر وہ کون سا شخص ہے جسے ہنسی نہ آئے - علی ہٰذالقیاس اختر حسین بھی خوب ہنستے رہے جب ذرا بات بدل چلی تو پھر بولے کہ کہئے استخارہ کے لئے آپ کا کیا ارادہ ہے -

ملّان - لاحول ولا - کیا نام شاطر عیّار کو بھیجا گیا تھا کہ کچھ سامان لائے - مگر وہ ابتک نہین پلٹا بڑا منحوس ہے قطعی آوارہ مزاج ہے - کیا نام کہ اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ یہ معاملہ دیر کا نہین ہے - مگر اس کمبخت نے اِسکی کچھ بھی پروا نہین کی -

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

اختر حسین خیر بہرحال اگر آپ کو یہ کام کرنا ہے تو آپ کپڑے وغیرہ بدلئے مین جاکر شاطر عیار کو بلا لاؤن - اُٹھئے بس اب آپ جلد غسل کیجیے -

یہ کہکر اختر - بتلاش شاطر عیّار رخصت ہوے - یہ مثل تو شاید پہلے ہی سے سُنی سُنائی ہوئی تھی - کہ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

گدھا قاضی کی قبر پر ملتا ہے۔ لہذا بے تکلف سمجھ گئے کہ شاطر عیار بھی اسوقت چنڈو خانہ کے سوائے دوسری جگہ نہین مل سکتے۔ ادہرجی مین یہ خیال آیا۔ اُدہر ناک کی سیدھ باندھے شاطر عیار کے مزار پر پہونچے۔ وہ پہلے ہی سے انٹا چت ہوئے پڑے تھے۔ ٹھوکر کے سوائے اب آنکھ کھلنا محال تھا چنانچہ اختر حسین نے معمولی طریقہ سے بہت کچھ جگایا۔ مگر اونہہ کے سوائے اور کوئی جواب نہ پایا۔ خواہ مخواہ انھین بھی غصہ آیا۔ اِدہر چوتڑون پر ایک ٹھوکر ماری اُدہر منھ پر ایک لپٹر رسید کردیا۔ تب ذرا میان شاطر عیار کی عقل ٹھکانے لگی اینڈتے ہوے اُٹھے۔

اختر حسین۔ شاطر عیار تم واللہ بڑے آوارہ مزاج۔ اور بے پرواہ آدمی ہو۔ دیکھو تھین کس کام کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اور تم ہوکر مزے سے یہان لوٹ لگارہے ہو۔

شاطر عیار اِن باتونکا سوائے شرمندگی کے اور جواب ہی کیا دیسکتے تھے۔ ملّان ہوتے تو ہزارہوچال چلتے۔ اونہین راہ پر لاکر ٹھنڈا کردیتے۔ مگر یہان جوڑ برابر کا تھا۔ جیسے یہ خود تھے ایسے ہی اختر حسین بھی تھے۔ مگر اسپر بھی انھون نے بہت کچھ باتین بنائین۔ نامقبول ہونے پر۔ بمصداق الخاموشی نیم رضا۔ گردن جھکاکر ساتھ ہولئے۔ مگر یہ پہلے کہدیا کہ اب میرے پاس کوڑی کفن کے لئے بھی باقی نہین مین کچھ خرید نہین سکتا۔ اوسکی فکر آپ کریجئے۔

مطلب کے وقت گدھے کو باپ بنانا پڑتا ہے۔ اختر حسین کو بھی مجبوراً ماننا پڑا۔ اور دل مین خیال آیا کہ یہ ہمارا رازدار ہے۔ اور یہ پہلے ہی سے مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے اگر اسکا کہنا نہ مانے تو یقین ہے یہ بھی ہماری دُرگت بنادے گا ایک ایک کرکے تمام داستان ملان کو سُنا دیگا۔ کہا کہ اچھا بازار تو چلو۔ دیکھا جائے گا۔ شاطر بھی بخوشی ساتھ ہوئے۔ بازار آئے پنساری کی دوکانپر پہونچے تمام ضروری سامان خریدا۔ عطر۔ لوبان۔ کافور۔ سیاہ مرچین۔ یہ وہ اٹ سٹ۔ سب کچھ خریدلیا بلمٹ کر پیر مغان کے پاس پہونچے۔ اتنا شاطر عیار کے حق مین اب بھی اچھا ہوا کہ اختر حسین کی شفاعت سے ملان نے اُسے کچھ نہ کہا دوسرے یہ کہ شاطر نے بھی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

جو کچھ عذر کیے وہ کچھ معقول تھے - اگر معقول بھی نہ تھے تب بھی ملّان کے لیے
کافی تھے -

انیسوان قہقہہ ١٩

اختر حسین رخصت ہوگئے - ملّاجی شاطر عیّار پر کچھ حد سے زیادہ خفا ہوے - مگر لڑائی
کا نتیجہ وہی نکلا جو ہمیشہ نکلتا تھا - یعنی ٹائین ٹائین فش - آخر پھر صلح ہو گئی ٥

پھر وہی ہم ہین وہی آہ و بکا
پھر وہی صحرا وہی کہسار ہے

یعنی کچھ دیر تھرما میٹر بیٹھا رہا - غصّہ کا انجن تیزی کے ساتھ اپنا کام کرتا رہا - مگر پھر خود بخود
ہوا پلٹی اور دم بھر مین باد صبا کا کام دینے لگی - شاطر سے میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین
بیٹا شاطر عیّار دیکھو عامل مشرق اب حجرہ مغرب مین عمل سورہ واللیل پڑھنے کیواسطے
جانا چاہتا ہے اب ہمارے پڑھنے کا وقت بھی قریب آپہونچا - کیا تم کہ اگرچہ کام ایسا
دشوار ہے کہ جسکا بیان نہین - حد و حساب نہین مگر آیا کہ عاشقی کچھ خالہ جی کا گھر نہین -
مُنھ کا نوالہ نہین - دودھ کا نوالہ ہے کہ جسکا اُگلنا اور نگلنا دونون دشوار ہین - اف اچھا
تو دیکھو اب جلد اُٹھو جو کچھ سامان ہے ساتھ لو - مکان بند کرو - جہانگیر کے مقبرہ کا
رخ کرو دیکھو اور کچھ نہین صرف اتنا سمجھانا باقی رہگیا ہے کہ یہ معاملہ نازک ہے کیا تم کہ
کارے وارد والا حساب ہے وظیفہ ہے - اِسکا لوٹ جانا بالکل ممکن ہے - قطعی
قرین قیاس ہے - کیا تم کہ اگر اتفاق سے کوئی وقوعہ پیش آئے - تو کچھ نہ کچھ
ہماری امداد ضرور کرنا - بے ہوش ہو جائین تو مُنھ پر پانی کے چھینٹے دیدینا - اتفاق
وقت سے موکّل اگر تمھارے بھی سامنے آجائے تو تم کچھ خوف نہ کھانا - کیا تم کہ ہم تو
غرضمند آدمی ہین ایک دفعہ تو اُسکی سختی کو بھی جھیل جائین گے - مگر تمھاری بلا کو کیا
غرض پڑی ہوئی ہے کہ تم اُسکے دام فریب مین آؤ - تم کو ضرور ڈنڈے سے مقابلہ کرنا چاہیے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔

شاطر عیّار۔ بندہ سب طرح مستعد ہے مگر جھوجھو ڈر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جھوجھو کو وہ جبیر (زیر) کرے گا تو ہماری کیا اصل ہے۔

ملاّن۔ کیا نام کہ تم بھی بڑے بزدل ہو۔ ارے مین تو اس خیال سے کہتا ہون کہ شاید دھوکہ مین وہ کوئی کارروائی کرجائے۔ اور آیا گر ہم نے اُسکو دیکھ لیا۔ تو پھر تو اُسکی مجال کیا ہے جو وہ ہمارے سامنے چون بھی کرسکے۔ یاد رکھنا کہ دو ٹکڑے کرڈالونگا۔

ملاّن کی یہ حالت تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ جب تک زبان مبارک پر لگام رہتا تھا اسوقت تو خیر بے بس تھے مگر جب خاموشی کا لگام اُس سے اُتر جاتا تھا پھر اسکا بگڑے ہوے گھوڑے کی طرح قابو مین آنا ذرا امر محال تھا۔ اسیطرح اسوقت بھی خوب خوب جھک مارے۔ کبھی اپنے زور وطاقت کی تعریف۔ کبھی موکل کو کوسنے اور گالیان۔ کبھی شاطر عیّار کی بزدلی پر نفرین۔ کبھی اختر حسین کے استخارہ کے جھگڑے مین ڈالنے سے ناراضی۔ غرضکہ کوئی بات نہ تھی جو نہ کی۔ اور کوئی آرزو نہ تھی جو پوری ہوئی۔ اور کوئی شان حماقت ایسی نہ تھی جو وقوع مین نہ آئی۔ مگر مثل ہے آدمی نہ مرے نہ مرے بوڑھا ہوکر تو ضرور مرے۔ آخر کبھی کبھی تو انہین بھی خاموش ہونا ہی تھا۔ آخر ہوے۔ اور معہ شاطر عیار (جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو) کا ورد کرتے ہوے چپ چپاتے مقبرۂ ہمایون کو چلے۔ راستہ مین اگر کسی شامت زدہ نے ٹوک بھی دیا تو جواب مین بہت کھری کھری باتین سُنی پڑین۔

تمھین کیا غرض جی اپنا دل ہے جہان چاہتا ہے جاتے ہین۔ آخر تم ہو کون ہمسے کوئی واسطہ نہین غرض نہین پھر فضول کیون پوچھتے ہو۔

ڈر کے مارے اگرچہ قدم اُٹھتے نہ تھے۔ بلکہ ایک ایک پانون سَو سَو من کا ہو رہا تھا۔ مگر چلتے چلتے آخر مقبرہ کی صورت دکھائی دی۔

ویران مقام۔ رات کا وقت۔ اندھیری رات۔ برسات کا موسم۔ چارون طرف

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

سناٹا۔بھیانک سین۔جدہر نظر اُٹھائیے قبرین ہی قبرین توبہ ہی توبہ۔مگر ملّان بہادر یا بے بہادر کیا کرین بندھا خوب مار کھاتا ہے۔غرض سے مجبور تھے۔خوف تو انہین بھی بہت کچھ معلوم ہورہا تھا اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہین۔ایسے مقام پر شمشیرون اور نہنگون کا اگر جگر کانپ جائے تو عجب نہین) مگر یہ پڑھ پڑھکر دل کو ڈہارس۔یا طبیعت کے ٹٹو کو پوئی دے رہے تھے کہ

عشق ازین بسیار کردست وکند

مگر ماتھا برابر ٹھنک رہا تھا۔بائین آنکھ اُسیطرح پھڑکتی تھی۔دروازہ پر کھڑے تھے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔اندر جانے کو جی نہ چاہتا تھا۔بھاگنے کی ہمت نہ تھی غرض ہزار ٹھکاریان دی گئین تب طبیعت کا ٹٹو ذرا سنبھلا ایک قدم اُٹھایا دروازہ پر رکھا۔مگر بدقسمتی اور شامت اعمال کا علاج کیا۔اِدہر انہون نے دبی دبی آواز پھولی ہوئی سانس سے۔بسم اللہ کی برکت کہکر اپنا قدم اُٹھایا۔اُدھر شاطر بولا (ججور ججور)

ملّان۔ہان ہان۔کہو کہو۔جلد کہو۔ہون۔جاگتا ہون۔

شاطر عیّار۔میرا پیشاب نکلا جاتا ہے۔

ملّان۔کمبخت نابکار۔مردود خبیث۔یہین آکر پیشاب لگا۔لگاؤن ایک ڈنڈا

شاطر عیّار۔اگر آپ نے ڈنڈا مارا تو پھر روکے سے بھی نہ رُکے گا۔

ملّان۔آخر گھر سے پیشاب کرکے کیون نہ چلا تھا۔نابکار۔یہ مقدّس جگہ اور پیشاب

شاطر عیّار۔گھر تو فارگ (فارغ) ہوگیا تھا۔یہ تو دوسری بار ضرورت پڑی

ملّان۔کیا نم کرکیون ضرورت پڑی۔کیا کوئی سلس البول کی بیماری ہے۔

شاطر عیّار۔نہین کچھ نہین۔صرف یہان کی صورتین دیکھکر نکلا پڑتا ہے۔

یہ کہنا غضب ہوگیا۔مُلّان کا وہم جہان کا تہان رہگیا۔وظیفہ بھول بھال گئے۔چارون طرف سے مُردون کی شکلین نظر آنی شروع ہوئین۔کوئی دانت نکالے کھڑا ہے۔کوئی نیلا تہبند باندھے کھڑا تسبیح پڑھ رہا ہے۔کوئی سبز عمامہ لمبا چوغا

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پتا ہو عصا لئے ٹہلتا ہے کوئی اور نہین تو ننگا ناچ رہا ہے کسی کو فرشتے عذاب کر رہے ہین کسی کی قبر مین منکر نکیر کھڑے ہوے سوال وجواب کر رہے ہین۔ کسی کے سر پر سینگ اُگے ہوے ہین دنیا سے نرالی شکل بنا رکھی ہے۔ کوئی شہید ہین خونی کفن پہنے ہوے ہین اور بدن سے برابر خون بہ رہا ہے ملان سے کچھ کہنا چاہتے ہین۔ غرضکہ جسطرف کو نظر اُٹھ گئی یہی سمان نظر آیا۔ ورے۔ اور بُری طرح ڈرے۔ ایسے کہ آنکھین بند کرلین مگر افسوس کہ مُردے اب بھی بلائے بے درمان کی طرح پیچھے پڑے ہوے ہین۔ برابر دکھائی دیتے ہین۔ مگر یہانتک خیریت تھی اب نیا ستم ہوا۔ کمبخت شاطر عیّار کی زبان سے کچھ اور بھی دل ہلا دینے والے فقرے نکلے۔

اُف مار لیا۔ لینا۔ ہائے ہائے کھالیا۔ ارے مین نے کیا کیا ہے۔ ہائے ہائے اللہ۔ محمد۔ یارسول اللہ

مُلّان سمجھے مردون کی دست درازی شروع ہوگئی۔ اب جان کی خیر نہین۔ جلدی مین کوئی اور تدبیر نہ سوجھی عصائے مبارک کو گھمانے لگے۔ زبان سے یہ برابر کہتے گئے۔ اِدہر نہین اودہر نہین۔ مین شاطر عیّار نہین مین زاغلول۔ زاغلول۔ مجھے کوئی مطلب نہین۔ ای ای ای۔ مُلّان کی زبان تتلا رہی تھی غش کھاکر گرنے والے تھے کہ شاطر عیّار کو ہنسی آئی۔ اور ہنسی بھی ایسی کہ مُلّان کو کامل یقین ہوگیا کہ بس ضرور جان جائیگی ممکن نہین کہ اسے آسیب کا خلل نہو۔

معاذ اللہ۔ معاذ اللہ۔ مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ مین کسی چڑیل پر عاشق ہوا در اصل میری ہی نادانی ہے۔ اگر دل بھی دیدیا تھا۔ تو استخارہ کی ضرورت کیا تھی۔ استخارہ بھی کرنا تھا تو یہان کیا آنا پڑا تھا۔ یہ خیال دل مین آئے اور اکدم پھر کچھ ہمّت بندھی۔ خیال آیا کہ جو کچھ ہوا سو ہوا اب بھی عافیت اسی مین ہے کہ بیک بینی و دو گوش بھاگ چلو۔ چنانچہ بھاگے اور ایسے بھاگے کہ سر پیر کی خبر نہ رہی۔ پتّا توڑ۔ بگٹٹ۔ بیتحاشا۔ ردہال۔ بھاگے۔ مگر ہائے۔ وہ جان جسکی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

برابر دنیا کی کوئی شے پیاری نہین اب بھی غم والم سے نہ بچی۔

	بعد مردن بھی خیال رُخ قاتل ہو رہی جیسے ہم آنکھ چُراتے تھے مقابل ہو رہی	

والا حساب ہوا۔ ایک پتھر نابکار سے ٹھوکر کھائی اور چارون شانے چت زمین پر آرہے
مگر یہ نہ سمجھے کہ یہ شرارت پتھر کی ہے۔ ورنہ جناب فضیلت مآب اسیوقت کوہ وجبال
کو ہزارون سُناتے۔ والجبال اوتادا۔ کی مصلحت بالائے طاق نسیان رکھدی
جاتی اور چشمہ انہار کی روانی کی پروا نہ ہوتی۔ آپ ہوتے اور جمادات کی بُرائیان۔
مگر اسوقت تو سٹی گم تھی خیال پیدا ہوا یہ بھی کسی مُردے کی شرارت ہی۔ اور اگر نہین
ہے تو اسمین کسی طرح کلام نہین ہے کہ کوئی جن بہ تبدیل ہئیت سر راہ آبیٹھا ہے۔
اور ہمسے مذاق کرتا ہے کیا تم کہ عشق دراصل ہے ہی ایسی بڑی بلا کہ اسمین انسانونکو
چھوڑ جنات تک مذاق اڑاتے ہین۔ کچھ دیر پڑے رہے۔ گر پھر ولولہ اُٹھا۔ بھولا ہوا
بھگیدن کا مصدر پھر یاد آیا کپڑے جھاڑتے اُٹھے۔ مگر ڈر لگا ہوا تھا کہ ایسا نہو پھر
کوئی کمبخت پتخنی بتائے ہونٹ ہلے پڑھنا شروع کیا۔ یا معشر الجن والانس الخ۔
پھر بھی خوف کم نہوا دوسری آیت کی تلاوت ہوئی۔ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا الخ
مگر سب

	برزبان تسبیح ودر دل گاؤخر این چنین تسبیح کے دارد اثر	

اگر عقیدہ ہو تو سب کچھ ہے۔ ورنہ تمام کلام الٰہی پڑھ جایئے تو کیا ہوتا ہے۔
یہی انکا نتیجہ ہوا۔ دل مین اُسی طرح گر بڑ مچی رہی۔ معاً خیالات نے پلٹا کھایا۔ فرمانے لگے
بیشک ٹھیک ہے اب سمجھے۔ آجکل کلام اللہ مین بھی تاثیر نہین رہی۔ معاذ اللہ توبہ
توبہ۔ استغفراللہ۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسوقت سوائے (الفرار) کے کام نہین چل سکتا۔
پھر قدم بڑھایا۔ مگر نئی آفت آئی۔ تازہ مصیبت ہوئی۔ کسی نے زور سے کہا۔ السلام علیک
یا ازاغلول ملان کے ہوش وخرد تو پہلے ہی سے سپاٹو کی طرف چلے گئے تھے۔ مگر اس آواز

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہی نہین ہین - کیا نم کہ آپ تلاش کیجئے وہ اور کوئی صاحب ہون گے -
فرشتہ - خیر پھر ہرج کیا ہے - اگر آپ وہ نہین ہین تو آپ کی روح کو وہان سے لوٹا دیا جائیگا -
یہ جواب لاجواب تھا - اب تو ملّان کو مفر نہ رہا تھا - مجبوراً یہی کہتے بن آئی کہ بھئی خیر جھگڑے سے کچھ فائدہ نہین - وہ کوئی اور ہون یا ہم ہون بہر صورت اس نام کے آدمی کو چند روز اور مہلت دو - اللہ میان سے کچھ حیلہ حوالہ کر دینا -
فرشتہ - یہ تو بالکل ناممکن ہے - اللہ کبھی دہوکا نہین کھا سکتا - اللہ سمیع و بصیر ہے - وہ دلون کی باتین جانتا ہے - اوسکی جناب مین جھوٹ کا دسترس نہین ہے - ایسا کبھی نہ کہنا -
ملّان - یہ سب کچھ صحیح مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کر ہی سکتے ہین -
فرشتہ - اچھا کسقدر آپ مہلت چاہتے ہین -
ملّان - کم سے کم تیس برس -
فرشتہ - یہ تو بہت ہین - مگر اُسروز بھی آپ کی یہی حالت ہو گی اور اسروز بھی آپکا جی معافی مانگنے کو چاہے گا - مگر خیر آپ کو یہ چاہیے کہ آئندہ ایسے واہیات باتونکو چھوڑ دو اور اپنے خالق کی یاد مین اپنی زندگی بسر کرو -
ملّان - بہت اچھا - بہت اچھا - کیا نم کہ ایسا ہی ہو گا -
فرشتہ - اچھا ہمارا حق دلوائیے ہم کم سے کم پچاس روپیہ لینگے -
ملّان کو حجت کی گنجایش ہی نہ تھی یہ کہکر کہ اسوقت تو نہین مگر گھر آئیے تو آپکو روپیہ دیدیے جائین گے -
فرشتہ - اچھا جسروز کوئی ہمارا خط تمھارے پاس پہونچے فوراً اوسی جگہ منی آڈر بھیجدینا ورنہ ہم اوسیدن تمھین دنیا سے لیجائینگے - اور اگر وعدہ پورا کیا تو تیس برس تک نہ آئینگے -
ملّان - بہت اچھا - مگر قبلہ آپ کو روپیہ کی کیا ضرورت ہے -
فرشتہ - واہ روپیہ کی تو سب جگہ ضرورت ہے - اِسی سے خدا ملتا ہے - اچھا اب

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

آپ آنکھ بند کیجئے ہم جائین۔ جبتک آواز نہ آئے تب تک آنکھین نہ کھولنا۔ اور دیکھو یہ ہماری نصیحت ہے کہ ہمیشہ نیکی کرنا۔ آیندہ سے بدی کی طرف کبھی توجہ نکرنا۔

مُلّان۔ بہت اچھا۔ اب آپ جلد جائیے۔ لیجئے ہم نے آنکھین بھی بند کر لین۔ ادہر آنکھین بند کین۔ اُدہر فرشتہ غائب ہوا اور کچھ دیر پیچھے آواز آگئی کہ اچھا کھولدو اُنھون نے آنکھین کھولین۔ ذرا جان مین جان آئی حواس ٹھکانے ہوے۔ اب سوچنے لگے کہ استخارہ دیکھین یا نہ دیکھین۔ اُف آج تو بُرے پھنسے تھے۔ مگر یون کہئے کہ بال بال بچ گئے توبہ توبہ بھئی زاغلول کیا تم نے فرشتے سے عہد کر لیا ہے لہٰذا اب یہ جھگڑے چھوڑو نیکی پر کمر باندھو۔ چلو گھر چلو یہ سوچکر فوراً چلدیے اتنے مین کسی نے آواز دی مُلّا جی کہان چلے ٹھہرو۔

اِنھون نے سمجھا تو کچھ اور تھا کہ شاید سگ زر دبرادر شغال باشد مگر مُنھ پھیر کر جو دیکھا تو اختر حسین آرہے تھے۔ ہاتھ مین ایک لال ٹین لیے ہوے تھے آتے مزاج پوچھا (خیر زندہ ہون) جواب پایا۔ بولے کہ کیا ابتک آپ نے استخارہ نہین دیکھا۔

مُلّان۔ ہون۔ آپکو استخارہ کی پڑی ہے واللہ یہان اسوقت بال بال بچ گئے ارے بھئی موت کے مُنھ سے نکلا ہون یہ سُنکر اختر حسین ہنسے پوچھا آخر کیا ہوا مُلّان نے تمام قصّہ سنایا۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اب عہد کر لیا ہے کہ آیندہ سے بدی کی طرف توجہ نہ کرینگے۔

اختر حسین۔ لاحول ولا۔ واللہ آپ بھی کیا آدمی ہین۔ ارے دیکھا جائیگا تیس برس کوئی اب رکھے ہین۔ آدمی بوڑھا ہوتا ہے۔ واہ آپ نے بڑا فکر کیا۔

مُلّان پہلے تو بہت کچھ عہد پر اڑے رہے مگر آخر خیال پیدا ہو گیا کہ ہان تیس سال کچھ کم نہین ہین ابھی مدتین پڑی ہین ایسا ہی ہوگا تو اُنتیسوین سال توبہ کر لین گے کیا تم کہ کوئی ابھی توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ جس کام کے لیے یہانتک تکلیف کی اور کیا تم کہ جسوجہ سے فرشتہ سے سابقہ پڑا وہ کام ضرور کرنا چاہیئے۔ ورنہ لوگ کہین گے کہ بُزدل ہین ڈر گئے۔ دوسرے یہ کہ تنہائی کا اور معاملہ تھا اسوقت خیریت سے اختر حسین

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بھی ساتھ ہین کچھ ایسا ویسا ہوگا تو یہ بھی ساتھ دینگے یہی سوچکر بے تکلف فرمادیا کہ اچھا چلو
اور چلدیئے مقبرہ کے اوپر کے درجہ مین جا پہونچے ایک کونے مین رومال بچھایا۔ لوبان جلایا
کافور پاس رکھا عطر ملا۔ سب علیحدہ ہوگئے صرف جناب ہی باقی رہ گئے۔ دلمین ڈ بکر
پکر ضروری ہو رہی تھی مگر برابر گردن ہلائے آنکھین بند کیے ہوے رٹ رہے تھے۔
"ملان کے ہوش گم عقل خراب لے موکل آشتاب میری بات کا دے جواب"

جلد جلد پورا کرنیکی غرض سے بڑی پھرتی کے ساتھ ورد کر رہے تھے۔ اتنے مین ایک مہیب
آواز آئی۔ جیسے کہ توپ چھوٹتی ہے۔ ادہر اُس آواز کا آنا اور اُنکے کان کھڑے ہونا
اِدہر اُدہر دیکھنا۔ دلمین یہ خیال پیدا ہونا کہ بس ضرور وظیفہ نے اثر پیدا کیا واہ کیا مجرب
وظیفہ ہے۔ اہاہا سبحان تیری قدرت۔ مگر ساتھ ہی اِسکے جسقدر وظیفہ کے پُر اثر اور
سچے ہونے کی خوشی تھی اوسیقدر یہ بھی کھٹکا لگا ہوا تھا کہ بس اب کوئی دم جاتا ہے کہ
مُوکل شمشیر برہنہ آتا ہے۔ خدا جانے کمبخت کی کیسی صورت ہوگی الٰہی عزت آبرو تیرے
ہاتھ ہے اوسکے سامنے کوئی خلاف قاعدہ بات نہ نکل جائے کہین خواہ نخواہ اور
آفت کھڑی ہو مصیبت آئے۔ مگر خیر کچھ بھی ہو گیا نم کہ کچھ بھی ہو پھر بھی عشق بازی
کچھ بُری شے نہین۔ لاکھ روپیہ صرف کرتے۔ ہزار تھیٹر۔ اور بائیسکوپ کے تماشہ مین
جاتے فرشتہ اور مُوکل کو نہ دیکھ سکتے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سیر عشق ہی کی بدولت نصیب
ہوئی ہے۔ یہ اِسی اُدہیڑ بن مین لگے ہوے تھے اتنے مین زنجیر کی کھنکھناہٹ سنی
سمجھے ابی آپہونچا دیکھئے کیونکر بنے۔ کیا گذرے۔ ابھی اچھی طرح انجام پر نظر بھی نہ ڈالنے پائے
تھے کہ سامنے سے ایک قوی ہیکل۔ ڈرہیل۔ دیو کا بچہ۔ ننگا۔ صرف ایک لنگوٹی باندھے
ماتھے پر (خدا جھوٹ نہ بلائے) تو کوئی آدھ سیر تکا سیندور ملے۔ دانت
نکالے بھاگتا ہوا سامنے سے آتا دکھائی دیا۔ غضب یہ تھا کہ آہنختہ تیغ تو تھا ہی
ملان کے سر مبارک کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ جیسے ملان بھی تاڑ گئے جب تک کہ
قریب دس گز کا فاصلہ رہا تب تک تو یہ بھی مستعدانہ بیٹھے رہے برابر وظیفہ پڑھتے
رہے۔ مگر پھر خیال فرمایئے۔ کہ ایک تو مہیب صورت۔ دوسرے جان کا خوف جان بھی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

دوہری قیمت کی۔ جیسے ابھی فرشتہ نیکو خصال سے پچاس روپیہ قیمت دیکر گویا از سر نو خرید کیا تھا۔ بھاگنا پڑتا۔ اور پھر پڑتا۔ اب یہ بات ذرا تصدیق طلب ہے کہ خوف کیا پیدا ہوا۔ صرف اُسکی صورت نے اُنہیں بھاگنے پر مجبور کیا۔ یا پیاری جانکی خوف نے بہرحال بھاگے ضرور اور بھاگے بھی اُسی انداز سے جیسے فرشتہ رحمت کے آگے بھاگے تھے۔ یعنی سر پر پانون رکھکر۔

مُصلّا بچھا رہا۔ لوبان جلتا چھوڑا۔ تسبیح وہین پھینکی۔ آپ اُٹھے اور چلے۔ مگر مثل ہے کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ موکل نے آکر ہاتھ پکڑ لیا۔ تلوار اُٹھاکر پوچھا کہ کیون کہان۔

مُلّان۔ حضور لامع النور۔ کیا نم کہ بڑی خطا ہوئی کہ آپ کو تکلیف دی۔ کیا نم کہ معاف کیجئے۔ آیا کہ خبر نہ تھی۔ کہ آپ کو آنا پڑے گا۔ معلوم نہ تھا کہ آپ کی ایسی صورت ہے لوگون نے بہکایا۔ اُبھارا۔

مؤکل۔ کچھ مطلب نہین۔ ہم تمکو مارینگے قتل کرینگے۔

مُلّان۔ کیون غریب کے مارنے سے کیا فائدہ۔ للہ۔ بحق رسول اللہ چھوڑ دیجئے

مؤکل۔ کیون بلایا۔

مُلّان۔ حضور آپ اور خفا ہو جائینگے تو پھر ہمارا کہین بھی ٹھکانا نہین۔

مؤکل۔ بتاؤ۔ بتاؤ۔ تمھارا وظیفہ پورا ہو گیا۔ ورنہ مار ڈالتے خیر اب بتاؤ۔

مُلّان۔ اب میری کوئی خطا نہین ہے۔ کیا نم کہ دیکھئے آپ ہی پوچھتے ہین۔ سنئے حضور بات یہ ہے۔ ایکدن۔ جب کیا نم کہ ہم مسجد مین رہا کرتے تھے اُسوقت راتکو بخار چڑھا صبح کو جی چاہا جمنا پر ہوا کھا آئین نکلے ہوے چلے گئے۔ کیا نم کہ وہان ایک پری جمال کو دیکھا۔ دل ہی تو ہے فریفتہ ہو گیا۔ گھر آے سرد آہین کین یار دوستونکو خبر ہوئی اُنھون نے تسلی دی۔ ایک نوکر رکھا۔ مسجد چھوڑی۔ کمرہ بازار مین لیا۔ اوسکی فرمائشین سب پوری کین۔ اب کرٹون کی جوڑی کی فرمائش ہوئی۔ معاملہ ذرا نازک تھا لہٰذا استخارہ دیکھا آپ کو یاد کیا۔ آپ کو تکلیف دی آپ آ گئے۔ ہم معافی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مانگتے ہین - دراصل آپ بڑے نیک ہین - کیا نم کہ آپ کے اخلاق برگزیدہ کی تعریف ہو نہین سکتی - اب آپ بتا دیجئے - اور کیا نم کہ ذرا صحیح صحیح رائے دیجئے - کڑون کی جوڑی دیجائے یا نہین - اور کیا نم کہ اگر آپ کو تکلیف ہو تو نہ بتائیے - ہان کیا نم کہ ہم بھول گئے تھے آپ اپنا نام تو بتائیے کہ آپ کا نام کیا ہے -

مؤکل - ہمارا نام قلقائیل ہے اچھا بے تکلف سونے کی جوڑی بھیجدو - اور جو کچھ وہ مانگے بے تکلف اُسے دو - اُسکی خواہش سے زیادہ وہ تمھاری سچی عاشق ہے - نہ دوگے تو ہرگز تمھارے حق مین اچھا نہ ہوگا - اتنا کہہ مؤکل ایک طرف کو دم پھڑکاتا ہوا بھاگا ملّان کے ہوش ٹھکانے آئے مُصلّا اُٹھایا - آواز دی -

میان اختر حسین ہوت - بٹیا شاطر عیّار ہوت - ارے مان آؤ مردون کی طرح باہر آؤ - آؤ سب کام فتح ہے -

جلد شاطر عیّار اور اختر حسین آئے - السلام علیکم - کہئے کہئے کیا گذری

ملاجی - کیا نم کہ گذرتی کیا - سب کام فتح - وہ جگرداری سے باتین کی ہین کہ میان مؤکل بھی ساری عمر یاد رکھینگے کہ کس سے مالا پڑا تھا -

اختر - آخر کہئے تو سہی کیا ہوا -

ملّان - ہوا کیا - آئے - تلوار ہاتھ مین تھی - مارنا چاہتے تھے - مگر میری صورت دیکھتے ہی گم - ہوش و حواس غائب - بے ہوش ہونے لگے - بھاگنے لگے - کیا نم کہ جب ہم نے دیکھا ڈر گیا - او تھے ہاتھ پکڑ لیا - اور کہا ٹھیرو کہان جاتے ہو - کانپنے لگا پوچھا کہئے حضور کیا حکم ہے - ہمنے پوچھا کہو کیا رائے ہے کڑونکی بابتہ - بولا کہ مین کیا کہہ سکتا ہون جو کچھ حضور کی رائے ہو - پھر بھلا جب ہماری منشا پائی گئی تو وہ کب انکار کر سکتا تھا - فوراً اُس نے بھی قبول کر لیا -

اختر حسین اور شاطر عیار کے تو دل کی سی باتین ہو رہی تھین پھر بھلا وہ اسمین کیا کہہ سکتی تھے یہ ہی کہتے رہے کہ اسمین کیا شک ہے - آخر کار تینون واپس آئے -

مکان کھولا اندر بیٹھے - ادھر اُدھر کی باتین ہوئین - آخر مصرع

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

ہوتے ہوتے وہی ذکر آگیا - اختر بولے لیجئے اب کام فتح ہوگیا دو باتین کیجئے ایک تو بازار سے مٹھائی منگوائیے مُنھ میٹھا کرلیئے - دوسرے یہ کہ روپیہ دیجئے -

ملّان - کیا نم کہ جلدی کیا ہے دیکھا جائیگا -

اختر حسین - واہ جناب - گھونسون مین کیا اُدھار - نقدہ وحرمتہ اُدھارہ وفضیحۃ اگر آپکو اب بھی یقین نہ آیا ہو تو خدا حافظ -

ملّان - کیا نم کہ اختر حسین دیکھو روپیہ تو دیتے ہین - مگر اس شرط پر دیتے ہین کہ کل پرسون مین نکاح ہوجائے - ورنہ پھر آیندہ ہم ایک کوڑی نہ دینگے اور یہ روپیہ واپس لے لینگے -

اختر حسین - بیشک بالکل درست ہے - واللہ ہم پھر خود کبھی آپ سے نہ کہینگے

ملّان اچھا لیجئے - یہ کہہ صندوق کھولا اُس مین سے روپیہ نکالا - اور بسم اللہ کہکر چار سَو روپیہ اختر حسین کے حوالے کردیئے گئے - اب بھلا ملّان کے پاس بیٹھنے کا اُنھین کام ہی کیا باقی رہا تھا - لہذا اجازت مانگنے لگے -

ملّان - کیا نم کہ دوست یہ ہم چاہتے ہین کہ کل کم سے کم ہمسے اوسکی دُو دُو باتین ہوجائین -

اختر - اسمین بھی عذر نہین ہے - مگر بات یہ ہے کہ وہ خود بے انتہا محتاط ہے واللہ وہ یہ ہرگز نہین چاہتی کہ جب تک کوئی شرعی حیلہ نہو آپ کے سامنے آئے لہذا پردہ سے بات چیت ہوگی اور کچھ نہوگا -

ملّان - کیا نم کہ یہ ہمین بھی منظور ہے آہ کیا نم کہ ؎

گھر مرا کاش ترے گھر کے برابر ہوتا

تو نہ آتا تری آواز تو آیا کرتی

اختر حسین رخصت ہوگئے یہ اور ستم کرگئے کہ اپنے ساتھ ہی ہیرامن کو بھی لیگئے یعنی شاطر عیّار بھی اونہین کے ہمراہ تشریف لیگئے -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

بیسوان قہقہہ

شاطر عیار پکے رنگے سیار تھے اِسواسطے اُنھون نے میان اختر حسین سے دست سوال دراز کردیا کہ ہمارا انعام ہمین ملنا چاہیئے۔

اختر حسین نے بھی جیب پر ہاتھ ڈالا نہ ڈالنے کی وجہ کیا تھی۔ گھر سے کچھ جاتا تو جی کو لگتا۔ مگر یہان تو مالِ حرام بود بجاے حرام رفت، کا مضمون تھا۔ کچھ یہ سوچا کچھ یہ خیال پیدا ہوا۔ اوہہ بات ہی کیا ہے روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے اِدہر آیا۔ اُدہر گیا۔ ہم اور ملّان سلامت ہین تو روپیہ ہے کیا چیز۔ سونے کے انڈے دینے والی مرغی کے دم مین دم ہے تو کیا غم ہے۔ لہٰذا پانچ روپیہ نکالکر شاطر کے ہاتھ پر رکھے۔ مگر اِس نے صاف انکار کردیا۔ کہ میان یہ بھی دینے کی کیا ضرورت ہے اِس سے تو یہی بہتر ہے نہ دیجیے ہمین بھی خدا دیگا۔

ملّان جی کی ناراضی کی تو کچھ بات نہ تھی۔ وہ سو دفعہ خفا ہوتے تو دو گھسے دیکر منا لیے جاتے مگر شاطر عیار کی ناراضگی اختر حسین کے لیے بھی بہت مخدوش تھی۔ اسواسطے یہ جواب دینا پڑا کہ اچھا پھر تم ناراض کیون ہوتے ہو۔ جو کچھ کہو وہ دون۔

شاطر عیار۔ میان اگر دیتے ہین تو بیس ۲۰ عدد کی رقم دلوائیے۔ جو کچھ معلوم بھی ہو دیتا بھی خوش ہو اور لیتا بھی

مجبوری کا معاملہ تھا آخر اختر حسین مغلوب اور شاطر غالب رہے۔ پانچ چوک بیس ۲۰ لیکر ٹلے۔ یہ کہہ لئے دیکھ لئے کہ کوئی کھوٹا تو نہین ہے۔ ادہر اختر نے بھی کہدیا کہ ہان اچھی طرح دیکھ لو پھر مین نہ پھیرون گا۔

روپیہ لینے کے بعد شاطر تو وہین سے کٹ گئے۔ اور کلال کی دوکان کا رخ کیا۔ اُدہر اختر حسین صاحب سیدھے اپنے دولت خانہ پر نازل ہوے۔ وہان پہلے ہی سے دو ایک اِنکے ہم مشرب اِن کے منتظر تھے۔ اِنکے جاتے ہی اکدم آواز بلند ہوئی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کہیئے خیریت ہے۔

اختر۔ خیریت۔ اور سب کام ٹھیک ہے

دوسرا۔ کہو لے آئے۔

اختر۔ اور کیا چھوڑ بھی آتے۔ ارے واللہ ہم جب کوئی بات اُٹھاتے ہین تو پھر اُسے بیکار تھوڑا ہی اُٹھاتے ہین جس بات کا بیڑا اُٹھا لیا۔ پھر ممکن نہین ہے کہ اُسے کر نہ دکھایا ہو۔

اختر ہان یار یہ تو یہ ملک الموت کا کیا قصہ ہوا۔

دوسرا۔ قصہ یہ ہوا کہ ہم تم اور رفیق احمد تینون مقبرہ مین تو پہونچ ہی چکے تھے یہ دوسری بات تھی کہ علیحدہ علیحدہ تھے۔ اُدہر رفیق تو مؤکل کی صورت بنائے چھپ رہے تھے۔ تم خدا جانے کس جگہ تھے مین دروازہ مین ایک جگہ غائب تھا۔ شاطر عیّار کمبخت کو سب قصہ تو پہلے ہی سے معلوم تھا۔ لہذا اُسنے دروازہ پر پہونچکر زاغلول صاحب سے مذاق شروع کیا۔ کمبخت نے کہا کہ مجھے تو ڈر معلوم ہوتا ہے اور پھر لُطف یہ کہ ظالم نے نقل کو اصل کر دکھایا۔ ملّاجی کو بھی مُردے نظر آنے لگے۔ ڈرے اور بھاگے۔ ایسے بھاگے کہ معلوم ہوتا تھا بس اب گھر پہونچکر ہی دم لینگے۔ مین نے دیکھا کہ کام بگڑ چلا۔ بنا بنایا کھیل سب مٹی مین ملا جاتا ہے لہذا مین چکر کاٹ کر اونکے پیچھے سے آیا۔ میرا ارادہ تو یہ تھا کہ انھین سمجھا بجھا کر پھر استخارہ دیکھنے پر آمادہ کر دون۔ مگر مین اُنسے ملا تو اُنھون نے ملک الموت سمجھا۔ مین نے بھی کہدیا کہ ہان ہم ملک الموت ہین۔ قبض روح کے لئے آئے ہین۔ یہ سُنتے ہی اونکے ہوش اُڑے اِدہر ہم نے دیکھا کہ اس پردہ مین اب کچھ اور کام نکل سکتا ہے۔ لہذا فوراً کہا کہ مجھے اور بھی کام ہین جلد تیار ہو جایئے۔ اُنھون نے بھی بہانے تو خوب کیے۔ مگر بھلا۔ بڈھی بھیڑ۔ بھیڑیے کو کب چرا سکتی ہے۔ آخر مجبور ہوئے۔ کچھ مہلت چاہی۔ آخر ہم نے تیس برس کی اور مہلت دیدی۔ مگر پچاس روپیہ ٹھیرا لئے۔ اور کہدیا کہ جسوقت کوئی خط تمھین ملے فوراً پچاس کا منی آڈر کر دینا۔ ورنہ اوسی روز بندہ موجود ہوگا اور آپ ندارد ہو جائینگے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

یہ فقرے سُنکر بھلا اختر حسین داد کیون نہ دیتے۔ پہلے ہی سے قاعدہ چلا آتا ہے کہ چور کا ساتھی گرہ کٹ ہوتا ہے۔ خیر تھوڑی دیر مین یہ بات آئی گئی ہو گئی۔ اب دوسرا ذکر چھڑا۔ حقّہ بجرے پر نوبت پہونچی۔ یہ بھی ہو گیا میان اختر حسین کا حقّہ غالب رہا اور اتفاقاً ایسا ہی ہونا بھی چاہئے تھا جسکی محنت زیادہ اُسیکا روپیہ زیادہ۔ اب ذرا وقت زیادہ گذر گیا تھا اور ہر کوئی اپنی اپنی ضرورت سے بھی مجبور تھا کسیکو افیون کی عادت تھی روپیہ پاس آتے ہی چنیا بیگم کی تصویر سامنے آن کھڑی ہوئی۔ کوئی شراب کے دلدادہ تھے اُنھین شیشہ مین لال پری کا نقشہ نظر آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر پیچھے اب جاتے ہین کہہ کہکر خدا حافظ و ناصر ہے کا معقول اور دل خوش کن جواب پاکر ہر کسی نے اپنا اپنا راستہ لیا۔

۲۱
اکیسوان قہقہہ

دوسرا دن نکلا آفتاب عالمتاب نے اپنا رخ انور دنیا کو دکھایا۔ اختر حسین اُٹھے رات کی پی ہوئی کا کچھ خمار تھا صبح کو تھوڑی سی اور پی لی درد سر کافور ہوا۔ اب دُو کی سوجھی اُٹھے اچکن پہنی کچھ سوچا۔ اور پھر سے۔

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلا کشان محبت بکوئے یار روند

کی مصداق کے موافق اپنے مسند حاجات خداوند نعمت کی طرف چلدیے جا پہونچے وہ گوشہ روزہ دار برا اللہ اکبر کیطرح پہلے ہی سے اِن کے منتظر تھے۔ صورت دیکھتے ہی بیرسی کی شکایت کرنے لگے۔

اختر حسین۔ کیا عرض کرون دنیا کے اشغال کچھ ایسا منہمک کر دیتے ہین کہ اکثر ضروری ضروری کام بھی رہجاتے ہین۔

ملّان۔ خیر ہوگا۔ جانے دیجیے مطلب کی بات کہیے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین۔ جو ارشاد ہو۔

مُلّان۔ روپیہ پہنچا دیا۔ یا نہین۔

اختر حسین۔ واہ بھلا روپیہ پہونچانے مین اتنی دیرا جی جناب اوسیوقت۔ بھلا ایسے کار خیر مین اور دیر توبہ۔ توبہ۔ یہ دیکھئے خاص اونکی دستخطی رسید موجود ہے۔

یہ کہکر ایک کاغذ جیب سے نکالکر مُلّان کے سامنے کیا۔ اُنھون نے بھی بڑے شوق سے پڑھا۔ لکھا تھا کہ آج مین نے اپنے پیارے کے بھیجے ہوئے روپیہ وصول پائے مین بہت خوش ہون اور ہمیشہ اوسکے ہر حکم کی تعمیل کے واسطے تیار ہون اور رہونگی۔ اس عبارت کے علاوہ جنّی خط مین ایک دستخط تھے جو مُلّان کیا اگر اونکے قبلہ و کعبہ بھی پڑھنے کے واسطے آتے تو یقینی نہ پڑھے جاتے۔ اُنھون نے بھی غور تو بہت کچھ کیا مگر کام نہ چلا آخر اور سلسلہ چھیڑ دیا کہا کہ کیا یہ واقعی میری پیاری کی لکھی ہوئی تحریر ہے

اختر حسین۔ واللہ واقعی کی بھی ایک ہی ہوئی الیصاحب انعام دلوائیے۔

مُلّان۔ انعام کیسا بھئی دنیا مین سب کام اپنے دوستون کی بدولت ہوا کرتے ہین اور ہم تو تمھارے اسقدر ممنون و مشکور ہین کہ واسد بیان نہین ہوسکتا۔

اختر حسین۔ تو قبلہ خالی خولی مشکوری بے فائدہ ہے اس سے کام چلنا محال ہے کچھ دلوائیے آپنے سنا نہین ہے کہ لقمہ و حرمتہ۔

مُلّان ہرچند ٹالتے رہے مگر اختر حسین بھلا ایسے کیون تھے کہ ٹالے ٹل جاتے ملاجی اپنے زعم مین اگرچہ پورے عامل تھے۔ مگر اختر حسین بھی پڑھے جن سے کچھ کم نہ تھے اسواسطے انہین کے ہاتھ میدان رہا۔ دس روپیہ شیرینی کھانے کیلئے لیکر پیچھا چھوڑا۔ اب مُلّان کچھ اور فرمانے لگے کہ بھئی کیا تم کہ یہ تو سب کچھ ہوچکا۔ ہم دے چکے تم لیچکے مگر یہ تو ٹھیک ہے نہین آخر اب ہمارے کام کی بھی تو بات چیت کرو۔ اب تو انکی یہ ضد بھی پوری ہوچکی طلائی کڑونکی قیمت بھی اُن کے پاس پہونچ گئی۔ براہ مہربانی ایک تو آپ آج اونسے ہماری بات چیت کرائیے دوسرے آیا کہ خالی باتون سے کیا تم کہ کام نہین چلتا۔ کل ہی کو عقد نکاح کی تیاری ہوجائے اگر وہ چاہین تو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اتنی ہم اور بھی رعایت کردینگے کہ چپ چپاتے شادی کرنیکو تیار ہین کسی کو کانون کان بھی خبر ہوگی۔ کچھ ہم سوچین گے کچھ تم تدبیر کرنا پس اونہین یہان نکال لانا اور یہین اس کارخیر سے فراغت کرلینا۔

اختر۔ اُف یہ کتنی بڑی بات ہے اور ہمین اس سے انکار کب ہے جب شرط پوری ہوجیسکی تو بس اب اسکے ہوجانے مین بھی کچھ تامل نہین ہے۔

اس بات کے تھوڑی دیر بعد اختر حسین تو اپنے گھر کو سدھارے یاران جلسہ مین پہونچے قصہ سُنایا۔ کہ ملاّن کا مزاج بیحد جولانیون پر ہے وہ اب اس پر تُلے ہوئے ہین کہ جہان تک ہو نکاح جلد ہوجانا چاہیئے بولو کیا تدبیر ہے۔

رفیق۔ ادہہ یہ کونسی ایسی زبردست بات ہے جسکے لئے آپ یون فکرمند ہین ایسے بیوقوف کو تسلی دیناہی کیا۔ ملاّن تو کٹ پتلی ہے جدہر چاہا گھمادیا۔ آج ہی سہی صرف اتنی آپکو تکلیف کرنی پڑے گی ایک زنانہ جوڑا لادینا پھر دیکھنا کہ مین کیا کرتا ہون۔

اختر۔ واللہ بھئی خوب سوچے۔ مگر۔۔۔

رفیق۔ اونہہ اسکا بھی کچھ غم نہین مین سب دیکھ لونگا۔ بہرحال یہ معلوم ہوگیا کہ آئندہ کو بغیر کچھ کیے ہوئے اونسے ایک کوڑی وصول نہین ہوسکتی۔ اور اگر کچھ تاخیر سے کام لیا تو یہ بھی اندیشہ ہے کہ راز اور کسی پر کھل جائے۔

اختر حسین۔ ابھی مجھے کچھ زیادہ فکر تو نہین ہے کیونکہ واللہ ایسے ایسے آدمیونکو تو کھڑا کرکے بازار مین بیچ سکتا ہون۔ مدتون تک اس بات کو ٹال سکتا ہون۔

رفیق۔ مگر آپ کو ضرورت کیا جناب کا رامروز بفردا مگذار والاحساب ہے۔

اختر۔ خیر اب آپکی یہی رائے ہے تو یونہی سہی۔

اسکے بعد اِن لوگون مین اسی معاملہ کی بابت اور باتین ہوتی رہین آخر یہی رائے قرار پائی کہ دیر فضول ہے آئی ہوئی دولت کا پھیرنا سراسر حماقت ہے ملاّن کا آج ہی نکاح ہوجانا چاہیئے۔ اور نکاح کے بعد اونکے پاس جو کچھ مال ومتاع

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہے وہ سب لے کر راستہ بتا دینا چاہئے - اِس کام کو رفیق احمد صاحب انجام دین

بائیسوان قہقہہ ۲۲

ادہر یہ طے ہوگیا اُدہر جون ہی اختر حسین گئے ملان کے پاس ایک صاحب تشریف لائے ناظرین اِنہین پہچان لین یہ وہی صاحب ہین جو ایک مرتبہ اور بھی ملّا نکو سمجھا چکے ہین کہ یہ لوگ آپ کو سبز باغ دکھارہے ہین ذرا سنبھل سنبھل کر کام کیجئے آج پھر آئے آتے ہی سلام علیک ہوئی -

ملّان - وعلیکم السلام کہئے آج آپنے کیون تکلیف فرمائی -

خیر خواہ - کچھ نہین صرف آپ سے ملنے کو جی چاہا چلا آیا - یہ بھی جی مین آیا کہ آپکے معاملہ کی بابت بھی کچھ قصّہ سُن آؤن -

ملّان - معاملہ کی بابت آپ کیا قصّہ سنینگے کیا تم کو دیکھ لیجئے آسمان کا تھو کا ہوا اپنے ہی حلق مین آتا ہے - آپ ہی تو کہتے تھے کہ یہ سب معاملہ جھوٹ ہے اب آج کل مین نکاح ہونیوالا ہے یہ بھی کہدینا کہ جھوٹ ہے کیا تم کو شاید آپ نے ہمین نادان سمجھا تھا کہ جو زبان پر آیا بے تکلّف کہہ گذرے - ایصاحب ہم نے بھی دنیا دیکھی ہے -

خیر خواہ - ملاجی واللہ آپ کی حالت پر مجھے ترس آتا ہے اور وہ بھی صرف اِسوجہ سے کہ آپ نے میرے لڑکے کو قرآن شریف پڑھایا ہے آپ کا میرے اوپر حق ہے - مین پھر آپ سے کہتا ہون کہ آپ بدمعاشون کے پنجہ مین پھنسے ہوے ہین یہ لوگ آپکو تباہ کر دینگے - مین ساتھ ہی وعدہ کرتا ہون کہ اگر آپ باز آجائین تو جسقدر روپیہ یہ آپ سے لیچکے ہین مین واپس دلادون گا - مگر شرط یہ ہے کہ آپ اِن حرکتون کو چھوڑ دیجئے -

ملّان - واہ جناب واہ ساری رات روئے اور ایک ہی مرا - بلکہ ایک بھی نہ مرا

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کیا تم کو آپ کو تمام حال سُنا دیا اور یقین ہی نہین آتا - خیر آیا کہ اگر آپ نے ہمکو ایسا ہی بے وقوف سمجھ رکھا ہے تو جانے دیجیے ہم نادان سہی آپ عقلمند - آئندہ اگر آپ کو ہمارے پاس آنا ہے تو اس قسم کا ذکر ہی نہ کیجیے ہم نہین چاہتے کہ آپ جیسے کودن اور نافہمون کے ساتھ اپنا دماغ خالی کرین -

خیر خواہ - ملا جی ہمارا کچھ نہین بگڑتا ہے مال جاتا ہے تو آپ کا دولت جاتی ہے تو آپ کی ہمین کچھ غرض نہین ہے مگر پھر کہتے ہین - کہ سہ

لے ذوق وقت رفتنیکے رکھئے جگر پہ ہاتھ	
ورنہ جگر کو روئیگا تو دھر کے سر پہ ہاتھ	

ہم صرف سمجھاتے ہین اگر آپ اس سے ناخوش ہین تو آئندہ ہم کچھ نہ کہینگے - مگر ہان آپ کو یہ جتا دینگے کہ کسیوقت ہم نے آپ کو سمجھایا تھا - اور آپ نہ مانے تھے -

ملان - خیر یونہی سہی - اور جو مراد پوری ہوگئی اور انشاء اللہ وہ آجکل مین ہونیوالی ہے تو مزے بھی تو ہم اُٹھائینگے -

اِنکے خیر خواہ اُسیوقت اُٹھتے ہوئے چلے گئے - جانیکے بعد ملان نے حسب معمول بہت سی گالیان دین کہ سمجھانے آجاتے ہین اور یہ سمجھتے نہین کہ بھینس کی دُم کسطرف ہوتی ہے یہ اسی طرح بڑبڑا رہے تھے اتنے مین شاطر عیار آپہونچے - بیٹھ گئے ادہر اُدہر کی باتون کے بعد کہنے لگے کہ آج میرا بھی انعام دلوائیے -

ملان - کیا تم کو انعام کیسا -

شاطر - شادی ہونیوالی ہے بیگم صاحبہ آنے والی ہین

ملان - بیٹا کیا تم کو جلدی کیا ہے جب شادی ہو جائیگی تو تمکو کیا محروم چھوڑ دیا جائیگا - آخر اور ونکو حق دیا جائیگا تو تمکو نہ ملنے کا کیا سبب ہے -

شاطر - جب سامان ہوتا جاتا ہے تو پھر ہمارا حق ملنے مین -

ملان ابھی کچھ جواب معقول دینے نپائے تھے کہ اختر حسین آپہونچے اور شاطر عیار کا انعام کا راگ ختم ہوا - ملان اپنی دھمری راگنی الاپنے لگے - پہلے ایک غمخوار کے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

آنے اور اُسکے سمجھانے کا قصّہ بیان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ ہم ایسے ایسے بیوقوفون کی بات پر کان نہین دھرتے ہین۔ اچھا نکاح کا کیا ارادہ ہے۔

اختر حسین۔ سب معاملہ ٹھیک ہی صرف اتنی کسر باقی ہے کہ آج قریب قریب کچھ روپیہ کا اور خرچ ہے۔

مُلّان۔ اب خرچ کی کیا ضرورت ہی۔ کیا ہمیشہ خرچ کی ہی ضرورت ہوتی رہیگی۔

اختر حسین۔ تو کیا آپ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ شادی مفت مین ہو جائیگی۔ جناب والا سیکڑون طرح کے خرچ ہوتے ہین۔ شادی بیاہ مین تو خرچ ہی خرچ ہے۔

مُلّان۔ خیر یہ بھی دیکھا جائیگا۔ مگر ویسے معاملہ تو سب ٹھیک ہے۔

اختر حسین۔ جناب والا آپ کیلئے سخت دقتون اور مصیبتون کا سامنا کرنا پڑا ہے تب جا کر کہین معاملہ روبراہ آیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کیا کرینگے مین تو تھک گیا ہون ہی کام مین مصروف رہا ہون ہزار حیلے اور بہانون سے اُسے اُسکے مکان سے نکالکر اپنے مکان پر لایا ہون۔ اب شام ہو جائے تو چلئے نکاح ہو جائیگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ معاملہ بس آپس کے لوگون تک محدود رہے۔ غیر کو کانون کان خبر بھی نہو کیونکہ سیکڑون اندیشے ہین۔ اولاد کی محبت جیسی کچھ ہر شخص کو ہوتی ہے اُس سے تو آپ واقف ہین بہت ممکن ہے کہ انھون نے اُسکی تلاش مین آدمی دوڑا دیئے ہون۔ تھانہ مین رپورٹ لکھائی ہو ڈر ہے کہ عین وقت پر کام نہ بگڑ جائے اور خدانخواستہ آپکے دشمنون پر کوئی آفت آئے اجی یون تو ہم سب نیازمند ہر وقت آپکی مدد اور حمایت کے لیے کمربستہ ہین مجال ہے کہ کوئی آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ بھی سکے مگر زمانہ ذرا نازک ہے آدمی آجکل سوچتا کچھ ہے اور کچھ ہو جاتا ہے۔

مُلّان۔ ہان کیا تم کہ احتیاط شرط ہے اور ویسے تو ماشاءاللہ ہم کسی سے دبنے والے نہین آپ نے ہماری مردانگی کے جوہر ابھی دیکھے کہان ہین۔ صرف یہ دو تین واقعے ہوے ہین سو اُن مین ہم غالب رہے ہین۔ ایک تو وہی شاطر عیار نے ایکمگر ین غلطی سے پہونچا دیا تھا۔ وہان دو جوانان تہمتن سے مقابلہ اور مجادلہ ہوا بفضلہ تعالیٰ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ہمین کو فتح نصیب ہوئی دوسرے پھر سپاہی نے بھی کچھ کم زیادتیان نہین کین وہان بھی بندہ نے دب کربات نہین کی۔ تیسرے ہوٹل مین اول تو انکے بھائیصاحب ہم سے لڑنے کے واسطے تیار ہوئے اُنھین ٹھیک بنایا۔ دوسرے پھر مالک ہوٹل سے جو کشتی ہوئی اُنھین تو خوب خوب سمجھا دیا غرض خدا کے فضل سے ہم نے آجتک کہین نیچا نہین دیکھا۔ اب بھی جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔ ہم ہر طرح تیار ہین۔

اختر۔ خیر یہ سب باتین تو ہمین معلوم ہین۔ واللہ ملاجی آپکو رستم سے زیادہ سمجھتا ہون اور فی الواقع آپ اُس سے کچھ کم نہین ہین۔ مگر اب بغیر روپیہ کے تو کام چلنا محال ہے روپیہ دلوایئے مین جاکر کچھ انتظام کرون۔ آخر کھانا وغیرہ تو ضرور پکے گا۔ ولیمہ ہوگا۔ ولیمہ کی دعوت نہ بھی اب جو لوگ صبح سے پریشان پھر رہے ہین اُنھین اب شام کو یہ تو ہو نہین سکتا کہ نکاح کے بعد کہہ دیا جائے کہ اپنے اپنے گھر جائین۔

ملان اگرچہ روپیہ دینے کو ویسے تو راضی نہ تھے مگر غرض ہر آدمی کو مجبور کر دیتی ہے دوسرے غرض بھی ایسی غرض کہ جسمین جان تک کی پروا نہین کی گئی تھی پھر بھلا روپیہ تو چیز ہی کیا ہے اُٹھے ادہر اُدہر سے کنجی ٹٹولکر نکالی۔ اِن کے لیے ساہوکار یا خداوند نعمت وہی دو ایک صندوق تھے۔ کھولے اور بغیر کسی وعدہ ادائیگی کے روپے لے لئے پچاس گنے۔ لاکر اختر کے ہاتھ مین دیئے اور کہدیا کہ اسوقت اِن سے کام چلاؤ یہ ختم ہوجائینگے تو پھر دیکھا جائے گا اختر حسین نے یہ مقولہ پہلے ہی سُن رکھا تھا کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ یا۔ آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجیے۔ لہذا ذخیر اگر اسوقت آپکو کچھ مجبوری ہے تو پھر سہی کہکر ہاتھ بڑھایا اور روپیہ لے لیا۔ اب ٹھہرنا تقریباً فضول سمجھا لہذا کہنے لگے۔ کہ کام بہت ہے وقت کم ہے اسواسطے بندہ تو اب رخصت ہوتا ہے علاوہ اور کاموں کے سب مین بڑا کام یہ ہے کہ دُلہن کے واسطے بھی لباس عروسی کی فکر کرنا ہے اسیوقت اس پانچ آدمیون پر کام ڈالدیا جائیگا تب کہین شام تک کچھ ہوسکیگا۔ آپ بھی پوشاک وغیرہ تبدیل کرلیجیے۔ اور شام تک بالکل لیس ہوجایئے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اختر حسین یہ کہکر گھر کو سدھارے وہان جو کچھ ہوا ہو یا اُنھون نے جو کچھ کیا ہو اس سے قطع نظر کر کے ملانجی کا حال لکھتے ہین۔ اُنکے جاتے ہی شاطر عیار کو بلایا۔ کہا بیٹا کپڑونکا صندوق باہر نکالو۔ دیکھو خدا نے یہ مبارک دن دکھایا۔ تمھاری اور ہماری آرزو پوری ہوئی۔ تمھارے انعام کا وقت بھی قریب آگیا۔ شاطر عیار نے صندوق نکالا۔ اور ساتھہی ساتھ یہ بھی عرض کر دی کہ آپ تو اچھے کپڑے پہنکر نوشاہ بن جائینگے مگر ہمارے پاس تو سوائے اِن کپڑون کے ایک کترن بھی باقی نہین کہ بدل سکین۔ بس اور کیا ہوگا۔ ہم نکاح کی مجلس مین شریک ہی نہ ہونگے۔ ورنہ لوگ کہینگے لو آقا کی تو یہ کیفیت ہے کہ زرق برق بیٹھے ہین۔ اور کم بخت نوکر کی یہ بُری گت بنی ہوئی ہے اور نوکر بھی کیسا نوکر جسکو نوشہ نے اپنی زبان سے بیٹا بھی کہہ لیا ہے۔ پھر بھلا بتائیے میری اور آپکی آبرو پر پانی نہ پھرے گا تو اور کیا ہوگا اس سے بہتر ہے کہ مین نہ جاؤن ملان نے یہ تقریر سنی۔ کچھ دیر سکتہ کا عالم رہا۔ اِدھر شاطر سمجھا کہ بس اب کیا ہے میدان مار لیا۔ الخاموشی نیم رضا۔ اُدھر ملان خواب خرگوش سے چونکے۔ اور کہنے لگے کہ واقعی بیٹا تم خوب سوچے۔ اگر تم بھی آج عمدہ لباس پہنے ہوے نہوگے تو بُرا ہے۔

شاطر۔ ان سب باتون کے علاوہ ایک اور بات ہے جو اسوقت تک تو مین نے عرض نہین کی ہے۔ اگر میری شکستہ حالی کی دُلہن کو خبر ہو گئی تو اور غضب ہوگا وہ عورت ہے ناقص العقل ہے فوراً یہ سمجھ جائیگی۔ کہ بس اُنھون نے تو مانگے ہوے کپڑے پہن رکھے ہین ورنہ کیا معنی کہ نوکر اور نوکر بھی وہ نوکر جو بیٹے کا بھی خطاب پا چکا ہے آج کے دن بھی پوشاک سے محروم ہے۔ میرا تو یہی خیال ہے کہ اگر یہ بات اُنکے جی مین بیٹھ گئی تو بس بنا بنایا تمام کام بگڑ جائیگا۔

ملان۔ کیا تم کہ تم نے ہمکو کیا نادان سمجھ رکھا ہے۔ واللہ ہم نے بھی تمام فراز و نشیب کی باتین سوچ لی ہین۔ خیر لو یہ کپڑے تم پہنو۔ ہم ایسا کام کیون کرنے لگے ہین جو مذاق اُڑے۔ یہ کہکر ایک عمدہ قمیص اور رومال پاجامہ وغیرہ نکالکر شاطر کے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

حوالہ کیا۔ ادھر دونون نے اس سے فراغت پائی۔ اُدھر شام ہونیکو آئی اختر حسین کا بھیجا ہوا ایک آدمی آ پہونچا مُلان قیافہ شناس تو تھے ہی خود ہی کہا کہ کیون بھئی گیا ہمکو بلانے آئے ہو۔ جواب ملا کہ ہان ذرا جلد چلیئے تمام لوگ جمع ہین بس آپ ہی کی دیر ہے۔ ملان گھبرا کر اُٹھے شاطر عیّار کو ساتھ لیا۔ اور چل کھڑے ہوے۔

۲۳ تیئسوان قہقہہ

دنیا مین صبح اور شام تو بہت سی ہوئین۔ اور آجتک ہر صورت سے اپنی زندگی بھی بسر کی مگر ایسی شام اسوقت تک نہین ہوئی جیسی اُمید افزا آج کی شام ہے۔ ملّان کے دل کو فانوس خیال بنا رکھا ہے۔ ارمان ایک جاتا ہے ایک آتا ہے۔ اِدہر تو وصال محبوب کی خوشی اُدہر اولاد نرینہ کی تمنّا اُسکے صحیح وارث بننے کی آرزو۔ انھین مخمصون مین گرفتار اپنے رہبر کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے ہین۔ اور ہر ہر قدم پر پوچھ لیتے ہین کہ منزل مقصود کتنی دور ہے اور ہر مرتبہ یہ جواب پاکر کہ (چلیئے) خاموش ہو جاتے ہین اور کہنے لگتے ہین کہ واللہ بہت دور ہے۔ آخر ایک جگہ دعا مقبول ہو ہی گئی ایک تنگ و تاریک سا کوچہ آیا۔ اور رہبر معہ اپنی دونون دُمون کے اسکے اندر گھُسا ایک مکان کے دروازہ پر پہونچا۔ جہان دروازہ پر ایک سُرخ کپڑا جسپر گوٹے سے لکھا گیا تھا کہ خوش آمدید۔ ٹھہر گیا۔ شاید آواز سُنکر اختر حسین فوراً نکل آئے۔ ملان جی کو مبارکباد دی اور یہ شعر پڑھا ؎

اللہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری
طے ہوئی آ جکی منزل مین مسافت میری

ملّان۔ کیا کہ آپ دوستون کی بدولت یہ دن دیکھ لیا ورنہ بھلا کب اُمید تھی۔ خیر کیا زنانہ مکان یہی ہے اور سب رسوم نکاح وغیرہ یہین ادا ہونگی۔

اختر۔ ہان سب یہین۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان - پھر دیر کیون کی جائے رات زیادہ کرنیسے نتیجہ کیا - جو کچھ ہونا ہے وہ جلد ہو جائے ؎

یا درد دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت کا جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

اختر - آپ اندر آئیے - یہ کہہ ملاجی کا ہاتھ پکڑے اندر پہونچے - تنگ تاریک سا مکان تھا - ایک مختصر سا صحن اُسمین فرش بچھا ہوا - تین چار آدمی موجود تھے ایک چھوٹا سا دالان جسمین پردہ پڑا تھا - ملان جی نے سب سے پہلے دریافت کیا تھا کہ یہان کون ہے - اور جواب مین بتایا گیا تھا کہ حجلۂ عروسی یہی ہے اسواسطے اُنکی آنکھین برابر اُسیطرف لگی ہوئی تھین خواہش دل مضطرب ترقی پر تھی - کاہ و کہربا - آہن و مقناطیس کا سا عالم ہو رہا تھا ایک ایک لمحہ نہایت شاق اور ناگوار گذر رہا تھا لہذا بار بار اختر حسین کے کان مین جھک کر فرماتے تھے کہ بھئی ذرا جلد نکاح کی اجازت لو - مگر اختر خدا جانے کس مصلحت سے چپ تھے ظاہرا تو یہ فرماتے تھے کہ کسیکا انتظار ہے - اتنے مین دو تین اور آدمی بھی آ پہونچے - اور ملاجی کا حلیہ شریف دیکھکر بے ساختہ ہنس دیئے ادہر تو اخترنے اشارہ سے منع کیا - اُدہر ملاجی گرم ہو گئے - کیانم کہ یہ خاص صحبت ہے خاص مجلس ہے یہان کوئی مردود بغیر بلائے کیون آیا - کے فقرے اُنکی زبان سے نکلے مگر شیر خاص نے کہا کہ اسوقت کسی سے لڑنا خلاف تہذیب ہے خوشی کا وقت ہے اگر انکو ہنسی آگئی تو کیا کمال ہے ایسا ہوا ہی کرتا ہے - مجلس ہے یہان ہر کسے بخیال خویش خبطے دارد - کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے آپ کو اپنے کام سے کام ہے اچھا اب مین جا کر دُلہن سے اجازت مانگتا ہون یہ کہکر اختر حسین اُٹھے - پردے والے کمرے مین پہونچے اور کچھ دیر پیچھے واپس آئے - ملاجی کو علیحدہ بلایا - اور کہا - کہ ملاجی عین وقت کے وقت بڑا جھگڑا نکل آیا - وہ تو کچھ اور کہتی ہین - ملان نے پوچھا کیا - کیانم کہ جو کچھ ہو صاف صاف کہو -

اختر - کہتی ہین - کہ مہر معجل ہوگا - اور فورا لیا جائیگا -

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ملّان - آخر یہ کیون کیا اُنھین آیا کہ ہمارا اعتبار نہین ہے -

اختر - واللہ مین نے بھی یہی اعتراض کیا تھا - تو یہ جواب دیا کہ اگر اُنھین میری محبّت ہے تو وہ ایسا کر لین گے اور اگر نہین ہے تو خیر اسوقت تک میرا بھی کچھ نہین بگڑا ہے اور اُنکا بھی یہین تک رہنے دین -

ملّان - بھئی مہر شرع محمدی ہوگا - دوسرے یہ کہ حدیث مین آیا ہے کہ مہر تھوڑا اچھا ہوتا ہے کیا تم کہ جب چاہو جھگڑا پاک ہو جائے -

اختر - خیر جاکر دریافت کرتا ہون - مین اپنی طرف سے کوئی جواب نہین دیسکتا - یہ کہکر پھر پردے مین گئے اور فوراً واپس آکر کہا کہ ملانجی وہ تو بگڑ گئین کہتی ہین کہ مین نے تو ہمیشہ شراب پی ہے - مین شرعی شادی نہین کرتی صاف صاف بات یہی کہ اگر ملانجی کو تمام مال و اسباب جو کچھ اُن کے پاس ہے مجھے مہر مین دینا منظور ہو تو بندی تیار ہے - ورنہ وہ اپنے گھر خوش مین اپنے گھر -

ملانجی - واہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے -

اختر - اب ہو یا نہو یہ تو ہم جانتے نہین - البتہ اتنا تو ہم کہہ سکتے ہین کہ صرف عورتونکی ناقص العقلی ہے ورنہ اُنکے پاس جو کچھ ہے وہ سب آپ ہی کا ہے -

ملّان - یہ تو صحیح ہے مگر انھون نے اگر کل مجھے جواب دیدیا تو مین کیا کر سکتا ہون -

اختر - ایسا نہین ہو سکتا اِسکے ہم ذمہ دار ہین -

ملّان - ایا کہ مجبور ہون ایسا نہین ہو سکتا -

اختر - ملّانجی بڑی بھاری بدنامی ہوگی - برات واپس جائیگی - تمام شہر مین اسیوقت گھر گھر یہی ذکر فکر ہوگا - ناک کٹ جائیگی - تمھاری آبرو کے ساتھ میری آبرو بھی جائیگی دوسرے بڑی بھاری فکر یہ ہے کہ آپ کے تمام دشمن یہ کہتے نظر آئینگے کہ (کچھ کر نہ سکے)

ملّان دیر تک تو اونہہ اونہہ کر کے انکار کرتے اور گردن ہلاتے رہے مگر آخر انکار کرتے کرتے اُنکمر بھی اقرار بھی کر ہی لیا - اب کیا تھا ہون کا لفظ اُنکی زبان سے نکلا امدا خیر حسین نے فرمایا کہ بس لیجئے اب دیر کیون کی جائے - کار خیر مین دیر فضول ہے - چلیے مین بھی

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

ساتھ چلوں خالص ایک صندوق جس مین [illegible] مد پہ ہونے آئیے باقی اسباب کی پھر دیکھی جائیگی۔ زن وشوہر کا معاملہ ہے آپ پھر خود سمجھا لینگے۔

ملّان۔ ہان ایک سب دیکھا جائے گا۔ یہ بھی کیانم کہ انکا لڑکین ہے ورنہ بھلا اب میری اور اُنکی چیز مین تفریق ہی کیا رہیگی۔

اختر حسین۔ بالکل درست ہے میرا بھی یہی خیال ہے۔

آخر دونون اُٹھے ملّان مع شاطر عیّار اپنے دولت خانہ پر کہ جو اَب نئی شادی کی بدولت غریب خانہ بننے والا تھا پہونچے۔ ملّان نے ایک صندوق کھولا اُسمین سے چار ہزار نقد روپیہ نکالے۔ اختر حسین کے سامنے گنے۔ اختر کے منھ مین بھی فوراً پانی بھر آیا جلد صندوق اُٹھایا۔ اور فوراً زنانخانے مین لا یا گیا۔ اب نکاح کے لئے کوئی حجت باقی ہی نرہی تھی لہذا ایک قاضی صاحب نے خطبہ پڑھکر ایجاب وقبول کرادیا اور بعد نکاح اختر حسین صاحب نے کہا کہ کل رخصت ہوگی۔

ملّان۔ کیانم کہ رخصت وخصت کیسی بس اب یہ جھگڑا فضول ہے۔

اختر۔ واہ جناب یہ کیونکر ہو سکتا ہے کل آپ کے مکان پہ جائینگی اور جو کچھ رسم رسوم ہونگی وہ سب ادا ہونگے۔ آپ بھی مضطرب نہو جئے کل سب دیکھا جائیگا۔

ملّان۔ اُن کیانم کہ ؎

عاشقی صبر طلب اور تمنّا بیتاب
دل کا کیا رنگ کرون خون جگر ہونے تک

خیر سنگ آمد وسخت آمد کا معاملہ ہے جیسے کچھ ہوگا صبح تک اور صبر کیا جائیگا۔

اختر۔ اجی جناب صرف صبر سے کام نہین چلیگا بلکہ آپکو احباب کی دعوت ضرور کرنی ہوگی۔

ملّان۔ کیانم کہ کیا مضائقہ ہے مجھے اس سے انکار نہین ہے مگر سمجھ لیجئے کہ دولہا کی طرف سے دعوت کا دستور اُسوقت کا ہے جب دُلہن اُسکے گھر آجاتی ہے۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

یہ کہکر ملان اپنے حسابون میدان مار کے۔ ایک مہم سر کرکے اپنے کمرہ پر واپس ہوئے برخوردار شاطر عیّار ساتھ آئے اور پہلا کام یہان آکر یہ کیا کہ ملان سے اپنا انعام طلب کیا۔ ملانجی نے بھی بار بار کے تقاضہ کی وجہ سے اپنے اُن خاص جان نثار حقیقی غمخوار کو بار بار ٹالنا کچھ زیادہ قرین مصلحت خیال نہین کیا پہلے تو قصہ نے تھوڑا بہت طول کھینچا۔ مگر آخر کو وہی چار روپیہ پر توڑ ہوگیا۔ آخرکار نقد روپیہ دے دیا گیا کھری دعائین بدلے مین لے لی گئین۔ اُدھر وہ خوش اِدھر یہ خوش۔ مانجیر و شما بہ سلامت والا قصہ تھا۔

اَب ملان فرمانے لگے بیٹا شاطر عیار کیا تم کہ جیسے تیسے آج کا دن تو گذر ہی گیا مگر آج کی رات ذرا بے قراری سے گذرے گی۔ خیر کچھ پرواہ نہین ہے

برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگزرد

حضرت یعقوب علیہ السلام پر بڑی مصیبت جُدائی کی پڑی۔ خوب صورت نیک سیرت جگر گوشہ کیا تم کہ نور عین۔ فرزند دلبند حضرت نبیا مین یا اور کوئی کیا تم کہ آیا کہ گم ہوگئے محبت مین بہت پریشان ہوئے بہت روئے اور آنکھین جاتی رہین پھر بحکم خداوند جل وعلے صبر کیا۔ اور چپ رہے جب اُنھون نے ایسی ایسی سختیان سہین اور صبر وشکر کی راہ مین ثابت قدم رہے تو ہم تو دنیا کے ایا کہ گنتے ہین۔ ہم کو اُن کا اتباع ضرور کرنا چاہیئے بقول غالب۔

صبر کرتے ہی بنے گی غالب

واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

رات کو تو غرض تھی نہین کہ اِن کے خیالات کی پابند اور ان کی خوشی ناخوشی کی راہ دیکھتی۔ وہ گذرتی گئی اور آخرکار ملان کو نیند آگئی۔

آج کی نیند بھی عجب نیند تھی۔ سو بیداریون کو اسپر سے نثار کردیا جائے تو کم ہے ہزار ہوش ایسی بے ہوشیون پر قربان ہو جائین تو بھی کوئی نئی بات نہین ہے۔ دنیا تو وہی تھی مگر دنیا کی بہار وہ نہین تھی۔ تمام جہان مین بہار تھی۔

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

گویا کہ لالہ زار بنی ہوئی تھی - ہر جگہ پھول [illegible] ہوئے درخت پھولون اور پھلون سے لدے ہوئے مگر کچھ عجب رنگ تھا بجاے اِس کے کہ بلبلین جھوم جھوم کر غزل سرائی کرین - بے وفا پھولون کو اپنے دردِ دل سے آگاہ کرین سب ملان کی شادی کے نغمہ سنجی مین مصروف تھین - سب کی سب خوشی مین ترانہ سنجیان کر رہی تھین اور ترانہ سنجیان بھی کوئی معمولی نہین بلکہ سب کی زبان پہ یا مبارک باد کے ترانہ دلکش تھے - یا ملان کے سہرے گا رہی تھین - اگرچہ ہنسی ہنسی مین بعض بعض ایسے ایسے فقرے بھی کستی جاتی تھین - کہ اے واہ خدا کی شان بوڑھی گھوڑی اور لال لگام - یا کوئی بلبل اگر زیادہ مہذب تھی تو یہ کہتی تھی کہ ؎

انیچہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم
اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان
طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم

مگر شیر دل بہادر بے بہا در نشہ محبت سے چور بادۂ غفلت سے مخمور ملان کو اس کی کچھ پروا نہ ہوئی وہ باغ مین اکڑتے پھرتے رہے - خوشی خوشی اپنی شادی کے ترانے سنا کیے - اگر کہین کوئی مخالف آواز آئی بھی تو وہین اکڑ کر کھڑے ہو گئے - اگر کسی درخت کو ہلتا ہوا دیکھا اور بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ ہمارا مخالف ہے ہماری شادی سے اس کو کوئی خوشی نہین ہے تو غصہ سے مُنھ مین کف بھر آئے - اول فول اُول جلول جو کچھ مُنھ مین آیا بک دیا - آخر کار درخت پر ہاتھ صاف کیا دو ایک ڈنڈے درخت پر رسید کیے اور رہات تیرے کی وہ مارا کہتے ہوئے چلدیے - اور کہین پہونچے یہی واقعہ ہوا تو وہان بھی یہی ترکیب برتی اور الفتح کا مصدر رٹتے ہوئے اپنی راہ لگے خواب کا سلسلہ ناقتنا ہی تھا - ہنگامہ عیش کا کہین تعین اُور چھوڑ - ابتدا انتہا یا سرا تو تھا نہین کہ ختم ہو جاتا نہ ختم ہونا تھا نہ ختم ہوا - ملان برابر اُس

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

وقت تک کہ رات ان کے عیش وتعیش کی پیکیداری کرتی رہی اِس سبز باغ مین شتر گشت لگاتے رہے۔

آخر سپیدۂ سحری آسمان پر نمودار ہوا۔ اور مؤذن نے اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ بہت سے آدمیون نے جل شانہ اور بہت سون نے کہا کہ ؎

دی موذن نے اذان وصل کی شب پچھلے پہر
ہاے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

مُلان نے بھی خواب خرگوش سے آنکھ کھولی۔ جب سے مسجد کو چھوڑا تھا اُس وقت سے تڑکے اُٹھنے کی عادت بھی چھوٹ گئی تھی اگر بموجب العادۃ کالطبیعۃ الثانیۃ کبھی آنکھ بھی کھلتی تو گرمی کا موسم ہوتا تو کھری چارپائی پر اور جاڑا ہوتا تو لحاف مبارک مین بخط کی طرح ملفوف پڑے رہتے تھے جب آفتاب عالمتاب کی دُنیا مین پوری پوری عملداری ہو جاتی تھی تب آپ بھی بستر شریف سے اُٹھتے تھے ہاتھ مُنھ دُھونے کی عادت یون بھی ہر شخص کے لیے تکلیف دہ ہے مگر مُلان نے قصداً اس کو چھوڑ دیا تھا اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ مُنھ دھونے کی تکلیف مالایطاق کیون روا ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے بُری اور نجس چیز کو اگر چھوتے اور کسی ناپاک چیز کو مس کرتے ہین تو ہاتھ کرتے ہین آخر مُنھ وہ مُنھ جس پر تھپڑ مارنا بھی بروے حدیث صحیح ناجائز ہے۔ کیا تم کہ خدا اور رسول کے نزدیک اس کی بہت عزت ہے آخر اُس کو ابناے زمانہ نے ناپاک کیونکر ٹھہرا دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ ناپاک نہین ہے اور اگر ناپاک نہین ہے تو پالا ہم جیت گئے لہذا اُس کے دھونے کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ ہمارے نزدیک تو اُس کے دھونے مین پانی کا اسراف ہے لہذا میہ ان ہمارے ہاتھ رہا۔ مُنھ دھونے کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ مگر آج ضرورت مجبور کر رہی ہے کیا تم کہ کسی کی سرگین آنکھین شرگین نظرین ہمارے رُخ انور پر

بڑنے والی ہین۔ لہذا بہتر ہے کہ اپنے [illegible] پر پانی پھیرا جائے یا بہ الفاظ دیگر
قلعی کر ہی جائے ممکن ہے کہ یہی ازدیاد محبت کا باعث ہو گیا ہو۔ پھر اگر سب
نہین تو کچھ واپس آجائے جسینہ مہ جبین معشوقہ طرار و نازنین ہمارے
رُخ انور پر نظر ڈالے دیکھے اور دیکھتے ہی کیا نام کہ عاشق ہو جائے اور
لیا ہوا مال واپس دے۔ اب رفتہ بار بجو آمد کا معاملہ ہو۔ غرضکہ شاید
کہ ہمین بیضہ برارد پرو بال عنقا گردد بہر صورت آج منہ دھویا اور دھویا
بھی صابون سے اور وہ بھی اچھی طرح مل مل کر اگرچہ میل کی اترتی ہوئی
بتیون نے اس سلسلہ کو لاانتہا ہی کر کے آواگون یا تناسخ کے مسئلہ کو
پیش نظر کر دیا تھا۔ مگر ایک تولیہ نے ثالث بالخیر کا کام کیا اور فیصلہ کر دیا
کہ بس منہ دُھل گیا۔ اب آئینہ دیکھنے کی باری آئی منہ کئی کئی صورت
سے نبا کر دیکھا گیا۔ آخر یہ وقت بھی گزرا عمامہ شریف جو رنگ بدل کر
رات سے سر سبز یا صرف سبز ہو گیا تھا سر مبارک یا چندیا شریف یا کھوپری
اقدس پر باندھا گیا۔ عادت تو یہ تھی کہ جلد جلد باندھا جایا کرتا تھا مگر آج
ذرا اُس مین بھی تکلف برتا گیا۔ کہین خراب نہ ہو کہین سے کور دبی نہ رہ جائے
غرض جتنا وقت اس شغلہ کی قسمت مین تھا اس نے بھی لیا اب نوبت قبا پر
پہونچی اس کو بھی نہایت احتیاط سے پہن کر دوشالہ زیب تن کیا اور اپنے
زعم مین پورے پورے دولھا بنکر بیٹھ گئے۔ صبح ہی سے انتظار دیکھنے بیٹھ
گئے کہ اب کوئی بلانے آتا ہے۔ اب کوئی سسرال کا بھیجا ہوا آدمی پیغام
جانفزائے وصل سناتا ہے خیالات وصل ہین کہ باسی کڑھی کے ابال کی طرح
چلے ہی آتے ہین کسی صورت سے باز نہین آتے ٹینڈوری لگی ہوئی ہے۔ مگر
ہر خیال کا مقدمۃ الجیش یہی خیال ہے کہ تیار رہنا چاہیے اب کوئی نہ کوئی
آہی جائے گا۔

شاطر عیار حاضر دربار ہین۔ مگر حاضری پر ملان کو صبر نہین ہے کہتے ہین کہ دیکھو

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

تاکید ہے کہین جانا نہین ایسا نہ ہو کبھی وہان سے ہم کو کوئی بلانے کے لیے آجائے اور تنہا جانا پڑے تم گدھے کے سینگون کی طرح غائب ہو جاؤ

شاطر عیار۔ اگرچہ جانے کے واسطے حرکت ندبوجی سے کام لے رہا تھا مگر وہ بھی بار بار یہی جواب دیتا تھا کہ واہ آپ یہ کیا فرما رہے ہین بھلا یہ کہین آنے جانے کا وقت ہے مین کھود انتجار (خود انتظار) کر رہا ہون آپ چلیے تو مین بھی چلون مگر مجبور۔

ملان۔ ہان ہان کہتے کہتے کیا رک گیا کیا تم کہ بات کہتے کہتے رک جانا بڑا سخت عیب ہے مردود نابکار جو بات کہا کر پوری کہا کر۔

شاطر عیار۔ مجبور کہنا یہ ہے کہ پریشانی اور دوڑ دھوپ مین کھانا تو نصیب ہوا ہی نہین ہے رات بھر بھوکے سویا کیے ہین پیٹ مین چوہے دوڑ رہے ہین آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین اگر اسوقت کچھ کھانا کھلوائیے تو اپنے حسابون بھوکے کو کھانا کھلائیے گا۔

ملان۔ ہون۔ کیا تم کہ ہم بھی تو بھوکے ہین

شاطر عیار۔ حضور آپ کی اور بات ہے آپ کا پیٹ تو آج خوشی سے بھرا ہوا ہے

ملان۔ اور کیا تم کہ کیا تم کو خوشی نہین ہے

شاطر عیار خوشی کیون نہ ہوتی خوشی ہے اور بھوک بھی ہے۔

ملان۔ آیا کہ جب خوشی ہے تو تمھارا بھی پیٹ بھر گیا ہوگا

شاطر۔ مگر پھر بھی کچھ کھلوائیے۔

ملان۔ اس مین ایک اور بھی نقصان ہے۔

شاطر عیار۔ کیا

ملان۔ آیا کہ بات یہ ہے کہ آج ہمارا اور تمھارا کھانا اُنہین کے یہان ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ شادی کا موسم ہے بیاہ کا زمانہ ہے کچھ اُنھین اپنی ناک تو کٹوانا نہین ہے جو کچھ پکوائین گی اچھا ہی پکوائین گی لہذا صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

شاطر عیار کے الفاظ کچھ بھی ہون مگر اُن کا مفہوم یہی تھا۔ ملحد گرسنہ در خانہ خالی برخوان عقل باور نہ کند کز رمضان اندیشد

ملان نے پہلے تو طرح طرح کے عجیب وغریب کھانون کی بہت کچھ اُمید دلائی مگر شاطر عیار نے اپنے منطقی دلائل سے ایک ایک دلیل کو رد کر دیا آخر کار یہ مجبور ہوئے اور بہت مجبور ہوئے غصّہ آیا ڈرایا دھمکایا معمولہ اور تکیہ کلام کے الفاظ دل مین آئے اور دل سے طرف زبان کے رجوع کیا مگر وہان تو سوال ہی کچھ اور تھا۔ یعنی ع

زور دہ مرد چہ باشد زر یکم دہ بیار

جب کسی طرح کام نہ چلا تو ملان نے کہا کہ اچھا تو یہ چار آنے پیسے ہین کچھ کھا پی لینا۔ مگر یہ واضح رہے کہ وقت نازک ہے اسوقت غیر حاضری کی درخواست کسی طرح منظور نہین ہو سکتی بہر صورت سنگ آمد و سخت آمد شاطر عیار نے بھی جیب گرم ہونے کے بعد پیٹ کے خالی ہونے کی زیادہ پروا نہین کی خوشی سے یا بادل ناخواستہ بیٹھ گیا۔

مگر اس کے بیٹھنے سے ملان کو تسکین کامل ہو نہین سکتی تھی۔ آخر جب وقت زیادہ گزر گیا تو کہنے لگے آیا کہ دنیا مین عجب عجب بے خبر اور بیفکر لوگ رہتے ہین۔ اختر حسین وغیرہ کو یہ خیال نہین ہوا کہ کسی مایوس تمنا کا کیا حال ہوگا اور کس سختی اور کرب واضطراب کے ساتھ اپنا وقت گزار رہا ہوگا کیا تم کہ اُن کو اس وقت تک آنا چاہیے تھا اور اگر قضاء عند اللہ کوئی وجہ ایسی ہوئی تھی کہ وہ نہ آسکتے تھے تو ہمارے دل مردہ کو ضرور تسکین دینا چاہیے تھی۔ یہ کہتے کہتے ذرا چپ ہوئے کسی طرف کان لگائے اور کہنے لگے کہ کیا تم اے لو وہ بارہ بج گئے مگر اب تک کوئی نہین آیا۔ یہ خوب طریقہ ہے کیا تم کہ واقعی دنیا مین کسی کے دُکھ درد سے کسی کو مطلب نہین ہے :: اچھا خیر اُن کا کون انتظار کرے ہم خود چلتے ہین عصائے مبارک سنبھالا شاطر عیار کو ساتھ لیا۔ اور بمصداق ع

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

درین دریاے [illegible] درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا

وہ نہ آئے تو تو ہی چل رنگین
اسمین کیا تیری شان جاتی ہے

چلدئے اور جسقدر جلد ممکن ہوا اس قدر چلے۔ راہرو ان ہمراہی کی روایت ہے کہ کئی جگہ ٹھوکرین بھی کھائین مگر یہ کہکر کہ راہ محبت مین فراز و نشیب کا خیال ہی کب ہوتا ہے سنبھلے دامن جھاڑا اوٹھے اور پھر منزل مقصود کا راستہ لیا گلیون پر گلیان طے کین تب کہین جاکر باب اُمید تک رسائی ہوئی مگر یہان آکر آنکھون نے جو کچھ ستم دیکھا وہ بھلائے نہین بھول سکتا یعنی راستہ طے کرتے ہوے خیال یہ آرہے تھے کہ وہان اقسام و انواع کے کہانون کی دیگین چڑھی ہونگی بہت نہین تو تھوڑے بہت مہمان بھی ضرور جمع ہونگے دس پانچ کا نہین تو ایک دو طایفہ کا ناچ بھی ضرور ہو رہا ہوگا۔ مگر یہان تو کچھ بھی نہ تھا مکان نے اپنے کواڑون سے آنکھین بند کر رکھی تھین ایک زنگ خوردہ قفل دروازہ مین پڑا ہوا تھا۔ اگرچہ ملان نے دیکھا اور آنکھون نے دیکھتے ہی پہچان بھی لیا کہ تالا پڑا ہوا ہے مگر پھر بھی خیال ہوا کہ ع

اینہم گلی از بہار عشق است

والا معاملہ ہے نئی نئی شادی ہے دولھن والون کی طرف سے مذاق کیا گیا ہے مگر کیا ہم ایسے بھولے ہین کہ اس معاملہ کو نہ سمجھین بس تا نت باجی اور راگ پایا آگے بڑھے چلے گئے اور جاکر کواڑون مین زور سے دس پانچ ڈنڈے رسید کئے زور سے آواز دیکر یہ بھی فرمایا کہ بھئی بس مذاق ہو چکا کھولو دروازہ کھولو ملان نے ایسے ایسے گرم و سرد کی سہت سیر کی ہے وہ خوب مے شناسد پیران پارسا را۔ کھولو کھولو نہ کھولوگے تو ہم دروازہ توڑ ڈالینگے

اگر صد اسے بر نخاست ہ

یان لب پہ لاکھ لاکھ [illegible] راب مین
وہان ایک خامشی مرے سب کے جواب مین

اب توان کے غصہ کے تھرمامیٹر کی بھی کوئی حد نہ رہی - حرارت عشق کا پارہ گئی درجہ چڑھ گیا ایک گما اٹھایا اور کہنے لگے کہ تو نہین مانتے تو ہم بھی اب دکھاتے دیتے ہین کہ ہم کیا کر سکتے ہین سگے اور قفل کا دصل کر دیا مگر اتفاق سے راز مخفی نہ رہ سکا تھا - سگے کی آواز نے مکاندار کو جو کہین پاس ہی رہتا تھا بلا لیا اور پھر کئی محلہ والے جمع ہو گئے مکاندار کیا جانے کیا ہے غریب نے صورت شکل مشین سے اندازہ کیا کہ کیون جناب کیا ہے مکان میرا ہے یہ آپ تالا کیون توڑے ڈالتے ہین -
ملان ہون - کیانم کہ آپ جھوٹے آپ کی سات پشت جھوٹی مکان آپ کا کیسے ہو سکتا ہے - یہ کہکر ایک گما اور قفل پر رسید کیا مکاندار کو اول تو یہی اندیشہ تھا کہ چھ سات آنے کا قفل ٹوٹ کر خراب ہو جائے گا اور نہین تو دو تین آنہ اس کی بنوائی مین صرف ہو جائین گے دوسرے ملان کے بے تکے جواب نے اور بھی آگ پر تیل کا کام کیا کہنے لگا کہ حضرت آپ آدمی ہین یا خالی پاجامہ - ذرا سوچ سمجھ کر باتین کیجئے زبان کو لگام دیجئے -
ملان - آیا کہ سوچ لیا ہے - آیئے پہلے آپ ہی سے نپٹ لین -
مکاندار - تو آخر بات تو کہئے ہوا کیا -
ملان - آیا کہ بیچ کی بات ہے خفیہ معاملہ ہے نہین بتانا چاہتے کیا آپ کا کچھ اجارا ہے -
مکاندار - اگر آپ زیادہ ماش کے آٹے کی طرح اکڑین گے تو ہم پہلے تو اپنے آپ آپ کی مرمت کرین گے - اور پھر آپ کو پولیس کے حوالہ کرین گے *
ملان - کیانم کہ آپ کون ہین کیا خدائی فوجدار ہین کہ خواہ مخواہ آپ کو بیچ کے حالات بتا دیئے جائین یہ افسے لیکئے تابہ لندن - اور لندن سے لیکے اللہ میان تکے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

گھر تک ہم یہی جواب دیئے جائیں گے۔ خفیہ معاملہ ہے اتنا بتائے دیتے ہین
کہ کوئی جھگڑے کی اور گھبرانے کی بات نہین ہے آپ خواہ مخواہ ڈرے
جاتے ہین سہمے جاتے ہین آپ کے حواس باختہ ہو رہے ہین کیا نم کہ سچ کہا
ہے کہ آج کل لوگ نامرد پیدا ہوتے ہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بھلا آپ اتنے
کیون گھبرا جاتے۔

مکاندار۔ خیر خفا نہ ہوجیے صرف یہ دو باتین ہین ان مین سے ایک بات
منظور کر لیجئے یا یہ کہ آپ بات بتایئے کہ پرائے مکان مین آپ کو دست اندازی
کا کیا حق ہے۔ کیون آپ تالا توڑے ڈالتے ہین اور یا یہ یک بینی دو گوش
ناک کی سیدھ اپنی راہ لگئے نو دو گیارہ ہو جایئے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھئے ورنہ
اگر آپ یونہی ہیکڑی کئے جائین گے تو یاد رکھئے کہ ہم آپ کو پولیس کے
حوالے کر دین گے۔

مکاندار نے دوبارہ پولیس کا نام لیا تھا۔ ملان کا دل میدان رزم بزم
بنا ہوا تھا صلح اور لڑائی دونون کے خیالات فضائے دل مین گھوڑ دوڑ
لگا رہے تھے لڑائی اس واسطے کہ کریال مین غلہ لگ رہا تھا بیکار کو ایک
اجنبی ایک فضولی آدمی زن و شو کے معاملات مین دست انداز ہو رہا تھا۔
صلح کے خیال اس لئے آ رہے تھے کہ پولیس کے نام سے اکثر پیشاب پر قابو
نہ رہتا تھا۔ جب تک تجربہ نہ تھا اُس وقت تک تو خیر ممکن ہے کہ خیالات بہادرانہ
ہون۔ مگر تجربات تلخ اور واقعات نے زندگانی کی بساط جوانمردی کو قطعاً
بدل دیا تھا۔ لہذا آخری فیصلہ صلح ہی پر ہوا کہنے لگے کہ بھائی صاحب آپ کہ
پولیس کا نام بار بار لینے سے اور ڈرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے ہم کوئی
ایسے ویسے آدمی نہین ہین آیا کہ چور نہین اچکے نہین ڈاکو نہین گرہ کٹ نہین۔
شریف ہین اور شریف بھی نجیب الطرفین آبرودار اور آبرودار بھی ایسے کہ ایک
نوکر بھی موجود ہے وہ دیکھیے سامنے کھڑا ہے ادھر آ بیٹا شاطر عیار ہم نے بیٹا

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

اس واسطے کہا کہ نوکر ہی سے تقسیم کا کام بھی لیا ہے - آدم بر سر مطلب کیا تم کہ کل شادی ہوئی ہے نکاح جس کے لیئے حکم ہے فمن رغب عن سنتی فلیس منی ہو گیا ہے کیا تم کہ مہر یعنی صداق معجل ادا کیا گیا ہے - چار ہزار جیبین سے ایک کوڑی بھی باقی نہین سب ادا کیا گیا ہے ہماری منکوحہ بیگم صاحب ابھی یہین ہین کیا تم کہ شرماتی ہین چھپی ہوئی ہین مخفی ہین مستور ہین پردہ نشین ہین مکاندار کو یہ باتین سُنکر ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی - مگر غصہ کو پھر کسی وقت کے لیئے اٹھا رکھا اُس وقت تو ہنسی ہی سے کام لیا - کہا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بجا - مگر مکان خالی پڑا ہوا ہے یہان نہ کوئی مرد ہے نہ عورت ہے آئیے مین آپ کو مکان کا کونہ کونہ دکھا دون لڑکا موجود تھا اس سے کہا کہ بیٹا مکان کی کنجی لے آؤ لڑکا کنجی لے آیا مکان کھولا گیا - ملان کو دکھایا گیا ملان نے دیکھا کہ تمام مکان مین بھیرون ناچ رہا ہے عصائے مبارک اُس جگہ پر زور زور سے پٹکنے لگے کہ یہان پر ہماری بیوی تھی کیا تم کہ بروے قانون آپ مکاندار ہین آپ ذمہ دار ہین ہماری بیوی ہم کو دیجیے ورنہ ہم آپ سے لین گے غضب خدا کا کیا کوئی سوئی ہے کہ غائب ہو گئی ہرگز یہ نہین ہو سکتا جو کچھ کارروائی ہے آیا کہ آپ ہی کی ہے بس ضامن دے یا دلائیے -

ملان جی نے یہ جملہ کچھ اس ٹون - اس لہجہ اس متانت اس قرأت سے ادا فرمائے کہ مکاندار کو اور بھی زیادہ ہنسی آئی اور کہا کہ قبلہ معاف فرمائیے آپ تو بالکل بے عقل معلوم ہوتے ہین وہی بات ہے ع

موتنا آیا نہین اور اونٹ بوڑھا ہو گیا

حضرت ان جھگڑون سے مجھے کیا مطلب ہے - مجھے کیا معلوم کہ آپ کی شادی ہوئی ہے یا خانہ بربادی ہوئی ہے آپ کو صرف اتنا بتائے دیتا ہون کہ پرسون دو تین آدمی میرے پاس آئے تھے صرف ایک روز کے لیئے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

مکان کسی خاص جلسہ کے لیے مانگ لیا گیا۔ شب بھر بھی نہین رہے بعد دس گیارہ بجے کے کنجی مکان کی دے گئے اور وہ رخصت ہوگئے۔ آپ جائیے اور انھین کو تلاش کیجیے۔

غرضکہ بعد خرابی بصرہ ملان صاحب کو سمجھا بجھا کر واپس کیا اور ملان صاحب با دل پژمردہ و تمنائے افسردہ مکان پر تشریف لائے۔ آئے تو طبیعت نڈھال تمنائین خراب خستہ۔ نہ وہ ارمانون کا ہجوم نہ وہ آرزو کی بھیڑ بھاڑ جدھر دیکھیے بدحالی۔ دل کے کونہ کونہ مین اداسی کا عالم اختر حسین وغیرہ کی قسمت مین جسقدر رنگ لیان تھین وہ ایک ایک کر کے عالم تنہائی مین اداکی گئین خیالات کے ہجوم نے زبان کو روان کر دیا۔ اور یہ الفاظ نکلنے لگے کیا ظلم کہ یہ تو ہو نہین سکتا وہ تو وفادار ہے یہ سب اختر حسین کی شرارت ہے عجب نہین کہ اسکی دولت دنیاوی ظاہری دولت حسن کی وجہ سے ان لوگون نے اُسپر رشک کھایا اور اُس کو مار ڈالا ہو مگر کہین یہ ہو سکتا ہے کیا یہ سب روپیہ ہضم ہو سکتا ہے نہین ہرگز نہین ایک ایک حبہ ادا کرنا ہوگا اگر اُس کی جان لی گئی ہوگی تو بروئے قانون اُس کو زندہ کرنا ہوگا۔ ملان کے طبیعت کے گھوڑے نے اس میدان خیال کو نہایت تیزی سے طے کیا تھا کہ اختر حسین بھی نہایت پژمردہ ملول خاطر تشریف لائے کہا کہ کیون جی اختر حسین کیا قصہ ہے مکان خالی ہے حجلہ عروسی ویران۔ آیا کہ زبان کوئی بھی نہین۔

اختر حسین۔ اجی حضرت بس نام نہ لیجیے خاموش ہو جائیے جہان تک جلد ممکن ہو بھاگ جائیے۔

ملان۔ کیون کیا ظلم کہ کیا چوری کی ہے۔

اختر حسین۔ اور کیا چوری نہین کی تو یونہی۔ کسی کو بغیر اُس کے والدین کی مرضی کے گھر سے بلا نکاح کرنا اور پھر یہ دعویٰ کہ کوئی چوری کی ہے خیریت اسی مین ہے

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

کہ بھاگ جائیے۔

ملان۔ کیون کیا تم کہ کیا ہوا۔

اختر حسین۔ بات کیا چھپی ہوئی رہتی ہے اُن کے اعزا کو خبر ہوگئی وقت پر خبر ہوگئی زبردستی لے گئے ہمکو بھی گرفتار کرادیا وہ تو کہئے خیریت تھی آپ نہ ہوئے ورنہ آپ تو دھرے جاتے ہم نے بھی تین چار ہزار روپیہ صرف کیا ہے تب چھوٹے ہین ورنہ سڑ سڑ کر جیلخانہ مین مرجاتے۔

ملان۔ (گھبراکر) اور ہماری بیوی اور روپیہ

اختر حسین۔ خاموش آپ بیوی بیوی اڑا رہے ہین اگر وہ بیوی ہین تو روپیہ انھین کے پاس موجود ہوگا۔

ملان۔ تو ہم کہین کے نہ رہے۔

اختر حسین۔ اور ہم کو کیا کم نقصان اُٹھانا پڑا۔

روپیہ کے غم اور بیوی کے گم ہونے کا غریب ملان کے دل پر وہ صدمہ پڑا کہ اسیوقت سے دیوانگی کی باتین کرنے لگے اور آخر بالکل دیوانہ ہوگئے۔

اختر حسین نے معہ اپنے ساتھیون اور شاطر عیار کے حصہ رسد روپیہ تقسیم کرلیا یہ کہنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ یہ ایک سبز باغ تھا جو ہوس بڈھے کو دکھایا گیا تھا اور اس کی بوالہوسی کا نتیجہ اُسکو دکھا دیا گیا مفصل جعلی کارروائیان جو کی گئی تھین وہ ہر شخص غور کرنے پر سمجھ سکتا ہے ہم اس کو تطویل لا طائل سمجھ کر چھوڑتے ہین۔ ہان سچ ہے

چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو

رندی و خراباتی در عہد شباب اولے

تمام شد

ourtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGango

تاریخ اودھ مکمل

آجتک جتنی تاریخین چھپی ہین اُن مین سے کوئی بھی اس کے مقابل کی نہین ہے اِس کے مصنف نے اس کو نہایت مشرح اور بسیط صاف و شستہ سلیس اُردو مین لکھا ہے اور تمام وکمال حالات شاہان اودھ کے مفصلاً تحریر کیے ہین یہ کتاب پانچ جلد مین منقسم ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

جلد اول مین برہان الملک نواب سعادت خان بانی سلطنت اودھ سے لیکر اُن کے آخر زمانے تک کے کل واقعات و انقلاب سلطنت تحریر ہین:-

جلد دوم مین نواب شجاع الدولہ بہادر کی مسند نشینی کیوقت سے اُنکے تمام عہد سلطنت کے واقعات و حالات اور ریاست روہیلکھنڈ و روہیلکھنڈیون کی تباہی نہایت شرح وبسط سے لکھی ہے:-

جلد سوم مین نواب آصف الدولہ بہادر کے وقت کے پوست کندہ حالات اور اُنکے بعد وزیر علیخان کی مسند نشینی اور انگریزون سے مقابلہ درج ہے -

جلد چہارم مین نواب سعادت علی خان سے مناجان تک کل حالات مندرج ہین:-

جلد پنجم مین محمد علی شاہ کی مسند نشینی سے لیکر آخر شاہ اودھ حضرت واجد علیشاہ تک کے کل واقعات اور حالات رطب و یابس اور اُنکا کلکتہ جانا وغیرہ وغیرہ نہایت دلچسپ تحریر جسکو دیکھکر ہر شخص داد تحسین مصنف کو دیتا ہی کیونکہ مصنف صاحب نے اُسکی تحقیق و تدقیق مین بہت کچھ جانکاہی فرمائی ہی غرضکہ تاریخی حیثیت سے یہ کتاب نایاب زمانہ ہی ضرور خریدیے قیمت عہ

المشتہر

مینجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri

فہرست کتب

نام کتاب	قیمت
البیرٹ – ایک لڑکی البیرٹ کی حسرت اور درد بھری سوانحعمری راہ راست سے انحراف اور چوری جوے دغابازی شرابخواری وغیرہ کے بُرے انجام زبان سلیس اور صاف دو حصہ کامل	للعہ
الضیاً – اول	عا۸ر
" دوم	عار
ناول اسرار – نیکرومنیسر کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ چھپا عصمت اور حسین زمانہ لیڈیون کے دلی جذبات کا خاکہ زمانہ کی حیرت انگیز نیرنگیون اور انقلاب کی عبرت انگیز تصویر	عہ ۸ر
ڈیگر ونسٹڈا – عقل کو چکر مین ڈالنے والے رازون کا خزانہ ہے شیطانی فریب اور اُنسے بچنے کے طریق اور اچھے انجام سمندر او جزائر کی سیر – موقع بموقع تصاویر	عہ ۳ار
شام جوانی حصہ اوّل – مسٹر رنالڈ کے ناولون مین یہ مشہور ناول ہے – جسمین مصنف نے اپنا زور قلم دکھایا ہے مگر مترجم نے بھی اُردو کے سانچے مین ڈھالکر اُسے اُردو کا بہترین ناول ثابت کر دیا ہے قصہ کی دلچسپی کے ساتھ عبارت کی روانی وغیرہ قابل دید و داد ہے مترجمہ منشی نوبت رائے صاحب نظر مرحوم اڈیٹر اخبار	عار
الضیاً حصہ دوم	عہ ہر
دھوکا یا طلسمی فانوس – اسمین بھی قصہ کو نہایت عبرت انگیز پیرایہ مین بیان کیا ہے – اور دکھایا گیا ہے کہ اگر انسان کو تمام دنیا کے راز معلوم ہو جائین تو اُسکا کیا نتیجہ ہے اور وہ کیا کیا کر سکتا ہے اور کیسی مالا یطاق تکلیف مین پھنس جاتا ہے اسپر جو اسکے مترجم منشی سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ نے ظرافت کی چاشنی دی ہے اُس سے اُسکی عبارت مین اور بھی گلکاری پیدا ہو گئی ہے –	عہ ۱۲ر

ourtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangot

نام کتاب	قیمت
دیگر مصنفون کے انگریزی ناولون کے ترجمے	
تسخیر - الیور گولڈ اسمتھ کے مشہور ڈراماشی اسٹوپس کا عمدہ اور سلیس ترجمہ	۸/
ترجمہ اُردو ناول ارنسٹ مالٹر یورس والالیس - انگلستان کے بہترین اور مشہور ناولسٹ لارڈ لٹن صاحب کے ناول کا ترجمہ جسمین حسن وعشق ہمت وجرأت وغیرہ کی نئے رنگ وروغن سے تصویرین کھینچی گئی ہین کامل سہ حصہ	عہ۹/
جذبۂ عشق - ایک وحشی قوم کی لڑکی کی درد بھری داستان جسکی ہوشیاری اور جرأت کے بعد ایک وحشی قوم نے انسانیت کا جامہ پہنا	۶/
خون ناحق - پولس کی کارروائی اور سراغرسانی کے حالات دکھاکر ثابت کیا ہے کہ خون ناحق بغیر رنگ لائے نہین رہتا تمام واقعات مین دلچسپی کا سلسلہ قائم رکھا گیا ہے	۱۰/
شاہد طرار - ایک فرنچ ناول کا ظریفانہ ترجمہ جسمین نام بھی اُردو لکھے گئے ہین	۶/
طلسم خیالات - یعنی افسانہ ٹیگ وحینتا جسکی عام مقبولیت کا یہ ثبوت ہے کہ پہلے بنگلہ مین ترجمہ ہوا پھر اُردو مین ترجمہ کیا گیا	۱۱/
فسانۂ مفقود الخبر - جسمین ایک حسینہ جوان جہان عورت کا اچانک اپنے شوہر سے جدا ہوکر بدمعاشون کے جال مین پڑنے اور طرح طرح کی اذیتون کے بعد بھی اپنی عصمت کو قایم رکھنے کا قصہ بیان کیا گیا ہے اسکے نتایج نہایت دلخوش کن دکھائے گئے ہین	عہ/
قصۂ حاجی بابا اصفہانی - ایڈونچرز آف دی حاجی بابا اصفہانی کا ترجمہ جسمین ایرانیون کے طرز معاشرت علم ادب سیاحت جغرافیہ کا حال بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ کھانے پکانے کے بہت سے نسخے درج ہین غرضکہ یہ کتاب بدعقلون کی دستگیر جوانون کو ایک ناصح مشفق بچون کیلئے دل لگی کا ذریعہ ہے	عہ۸/

Courtesy Padma-Shri Dr. Ranjit Bhargava, Descendant Naval Kishore Press. Digitized by eGangotri